اس شمارے میں

حرفِ اوّل

حکمت قرآن کے اجراء کی 'سلور جوبلی' — حافظ عاطف وحید — 2

مطالعہ قرآن حکیم

سورۃ البقرۃ (آیات ۸۳ تا ۹۶) — ڈاکٹر اسرار احمد — 3

فہم القرآن

ترجمۂ قرآن مجید' مع صرفی ونحوی تشریح — لطف الرحمٰن خان — 19

حکمت نبویؐ

○ پُرفتن دَور میں صحیح طرزِ عمل — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ — 31

○ ہمسایہ: قرآن وحدیث کی روشنی میں — حافظ محبوب احمد خان — 34

فکر و نظر

''تحفظِ حقوقِ نسواں بل'' یا ''تحفظِ فحاشیٔ نسواں بل'' — جواد حیدر — 37

دعوت دین

''فضائل قرآن'' سے اقتباس — شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ — 47

کتاب نما

تعارف وتبصرۂ کتب — پروفیسر محمد یونس جنجوعہ — 51

پیش رفت

سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن ومنسلک انجمنیں — مرتب: حافظ خالد محمود خضر — 53

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

(البقرہ : ۲۶۹)

دارالمطالعہ قرآن اکیڈمی
نمبر 11/12/06

ماہنامہ

حکمت قرآن

لاہور

حافظ عاکف سعید، حافظ خالد محمود خضر

پروفیسر حافظ نذیر احمد ہاشمی، پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

جلد ۲۵ — ذوالقعدہ ۱۴۲۷ھ — دسمبر ۲۰۰۶ء — شمارہ ۱۲

یکے از مطبوعات
مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور
36 کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ فون 3-5869501
publications@tanzeem.org
ویب سائٹ : www.tanzeem.org

سالانہ زرِ تعاون: 100 روپے، فی شمارہ: 10 روپے
انڈیا: 700 روپے۔ ایشیا، یورپ، افریقہ: 1100 روپے۔ امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: 1400 روپے
اس شمارے کی قیمت 20 روپے

حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکمت قرآن کے اجراء کی ''سلور جوبلی''

بحمد اللہ ماہ دسمبر ۲۰۰۶ء کی اشاعت پر حکمت قرآن کے اجراء کے ۲۵ سال مکمل ہو گئے ہیں۔ اس عرصے میں ادارہ حکمتِ قرآن کی بھرپور کوشش رہی ہے کہ اس ماہانہ جریدے کے ذریعے قرآن حکیم کے علم و حکمت کی مقدور بھر اشاعت کی جائے۔ فہمِ قرآن خواہ تذکر و تذکیر کے درجے میں ہو یا تفکر و تدبر کے درجے میں' ہمارے خیال کے مطابق اس کے لیے حدیثِ نبویؐ کی رہنمائی ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکمت قرآن کی تیاری میں قرآن حکیم کی آیاتِ بینات کے ساتھ ساتھ احادیثِ نبویؐ سے بھی بھرپور استفادہ کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم اور احادیثِ نبویہؐ سے صحیح طور پر استفادے کے لیے ایک انتہائی اہم چیز یہ ہے کہ ان کے پڑھنے والے کے اندر اِن مصادرِ ہدایت کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو بدلنے کا پختہ عزم و ارادہ موجود ہو۔ تبدیلی کا یہ عمل جہاں اشخاص سے انفرادی سطح پر درکار ہے وہیں قرآن و سنت کے ماننے والوں سے ہیئتِ اجتماعیہ کی سطح پر بھی مطلوب ہے۔ اس بات کا شعوری احساس اس لیے ضروری ہے کہ دین کے بہت سے مطالبے اور تقاضے اکثر انسانوں کی خواہشوں اور چاہتوں سے بالکل مختلف ہیں' ان کے تصورات اور نظریات بھی بالعموم قرآن و سنت سے مختلف ہیں اور ان کے معاملات اور تعلقات بھی قرآن و سنت کی مقرر کردہ حدود سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اندریں حالات دو قسم کے رویے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو عزم و ہمت سے تہی ہیں' وہ اس خلیج کو پاٹنے کی ہمت نہیں کر پاتے جو وہ اپنے اور قرآن و سنت کے مابین حائل پاتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے عقائد و نظریات اور اعمال کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کی کوشش کریں تو انہیں ذہنی و فکری اعتبار سے نیا جنم لینا پڑے گا' ان کا اپنا ماحول ان کے لیے اجنبی بن جائے گا اور جن لذّات سے وہ مستفید ہو رہے ہیں ان سے مستفید ہونا تو الگ بات' بعید نہیں کہ قید و بند کی صعوبتوں سے بھی دوچار ہونا پڑے۔ لہٰذا یا تو وہ یہ کہتے ہوئے اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑتے ہیں کہ قرآن و سنت کا راستہ ہے تو بالکل صحیح لیکن اس پر ہمارا چلنا نہایت مشکل ہے' اور یا وہ اپنی کمزوریوں کو عزیمت اور اپنے نفاق کو ایمان کے روپ میں پیش کرنے کے لیے جھوٹی اور باطل تأویلات کے ذریعے سے باطل کو حق کے روپ میں پیش کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ اس رویے کے برعکس اصحابِ ہمت و عزیمت یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ خواہ کچھ بھی ہو وہ ہر قسم کی قربانیاں دے کر اور ہر نوع کے مصائب جھیل کر اپنے آپ کو حتی الامکان قرآن و سنت کے مطابق بنانے کی کوشش کریں گے۔ نتیجتاً وہ اپنی نیت اور ہمت کے مطابق اللہ کی طرف سے اس کی توفیق پاتے ہیں۔

رجوع الی القرآن کے انہی دو پہلوؤں کا مظہر ہیں وہ تحریکیں جو اَب اپنے عہد طفولیت سے گزر کر بحمد اللہ شباب کی حدود میں داخل ہو چکی ہیں۔ انجمن ہائے خدام القرآن کی صورت میں رجوع الی القرآن کا فکری و نظری عنصر نمایاں ہے' جبکہ تنظیم اسلامی اس کے عملی اور سیاسی پہلو کی امین ہے۔ ماہِ دسمبر میں مرکزی انجمن خدام القرآن کا چوبیسواں سالانہ اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے۔ اسی نسبت سے حکمتِ قرآن کے اس شمارے میں مرکزی انجمن خدام القرآن کے مختلف شعبوں کی کارگزاری کی سالانہ رپورٹ بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ یہ شمارہ نومبر دسمبر کی مشترکہ اشاعت کی حیثیت رکھتا ہے۔ OO

ڈاکٹر اسرار احمد

سُورۃ البقرۃ

آیات ۸۳ تا ۸۶

﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ۸۳ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَاۗءَكُمْ وَلَا
تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۸۴ ثُمَّ
اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ
تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ
مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ
بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۸۵ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۸۶﴾

آیت ۸۳ ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ﴾ ''اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ تم نہیں عبادت کرو گے کسی کی سوائے اللہ کے۔''

﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ ''اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو گے''
اللہ کے حق کے فوراً بعد والدین کے حق کا ذکر قرآن مجید میں چار مقامات پر آیا ہے۔
اُن میں سے ایک مقام یہ ہے۔
﴿وَّذِی الْقُرْبٰی﴾ ''اور قرابت داروں کے ساتھ بھی (نیک سلوک کرو گے)''
﴿وَالْیَتٰمٰی﴾ ''اور یتیموں کے ساتھ بھی''
﴿وَالْمَسٰکِیْنِ﴾ ''اور محتاجوں کے ساتھ بھی''
﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ ''اور لوگوں سے اچھی بات کہو''
امر بالمعروف کرتے رہو۔ نیکی کی دعوت دیتے رہو۔
﴿وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ﴾ ''اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔''
یہ بنی اسرائیل سے معاہدہ ہو رہا ہے۔
﴿ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ﴾ ''پھر تم (اس سے) پھر گئے سوائے تم میں سے تھوڑے سے لوگوں کے''
﴿وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ ''اور تم ہو ہی پھر جانے والے۔''
تمہاری یہ عادت گویا طبیعتِ ثانیہ ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ان سے اس کے علاوہ ایک اور عہد بھی لیا تھا' جس کا ذکر بایں الفاظ کیا جا رہا ہے:

آیت ۸۴ ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ﴾ ''اور جب ہم نے تم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ''
﴿لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ﴾ ''تم اپنا خون نہیں بہاؤ گے''
یعنی آپس میں جنگ نہیں کرو گے' باہم خون ریزی نہیں کرو گے۔ تم بنی اسرائیل ایک وحدت بن کر رہو گے' تم سب بھائی بھائی بن کر رہو گے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے:
﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ﴾ (الحُجرات: ۱۰)
﴿وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ﴾ ''اور نہ ہی تم نکالو گے اپنے لوگوں کو اُن کے گھروں سے''
﴿ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ﴾ ''پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا مانتے ہوئے۔''

یعنی تم نے اس قول وقرار کو پورے شعور کے ساتھ مانا تھا۔

حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے حضرت یوشع بن نون کی قیادت میں فلسطین کو فتح کرنا شروع کیا۔ سب سے پہلا شہر اریحا (Jerico) فتح کیا گیا۔ اس کے بعد جب سارا فلسطین فتح کر لیا تو انہوں نے ایک مرکزی حکومت قائم نہیں کی' بلکہ بارہ قبیلوں نے اپنی اپنی بارہ حکومتیں بنا لیں۔ ان حکومتوں کی باہمی آویزش کے نتیجے میں ان کی آپس میں جنگیں ہوتی تھیں اور یہ ایک دوسرے پر حملہ کر کے وہاں کے لوگوں کو نکال باہر کرتے تھے' انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ لیکن اگر ان میں سے کچھ لوگ فرار ہو کر کسی کافر ملک میں چلے جاتے اور کفار انہیں غلام یا قیدی بنا لیتے اور یہ اس حالت میں ان کے سامنے لائے جاتے تو فدیہ دے کر انہیں چھڑا لیتے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمہارا اسرائیلی بھائی اگر کبھی اسیر ہو جائے تو اس کو فدیہ دے کر چھڑا لو۔ یہ ان کا جزوی اطاعت کا طرزِ عمل تھا کہ ایک حکم کو تو مانا نہیں اور دوسرے پر عمل ہو رہا ہے۔ اصل حکم تو یہ تھا کہ آپس میں خونریزی مت کرو اور اپنے بھائی بندوں کو ان کے گھروں سے مت نکالو۔ اس حکم کی تو پروا نہیں کی اور اسے توڑ دیا' لیکن اس وجہ سے جو اسرائیلی غلام بن گئے یا اسیر ہو گئے اب ان کو بڑے متقیانہ انداز میں چھڑا رہے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے' شریعت کا حکم ہے۔ یہ ہے وہ تضاد جو مسلمان اُمتوں کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔

آیت ۸۵ ﴿ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ﴾ ''پھر تم ہی وہ لوگ ہو کہ اپنے ہی لوگوں کو قتل بھی کرتے ہو''

﴿وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ﴾ ''اور اپنے ہی لوگوں میں سے کچھ کو ان کے گھروں سے نکال دیتے ہو''

﴿تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ''اُن پر چڑھائی کرتے ہو گناہ اور ظلم وزیادتی کے ساتھ۔''

﴿وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ﴾ ''اور اگر وہ قیدی بن کر تمہارے پاس آئیں تو تم فدیہ دے کر انہیں چھڑاتے ہو''

﴿وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ﴾ ''حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا۔''

اب دیکھئے اس واقعہ سے جو اخلاقی سبق (moral lesson) دیا جا رہا ہے وہ ابدی ہے۔ اور جہاں بھی یہ طرزِ عمل اختیار کیا جائے گا تاویل عام کے اعتبار سے یہ آیت اس پر منطبق ہوگی۔

﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ﴾ ''تو کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے؟''

﴿فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ﴾ ''تو نہیں ہے کوئی سزا اس کی جو یہ حرکت کرے تم میں سے''

﴿اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ﴾ ''سوائے ذلت و رسوائی کے دنیا کی زندگی میں۔''

﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ﴾ ''اور قیامت کے روز وہ لوٹا دیے جائیں گے شدید ترین عذاب کی طرف۔''

﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔''

یہ ایک بہت بڑی آفاقی سچائی (universal truth) بیان کر دی گئی ہے' جو آج اُمت مسلمہ پر صد فی صد منطبق ہو رہی ہے۔ آج ہمارا طرزِ عمل بھی یہی ہے کہ ہم پورے دین پر چلنے کو تیار نہیں ہیں۔ ہم میں سے ہر گروہ نے کوئی ایک شے اپنے لیے حلال کر لی ہے۔ ملازمت پیشہ طبقہ رشوت کو اس بنیاد پر حلال سمجھے بیٹھا ہے کہ کیا کریں' اس کے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔ کاروباری طبقہ کے نزدیک سود حلال ہے کہ اس کے بغیر کاروبار نہیں چلتا۔ یہاں تک کہ یہ جو طوائفیں ''بازارِ حسن'' سجا کر بیٹھی ہیں وہ بھی کہتی ہیں کہ کیا کریں' ہمارا یہ دھندا ہے' ہم بھی محنت کرتی ہیں' مشقت کرتی ہیں۔ ان کے ہاں بھی نیکی کا ایک تصور موجود ہے۔ چنانچہ محرم کے دنوں میں یہ اپنا دھندا بند کر دیتی ہیں' سیاہ کپڑے پہنتی ہیں اور ماتمی جلوسوں کے ساتھ بھی نکلتی ہیں۔ ان میں سے بعض مزاروں پر دھمال بھی ڈالتی ہیں۔ ان کے ہاں اس طرح کے کام نیکی شمار ہوتے ہیں اور جسم فروشی کو یہ اپنی کاروباری مجبوری سمجھتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے ہاں ہر طبقے میں نیکی اور بدی کا ایک امتزاج ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا مطالبہ کلی اطاعت کا ہے' جزوی اطاعت اس کے ہاں قبول نہیں کی جاتی' بلکہ الٹا منہ پر دے ماری جاتی ہے۔ آج اُمت مسلمہ

عالمی سطح پر جس ذلت و رسوائی کا شکار ہے اس کی وجہ یہی جزوی اطاعت ہے کہ دین کے ایک حصے کو مانا جاتا ہے اور ایک حصے کو پاؤں تلے روند دیا جاتا ہے۔ اس طرزِ عمل کی پاداش میں آج ہم ''ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ'' کا مصداق بن گئے ہیں اور ذلت و مسکنت ہم پر تھوپ دی گئی ہے۔ باقی رہ گیا قیامت کا معاملہ تو وہاں شدید ترین عذاب کی وعید ہے۔ اپنے طرزِ عمل سے تو ہم اُس کے مستحق ہو گئے ہیں' تاہم اللہ تعالیٰ کی رحمت دست گیری فرما لے تو اُس کا اختیار ہے۔

آیت کے آخر میں فرمایا:

﴿وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ ''اور اللہ غافل نہیں ہے اُس سے جو تم کر رہے ہو۔'' سیٹھ صاحب ہر سال عمرہ فرما کر آ رہے ہیں' لیکن اللہ کو معلوم ہے کہ یہ عمرے حلال کمائی سے کیے جا رہے ہیں یا حرام سے! وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم نہا دھو کر آ گئے ہیں اور سال بھر جو بھی حرام کمائی کی تھی سب پاک ہو گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے کرتوتوں سے ناواقف نہیں ہے۔ وہ تمہاری داڑھیوں سے' تمہارے عماموں سے اور تمہاری عبا اور قبا سے دھوکہ نہیں کھائے گا۔ وہ تمہارے اعمال کا احتساب کر کے رہے گا۔

آیت ۸۶ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ﴾ ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی اختیار کر لی ہے آخرت کو چھوڑ کر۔''

﴿فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴾ ''سو اَب نہ تو اُن سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔''

آیات ۸۷ تا ۹۶

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ

فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ
فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا
وَرَآءَهٗ ۤ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ
مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ
وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا
وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ
بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾
وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾
وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ
اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ﴾

آیت ۸۷ ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ﴾ ''اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی'' (یعنی تورات)

﴿وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ﴾ ''اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے۔''

ایک بات نوٹ کر لیجیے کہ یہاں لفظ ''الرُّسُل'' انبیاء کے معنی میں آیا ہے۔ نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے' اسے اختصار کے ساتھ سمجھ لیجیے۔ قرآن مجید کی اصطلاحات کے تین جوڑے ایسے ہیں کہ وہ تینوں مترادف کے طور پر بھی استعمال ہو جاتے ہیں اور اپنا علیحدہ علیحدہ مفہوم بھی رکھتے ہیں۔ ان کے ضمن میں علماء کرام نے یہ اصول وضع کیا ہے کہ ''اِذَا اجْتَمَعَا تَفَرَّقَا وَاِذَا تَفَرَّقَا اجْتَمَعَا'' یعنی جب (ایک جوڑے کے) دونوں لفظ اکٹھے استعمال ہوں

گے تو دونوں کا مفہوم مختلف ہوگا' اور جب یہ دونوں الگ الگ استعمال ہوں گے تو ایک معنی میں استعمال ہو جائیں گے۔ ان میں سے ایک جوڑا ''اسلام'' اور ''ایمان'' یا ''مسلم'' اور ''مؤمن'' کا ہے۔ عام طور پر مسلم کی جگہ مؤمن اور مؤمن کی جگہ مسلم استعمال ہو جاتا ہے' لیکن سورۃ الحجرات میں یہ دونوں الفاظ اکٹھے استعمال ہوئے ہیں تو ان کا فرق واضح ہو گیا ہے۔ فرمایا: ﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا...... ﴾ (آیت ۱۴) ''بدو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ ان سے کہیے کہ تم ہرگز ایمان نہیں لائے ہو' البتہ یہ کہو کہ ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے......'' اسی طرح ''جہاد'' اور ''قتال'' کا معاملہ ہے۔ یہ دو مختلف الفاظ ہیں' جن کا مفہوم جدا بھی ہے لیکن ایک دوسرے کی جگہ بھی آ جاتے ہیں۔

اس ضمن میں تیسرا جوڑا ''نبی'' اور ''رسول'' کا ہے۔ یہ دونوں لفظ بھی اکثر ایک دوسرے کی جگہ آ جاتے ہیں' لیکن ان میں فرق بھی ہے۔ ہر نبی رسول نہیں ہوتا' البتہ ہر رسول لازماً نبی ہوتا ہے۔ یعنی نبی عام ہے رسول خاص ہے۔ نبی کو جب کسی خاص قوم کی طرف معین طور پر بھیج دیا جاتا ہے تب اس کی حیثیت رسول کی ہو جاتی ہے۔ اس سے پہلے اُس کی حیثیت انتہائی اعلیٰ مرتبہ پر فائز ایک ولی اللہ کی ہے' جس پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ عام ولی اللہ میں اور نبی میں فرق یہی ہے کہ نبی پر وحی آتی ہے' ولی پر وحی نہیں آتی۔ لیکن کسی نبی کو جب کسی معین قوم کی طرف مبعوث کر دیا جاتا تھا تو پھر وہ رسول ہوتا تھا۔ جیسے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون ﷦ کو حکم دیا گیا: ﴿اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴾ (طٰہٰ) ''تم دونوں فرعون کی طرف جاؤ' یقیناً وہ سرکشی پر اتر آیا ہے''۔ اسی طرح دوسرے رسولوں کے بارے میں آیا ہے کہ وہ اپنی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمائے گئے تھے۔ مثلاً ﴿وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾ (الاعراف: ۸۵) ''اور مدین کی طرف بھیجا ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو''۔ یہ فرق ہے نبی اور رسول کا۔ محض سمجھانے کے لیے بطور مثال عرض کر رہا ہوں کہ جیسے آپ کے یہاں خصوصی تربیت یافتہ افراد پر مشتمل CSP cadre ہے' ان میں سے کوئی ڈپٹی کمشنر لگا دیا جاتا ہے' کسی کو جائنٹ سکریٹری کی ذمہ داری تفویض کی جاتی ہے' تو کوئی بطور O.S.D خدمات انجام دیتا ہے' لیکن اس کا کاڈر (CSP) برقرار رہتا ہے۔ اسی اعتبار سے ہر نبی ہر حال میں نبی ہوتا تھا' لیکن اُسے ''رسول'' کی حیثیت سے ایک اضافی ذمہ داری اور اضافی مرتبہ عطا کیا جاتا تھا۔

نبی اور رسول کے فرق کے ضمن میں ایک بات یہ نوٹ کر لیجیے کہ نبیوں کو قتل بھی کیا گیا

ہے' جبکہ رسول قتل نہیں ہو سکتے۔ اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ ﴿لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ ؕ﴾ (المُجادلة:۲۱) ''لازماً غالب رہیں گے میں اور میرے رسول''۔ چنانچہ جب بھی کسی قوم نے کسی رسولؑ کی جان لینے کی کوشش کی تو اس قوم کو ہلاک کر دیا گیا اور رسولؑ اور اُس کے ساتھیوں کو بچا لیا گیا۔ لیکن یہ معاملہ نبیوںؑ کے ساتھ نہیں ہوا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نبی تھے' قتل کر دیے گئے' جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسول تھے' لہٰذا قتل نہیں کیے جا سکتے تھے' ان کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا' جو قیامت سے قبل دوبارہ زمین پر نزول فرمائیں گے۔ محمدؐ رسول اللہ ﷺ کو اللہ کے راستے میں شہید ہونے کی شدید تمنا تھی۔ آپؐ نے اپنی اس تمنا اور آرزو کا اظہار اِن الفاظ میں فرمایا ہے:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ)) (۱)

''قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میری بڑی خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جنگ کروں تو اس میں قتل کر دیا جاؤں' پھر میں زندہ کیا جاؤں' پھر قتل کیا جاؤں' پھر میں زندہ کیا جاؤں' پھر اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں' پھر میں زندہ کیا جاؤں' پھر اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں!''

لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی یہ خواہش پوری نہیں کی۔ اس لیے کہ آپؐ اللہ کے رسول تھے۔ آیت زیر مطالعہ میں نوٹ کیجیے کہ اگرچہ یہاں لفظ رسول آ گیا ہے لیکن یہ نبی کے معنی میں آیا ہے۔ ﴿وَقَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ ز﴾ ''اور ہم نے موسٰیؑ کے بعد لگاتار پیغمبر بھیجے''۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد رسول تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں' درمیان میں جو پیغمبر (prophets) آئے یہ سب انبیاء ہیں۔

﴿وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ﴾ ''اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بڑی واضح نشانیاں دیں''

حسی معجزات جس قدر حضرت مسیح علیہ السلام کو دیے گئے ویسے اور کسی نبی کو نہیں دیے گئے۔ ان کا تذکرہ آگے چل کر سورۂ آل عمران میں آئے گا۔

﴿وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ﴾ ''اور ہم نے مدد کی ان کی روح القدس کے ساتھ۔''

(۱) صحیح البخاری' کتاب الجهاد والسیر' باب تمنی الشهادة۔ وصحیح مسلم' کتاب الامارة' باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل الله۔ ومسند احمد واللفظ له۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت جبرائیلؑ کی خاص تائید و نصرت حاصل تھی۔ معجزات کا ظہور کسی نبی یا رسول کی اپنی طاقت سے نہیں ہوتا' اسی طرح کرامت کسی ولی اللہ کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی' یہ معاملہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور اس کا ظہور فرشتوں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔

﴿اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ﴾ ''پھر بھلا کیا جب بھی آیا تمہارے پاس کوئی رسول وہ چیز لے کر جو تمہاری خواہشاتِ نفس کے خلاف تھی تو تم نے تکبر کیا۔''

انبیاء و رُسل علیہم السلام کے ساتھ یہود نے جو طرزِ عمل روا رکھا' خاص طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو کچھ کیا' یہاں اس پر تبصرہ ہو رہا ہے کہ جب بھی کبھی تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری خواہشاتِ نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر آیا تو تمہاری روش یہی رہی کہ تم نے استکبار کیا اور سرکشی کی' وہی استکبار اور سرکشی جس کے باعث عزازیل ابلیس بن گیا تھا۔

﴿ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝﴾ ''پھر ایک جماعت کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔''

اللہ کے رسول چونکہ قتل نہیں ہو سکتے لہٰذا یہاں نبیوں کا قتل مراد ہے۔ مزید برآں ایک رائے یہ بھی دی گئی ہے کہ یہاں ماضی کا صیغہ ''قَتَلْتُمْ'' نہیں آیا' بلکہ فعل مضارع ''تَقْتُلُوْنَ'' آیا ہے اور مضارع کے اندر فعل جاری رہنے کی خاصیت ہوتی ہے۔ گویا تم ان کو قتل کرنے کی کوشش کرتے رہے' بعض رسولوں کی تو جان کے درپے ہو گئے۔

آیت ۸۸ ﴿وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۚ﴾ ''اور انہوں نے کہا کہ ہمارے دل تو غلافوں میں بند ہیں۔''

ان کے اس جواب کو آیت ۷۵ کے ساتھ ملایئے جو ہم پڑھ آئے ہیں۔ وہاں الفاظ آئے ہیں: ﴿اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ﴾ ''تو اے مسلمانو! کیا تم یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہاری بات مان لیں گے؟'' بعض مسلمانوں کی اس خواہش کے جواب میں یہود کا یہ قول نقل ہوا ہے کہ ہمارے دل تو غلافوں میں محفوظ ہیں' تمہاری بات ہم پر اثر نہیں کر سکتی۔ اس طرح کے الفاظ آپ کو آج بھی سننے کو مل جائیں گے کہ ہمارے دل بڑے محفوظ ہیں' بڑے مضبوط اور مستحکم ہیں' تمہاری بات ان میں گھر کر ہی نہیں سکتی۔

﴿بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ﴾ ''بلکہ (حقیقت میں تو) اُن پر لعنت ہو چکی ہے اللہ کی طرف سے ان کے کفر کی وجہ سے''

یہ ان کے اس قول پر تبصرہ ہے کہ ہمارے دل محفوظ ہیں اور غلافوں میں بند ہیں۔

﴿فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴾ ''پس اب کم ہی (ہوں گے ان میں سے جو) ایمان لائیں گے۔''

آیت ۸۹ ﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ ''اور جب آ گئی ان کے پاس ایک کتاب (یعنی قرآن) اللہ کے پاس سے''

﴿مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ﴾ ''جو اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اُن کے پاس (پہلے سے موجود) ہے''

یہ وضاحت قبل ازیں کی جا چکی ہے کہ قرآن کریم ایک طرف تورات اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے اور دوسری طرف وہ تورات اور انجیل کی پیشین گوئیوں کا مصداق بن کر آیا ہے۔

﴿وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ''اور وہ پہلے سے کفار کے مقابلے میں فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔''

ان کا حال یہ تھا کہ وہ اس کی آمد سے پہلے اللہ کی آخری کتاب اور آخری نبی ﷺ کے حوالے اور واسطے سے اللہ تعالیٰ سے کافروں کے خلاف فتح و نصرت کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ یہود کے تین قبائل بنو قینقاع' بنو نضیر اور بنو قریظہ مدینہ میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ وہاں اوس اور خزرج کے قبائل بھی آباد تھے جو یمن سے آئے تھے اور اصل عرب قبائل تھے۔ پھر آس پاس کے قبائل بھی تھے۔ وہ سب اُمیین میں سے تھے' اُن کے پاس نہ کوئی کتاب تھی' نہ کوئی شریعت اور نہ وہ کسی نبوت سے آگاہ تھے۔ ان کی جب آپس میں لڑائیاں ہوتی تھیں تو یہودی چونکہ سرمایہ دار ہونے کی وجہ سے بزدل تھے لہٰذا ہمیشہ مار کھاتے تھے۔ اس پر وہ کہا کرتے تھے کہ ابھی تو تم ہمیں مار لیتے ہو' دبا لیتے ہو' نبی آخر الزمان (ﷺ) کے آنے کا وقت آ چکا ہے جو نئی کتاب لے کر آئیں گے۔ جب وہ آئیں گے اور ہم ان کے ساتھ ہو کر جب تم سے جنگ کریں گے تو تم ہمیں شکست نہیں دے سکو گے' ہمیں فتح پر فتح حاصل ہو گی۔ وہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! اس نبی آخر الزمان کا ظہور جلدی ہوتا کہ اُس کے واسطے سے

اور اُس کے صدقے ہمیں فتح مل سکے۔

خزرج اور اوس کے قبائل نے یہود کی یہ دعائیں اور ان کی زبان سے نبی آخر الزمان ﷺ کی آمد کی پیشین گوئیاں سن رکھی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۱ نبوی کے حج کے موقع پر جب مدینہ سے جانے والے خزرج کے چھ افراد کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعوت پیش کی تو انہوں نے کن انکھیوں سے ایک دوسرے کو دیکھا کہ معلوم ہوتا ہے یہ وہی نبیؐ ہیں جن کا یہودی ذکر کرتے ہیں' تو اس سے پہلے کہ یہود ان پر ایمان لائیں' تم ایمان لے آؤ! اس طرح وہ علم جو بالواسطہ طور پر ان تک پہنچا تھا ان کے لیے ایک عظیم سرمایہ اور ذریعۂ نجات بن گیا۔ مگر وہی یہودی جو آنے والے نبی کے انتظار میں گھڑیاں گن رہے تھے' آپ ﷺ کی آمد پر اپنے تعصب اور تکبر کی وجہ سے آپؐ کے سب سے بڑھ کر مخالف بن گئے۔

﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ﴾ ''پھر جب ان کے پاس آ گئی وہ چیز جسے انہوں نے پہچان لیا تو وہ اس کے منکر ہو گئے۔''

﴿فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۝﴾ ''پس اللہ کی لعنت ہے ان منکرین پر۔''

آیت ۹۰ ﴿بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ﴾ ''بہت بری شے ہے جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کو فروخت کر دیا''

یعنی دنیا کا حقیر سا فائدہ' یہاں کی حقیر سی منفعتیں' یہاں کی مسندیں اور چودھراہٹیں ان کے پاؤں کی زنجیر بن گئی ہیں اور وہ اپنی فلاح وسعادت اور نجات کی خاطر ان حقیر سی چیزوں کی قربانی دینے کو تیار نہیں ہیں۔

﴿اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ ''کہ وہ انکار کر رہے ہیں اُس ہدایت کا جو اللہ نے نازل کی ہے''

﴿بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ﴾ ''صرف اس ضد کی بنا پر کہ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے اپنے فضل (وحی و رسالت) میں سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے۔''

یہود اس امید میں تھے کہ آخری نبی بھی اسرائیلی ہی ہوگا' اس لیے کہ چودہ سو برس تک نبوت ہمارے پاس رہی ہے' یہ ''فترۃ'' کا زمانہ ہے' جسے چھ سو برس گزر گئے' اب آخری نبی آنے والے ہیں۔ ان کو یہ گمان تھا کہ وہ بنی اسرائیل ہی میں سے ہوں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ اللہ

تعالیٰ کی یہ رحمت اور یہ فضل بنی اسماعیل پر ہو گیا۔ اس ضدم ضدا کی وجہ سے یہود عناد اور سرکشی پر اتر آئے۔ اس ''بَغْيًا'' کے لفظ کو اچھی طرح سمجھ لیجیے۔ دین میں جو اختلاف ہوتا ہے اس کا اصل سبب یہی ضِدّم ضِدّا والا رویہ ہوتا ہے' جسے قرآن مجید میں ''بَغْيًا'' کہا گیا ہے۔ یہ لفظ قرآن میں کئی بار آیا ہے۔

عہد حاضر میں علم نفسیات (Psychology) میں ایڈلر کے مکتبہ فکر کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ انسان کے جبلی افعال (instincts) اور محرکات (motives) میں ایک نہایت طاقتور محرک غالب ہونے کی طلب (Urge to dominate) ہے۔ چنانچہ کسی دوسرے کی بات ماننا نفس انسانی پر بہت گراں گزرتا ہے' وہ چاہتا ہے کہ میری بات مانی جائے! ''بَغْيًا'' کے معنی بھی حد سے بڑھنے اور تجاوز کرنے کے ہیں۔ دوسروں پر غالب ہونے کی خواہش میں انسان اپنی حد سے تجاوز کر جاتا ہے۔ یہی معاملہ یہود کا تھا کہ انہوں نے دوسروں پر رعب گانٹھنے کے لیے ضِدم ضِدا کی روش اختیار کی' محض اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسماعیل کے ایک شخص محمد عربی ﷺ کو اپنے فضل سے نواز دیا۔

﴿فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰی غَضَبٍ﴾ ''تو وہ لوٹے غضب پر غضب لے کر۔''
یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے غضب بالائے غضب کے مستحق ہو گئے۔

﴿وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾﴾ ''اور ایسے کافروں کے لیے سخت ذلت آمیز عذاب ہے۔''

''مُّهِيْنٌ'' اہانت سے بنا ہے۔ ان کی اس روش کی وجہ سے ان کے لیے اہانت آمیز عذاب مقرر ہے۔

آیت ۹۱ ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ اس پر جو اللہ نے نازل فرمایا ہے''

﴿قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا﴾ ''تو کہتے ہیں ہم ایمان رکھتے ہیں اُس پر جو ہم پر نازل ہوا''

﴿وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ﴾ ''اور وہ کفر کر رہے ہیں اس کا جو اس کے پیچھے ہے۔''

چنانچہ انہوں نے پہلے انجیل کا کفر کیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کو نہیں مانا' اور اب انہوں نے

محمد ﷺ کا کفر کیا ہے اور قرآن کو نہیں مانا۔

﴿وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ﴾ ''حالانکہ وہ حق ہے' تصدیق کرتے ہوئے آیا ہے اس کی جو اُن کے پاس ہے۔''

﴿قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ﴾ ''(اے نبیؐ! ان سے) کہیے: تو پھر تم کیوں قتل کرتے رہے ہو اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے؟''

﴿اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ ''اگر تم واقعتاً ایمان رکھنے والے ہو!''

اگر تم ایسے ہی حق پرست ہو اور جو کچھ تم پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان رکھنے والے ہو تو تم اُن پیغمبروں کو کیوں قتل کرتے رہے ہو جو خود بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے تھے؟ تم نے زکریا علیہ السلام کو کیوں قتل کیا؟ یحیٰ علیہ السلام کو کیوں قتل کیا؟ عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی پلاننگ کیوں کی؟ تمہارے تو ہاتھ نبیوں کے خون سے آلودہ ہیں اور تم دعوے دار ہو ایمان کے!

آیت ۹۲ ﴿وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ﴾ ''اور آ چکے تمہارے پاس موسیٰؑ صریح معجزے اور واضح تعلیمات لے کر''

﴿ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ﴾ ''پھر تم نے اُس کی غیر حاضری میں بچھڑے کو اپنا معبود بنا لیا''

﴿وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝﴾ ''اور تم ظالم ہو۔''

آیت ۹۳ ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ﴾ ''اور یاد کرو جبکہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا اور تمہارے اوپر کوہِ طور کو معلق کر دیا تھا۔''

﴿خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا﴾ ''پکڑو اس کو جو ہم نے تم کو دیا ہے مضبوطی کے ساتھ اور سنو!''

ہم نے تاکید کی تھی کہ جو ہدایات ہم دے رہے ہیں ان کی سختی کے ساتھ پابندی کرو اور کان لگا کر سنو۔

﴿قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا﴾ ''انہوں نے کہا ہم نے سنا اور نافرمانی کی۔''

یعنی ہم نے سن تو لیا ہے' مگر مانیں گے نہیں! قومِ یہود کی یہ بھی ایک دیرینہ بیماری تھی کہ زبان کو ذرا سا مروڑ کر الفاظ کو اس طرح بدل دیتے تھے کہ بات کا مفہوم ہی یکسر بدل جائے۔ چنانچہ ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' کے بجائے ''سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا'' کہتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے

ساتھ جو منافقین تھے ان کا بھی یہی وطیرہ تھا۔ ان کی جب سرزنش کی جاتی تو کہتے تھے کہ ہم نے تو کہا تھا ''سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا'' آپ کی اپنی سماعت میں کوئی خلل ہوگا۔

﴿وَاُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ﴾ ''اور پلا دی گئی ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت ان کے اس کفر کی پاداش میں۔''

﴿قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ﴾ ''کہیے: بہت ہی بری ہیں یہ باتیں جن کا حکم دے رہا ہے تمہیں تمہارا ایمان''

﴿اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾﴾ ''اگر تم مؤمن ہو!''

یہ عجیب ایمان ہے جو تمہیں ایسی بری حرکات کا حکم دیتا ہے۔ کیا ایمان کے ساتھ ایسی حرکتیں ممکن ہوتی ہیں؟

آگے پھر ایک بہت اہم آفاقی سچائی (universal truth) کا بیان ہو رہا ہے' جس کو پڑھتے ہوئے خود دروں بینی (introspection) کی ضرورت ہے۔ یہود کو یہ زعم تھا کہ ہم تو اللہ کے بڑے چہیتے ہیں' لاڈلے ہیں' اس کے بیٹوں کی مانند ہیں' ہم اولیاء اللہ ہیں' ہم اس کے پسندیدہ اور چنیدہ لوگ ہیں' لہٰذا آخرت کا گھر ہمارے ہی لیے ہے۔ چنانچہ ان کے سامنے ایک لٹمس ٹیسٹ (litmus test) رکھا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ یہ ٹیسٹ میرے اور آپ کے لیے بھی ہے۔

آیت ۹۴ ﴿قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ﴾ ''(اے نبیؐ! ان سے) کہیے: اگر تمہارے لیے آخرت کا گھر اللہ کے پاس خالص کر دیا گیا ہے دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر''

یعنی تمہارے لیے جنت مخصوص (reserve) ہو چکی ہے اور تم مرتے ہی جنت میں پہنچا دیے جاؤ گے۔

﴿فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۴﴾﴾ ''تب تو تمہیں موت کی تمنا کرنی چاہیے اگر تم (اپنے اس خیال میں) سچے ہو۔''

اگر تمہیں جنت میں داخل ہونے کا اتنا ہی یقین ہے پھر تو دنیا میں رہنا تم پر گراں ہونا چاہیے۔ یہاں تو بہت سی کلفتیں ہیں' یہاں تو انسان کو بڑی مشقت اور شدید کوفت اٹھانی پڑ جاتی ہے۔ جس شخص کو یہ یقین ہو کہ اس دنیا کے بعد آخرت کی زندگی ہے اور وہاں میرا مقام

جنت میں ہے تو اسے یہ زندگی اثاثہ (asset) نہیں' ذمہ داری (liability) معلوم ہونی چاہیے۔ اسے تو دنیا قید خانہ نظر آنی چاہیے' جیسے حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))(۱) ''دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے''۔ اگر کسی شخص کا آخرت پر ایمان ہے اور اللہ کے ساتھ اس کا معاملہ خلوص پر مبنی ہے نہ کہ دھوکہ بازی پر تو اس کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ اسے دنیا میں زیادہ دیر تک زندہ رہنے کی آرزو تو نہ ہو۔ اس کا جائزہ ہر شخص خود لگا سکتا ہے' ازروئے الفاظِ قرآنی: ﴿بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ﴾ (القیمۃ) ''بلکہ آدمی اپنے لیے آپ دلیل ہے''۔ ہر انسان کو خوب معلوم ہے کہ میں کہاں کھڑا ہوں۔ آپ کا دل آپ کو بتا دے گا کہ آپ اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں یا آپ کا معاملہ خلوص و اخلاص پر مبنی ہے۔ اگر واقعتاً خلوص اور اخلاص والا معاملہ ہے تو پھر تو یہ کیفیت ہونی چاہیے جس کا نقشہ اس حدیث نبویؐ میں کھینچا گیا ہے: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ))(۲) ''دنیا میں اس طرح رہو گویا تم اجنبی ہو یا مسافر ہو''۔ پھر تو یہ دنیا باغ نہیں قید خانہ نظر آنی چاہیے' جس میں انسان مجبوراً رہتا ہے۔ پھر زاویۂ نگاہ یہ ہونا چاہیے کہ اللہ نے مجھے یہاں بھیجا ہے' لہٰذا ایک معین مدت کے لیے یہاں رہنا ہے اور جو ذمہ داریاں اس کی طرف عائد کی گئی ہیں وہ ادا کرنی ہیں۔ لیکن اگر یہاں رہنے کی خواہش دل میں موجود ہے تو پھر یا تو آخرت پر ایمان نہیں یا اپنا معاملہ اللہ کے ساتھ خلوص و اخلاص پر مبنی نہیں۔ یہ گویا لٹمس ٹیسٹ ہے۔

آیت ۹۵ ﴿وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا﴾ ''اور یہ ہرگز آرزو نہیں کریں گے موت کی''

﴿بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ﴾ ''بسبب اُن کرتوتوں کے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہوئے ہیں۔''

ہر شخص کو خود معلوم ہے کہ میں نے کیا کمائی کی ہے' کیا آگے بھیجی ہے۔

﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ﴾ ''اور اللہ ان ظالموں سے بخوبی واقف ہے۔''

آیت ۹۶ ﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ﴾ ''اور تم انہیں پاؤ گے تمام انسانوں سے زیادہ حریص اس (دنیا کی) زندگی پر۔''

---

(۱) صحیح مسلم' کتاب الزھد والرقائق' عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ۔

(۲) صحیح البخاری' کتاب الرقاق' باب قول النبی ﷺ کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل۔ وسنن الترمذی' کتاب الزھد' باب ما جاء فی قصر الأمل۔

﴿وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ﴾ ''حتیٰ کہ مشرکوں سے بھی زیادہ حریص۔''

یہ اس معاملے میں مشرکوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ مشرکین نے اہل ایمان کے ساتھ مقابلہ کیا تو کھل کر کیا' میدان میں آ کر ڈٹ کر کیا' اپنی جانیں اپنے باطل معبودوں کے لیے قربان کیں' جبکہ یہودیوں میں یہ ہمت و جرأت قطعاً نہیں تھی کہ وہ جان ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں آ سکیں۔ ان کے بارے میں سورۃ الحشر میں الفاظ وارد ہوئے ہیں : ﴿لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ﴾ (آیت ۱۴) ''یہ سب مل کر بھی تم سے جنگ نہ کر سکیں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا دیواروں کی اوٹ سے''۔ چنانچہ یہود کبھی بھی سامنے آ کر مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ اس لیے کہ انہیں اپنی جانیں بہت عزیز تھیں۔

﴿يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴾ ''ان میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ کسی طرح اس کی عمر ہزار برس ہو جائے۔''

﴿وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ﴾ ''حالانکہ نہیں ہے اس کو بچانے والا عذاب سے اس قدر جینا۔''

اگر ان کو ان کی خواہش کے مطابق طویل زندگی دے بھی دی جائے تو یہ انہیں عذاب سے تو چھٹکارا نہیں دلا سکے گی۔ آخرت تو بالآخر آنی ہے اور انہیں ان کے کرتوتوں کی سزا مل کر رہنی ہے۔

﴿وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾﴾ ''اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں۔''

محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کے مکمل دورۂ ترجمہ قرآن اور دروس و خطابات کے علاوہ تلاوتِ قرآن' کتب احادیث کے تراجم' میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تازہ اور سابقہ شمارے' اردو و انگریزی کتب' کیسٹس' سی ڈیز اور مطبوعات کی مکمل فہرست ہماری ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے!

فہم القرآن

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم
ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ البقرۃ (مسلسل)

آیت ۲۲۲

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى لا فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ لا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ج فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾﴾

ح ی ض

حَاضَ (ض) حَيْضًا : مخصوص ایام میں خواتین کا خون جاری ہونا' ماہواری ہونا۔ ﴿وَالّٰئِىْ لَمْ يَحِضْنَ ط﴾ (الطلاق:٤) ''اور وہ (عورتیں) جنہیں خون جاری نہیں ہوا۔''

مَحِيْضٌ (مَفْعِلٌ کے وزن پر اسم الظرف): خون جاری ہونے کا وقت یا جگہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ع ز ل

عَزَلَ (ض) عَزْلًا : کسی کو جدا کر دینا' الگ کر دینا۔ ﴿وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ (الاحزاب:٥١) ''اور جس کو آپؐ چاہیں ان میں سے جن کو آپؐ نے الگ کیا۔''

مَعْزُوْلٌ (اسم المفعول) : جدا کیا ہوا' الگ کیا ہوا۔ ﴿اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

لَمَعْزُوْلُوْنَ﴿۲۱۲﴾ (الشُّعراء) ''یقیناً وہ لوگ سننے سے الگ کیے ہوئے ہیں۔''

مَعْزِلٌ (اسم الظرف) : الگ کرنے کی جگہ' کسی چیز کا کنارہ۔ ﴿وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ﴾ (ھود:٤٢) ''اور وہ تھا ایک کنارے پر۔''

اِعْتَزَلَ (افتعال) اِعْتِزَالاً : کسی سے الگ ہونا (جس سے الگ ہوں وہ کسی صلہ کے بغیر یعنی بنفسہ آتا ہے)۔ ﴿فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (مریم:٤٩) ''پھر وہ کنارہ کش ہوئے ان لوگوں سے اور ان سے جن کی وہ بندگی کرتے تھے اللہ کے علاوہ۔''

ترکیب : ''هُوَ'' مبتدا اور ''اَذًى'' اس کی خبر ہے۔ ''يَطْهُرْنَ'' ثلاثی مجرد سے فعل مضارع ہے اور جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے جبکہ ''تَطَهَّرْنَ'' باب تفعل سے فعل ماضی میں جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ ''فَاِذَا'' حرف شرط ہے' ''تَطَهَّرْنَ'' شرط ہے اور ''فَاْتُوْا'' سے لفظ ''اللّٰهُ'' تک جوابِ شرط ہے۔

ترجمہ:

وَيَسْئَلُوْنَكَ : اور وہ لوگ پوچھتے ہیں آپؐ سے	عَنِ الْمَحِيْضِ : خون جاری ہونے کے وقت کے متعلق
قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے	هُوَ : وہ
اَذًى : ایک تکلیف ہے	فَاعْتَزِلُوْا : پس تم لوگ کنارہ کش رہو
النِّسَآءَ : عورتوں سے	فِي الْمَحِيْضِ : خون جاری ہونے کے وقت میں
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ : اور تم لوگ قریب مت ہو اُن کے	حَتّٰى : یہاں تک کہ
يَطْهُرْنَ : وہ پاک ہوں	فَاِذَا : پھر جب
تَطَهَّرْنَ : وہ خود کو پاک کر لیں	فَاْتُوْهُنَّ : تو تم لوگ آؤ ان کے پاس
مِنْ حَيْثُ : جہاں سے	اَمَرَكُمُ : حکم دیا تم کو
اللّٰهُ : اللہ نے	اِنَّ اللّٰهَ : یقیناً اللہ
يُحِبُّ : پسند کرتا ہے	التَّوَّابِيْنَ : بار بار توبہ کرنے والوں کو
وَيُحِبُّ : اور وہ پسند کرتا ہے	الْمُتَطَهِّرِيْنَ : خود کو پاک رکھنے والوں کو

آیت ۲۲۳

﴿ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ ﴾

ترکیب : ''نِسَاءُ کُمْ'' مبتدا ہے' ''حَرْثٌ'' اس کی خبر ہے اور ''لَکُمْ'' متعلق خبر ہے۔ ''مُلٰقُوْا'' اسم الفاعل ''مُلَاقٍ'' کی جمع ''مُلٰقُوْنَ'' تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گر گیا اور ضمیر ''ہُ'' اس کا مضاف الیہ ہے' جو کہ اللہ کے لیے ہے۔

ترجمہ:

نِسَآؤُكُمْ : تمہاری عورتیں	حَرْثٌ : بیج ڈالنے کی ایک جگہ ہیں
لَّكُمْ : تمہارے لیے	فَاْتُوْا : پس تم لوگ آؤ
حَرْثَكُمْ : اپنی بیج ڈالنے کی جگہ میں	اَنّٰى : جیسے
شِئْتُمْ : تم چاہو	وَقَدِّمُوْا : اور آگے بھیجو
لِاَنْفُسِكُمْ : اپنے آپ کے لیے	وَاتَّقُوا : اور تم لوگ تقویٰ اختیار کرو
اللّٰهَ : اللہ کا	وَاعْلَمُوْٓا : اور جان لو
اَنَّكُمْ : کہ تم لوگ	مُّلٰقُوْهُ : اس سے ملاقات کرنے والے ہو
وَبَشِّرِ : اور آپ بشارت دیجیے	الْمُؤْمِنِيْنَ : ایمان لانے والوں کو

نوٹ (۱) : ''وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ''۔ یہ قرآن مجید کے اُن مقامات میں سے ایک ہے جہاں ایک عام قاری بھی بڑی آسانی سے محسوس کر لیتا ہے کہ کسی فلسفیانہ اور گہری بات کو اتنے مختصر اور عام فہم انداز میں سمجھانے کا اتنا سادہ اور دلنشیں انداز کسی انسانی کلام میں تو کہیں نہیں ملتا۔ اور اس کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ واقعی قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ہی کلام ہے۔

ایک کسان جب بیج ڈالتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ کچھ عرصے کے بعد وہ اس بیج کا پھل حاصل کرے گا جو اس کے کام آئے گا۔ گویا وہ بیج کو اپنے لیے آگے بھیجتا ہے۔ اسی طرح شوہر اور بیوی کے تعلقات کا مقصد یہ ہے کہ ان کے یہاں اولاد ہو جو اس دنیا میں اپنے ماں باپ کا دست و بازو بنے۔ اگر تربیت اور اللہ کی مدد سے وہ اولاد صالح بھی ہو تو پھر وہ اپنے ماں باپ کے لیے آخرت کی کمائی کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔ اس بات کو اتنے دلنشیں اور شائستہ پیرائے میں سمجھا دینا' یہ قرآن مجید کا ہی اعجاز ہے۔

آیت ۲۲۴

﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾﴾

ی م ن

يَمَنَ (س) يَمْنًا : داہنی طرف ہونا۔

يَمِيْنٌ ج أَيْمَانٌ (فَعِيْلٌ کا وزن) : کثیر المعانی ہے۔(۱) داہنی سمت یا رخ۔ ﴿اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''بیشک تم لوگ آیا کرتے تھے ہمارے پاس داہنی طرف سے۔'' ﴿ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ﴾ (الاعراف:۱۷) ''پھر میں لازماً پہنچوں گا ان کو ان کے سامنے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کی داہنی جانب سے اور ان کی بائیں جانب سے۔'' (۲) داہنا ہاتھ۔ ﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾﴾ (طٰہٰ) ''اور یہ کیا ہے آپؑ کے داہنے ہاتھ میں اے موسٰیؑ۔'' ﴿اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ﴾ (المؤمنون:٦) ''یا جس کے مالک ہوئے ان کے داہنے ہاتھ۔'' (۳) قسم (عرب لوگ داہنا ہاتھ اٹھا کر یا داہنے ہاتھ میں ہاتھ دے کر قسم کھاتے تھے)۔ آیت زیر مطالعہ۔

مَيْمَنَةٌ (مَفْعَلَةٌ کے وزن پر اسم الظرف) : داہنی طرف کی جگہ۔ ﴿اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾﴾ (البلد) ''وہ لوگ داہنی جگہ والے ہیں۔''

ترکیب : ''لَا تَجْعَلُوْا'' فعل نہی ہے۔ اس کا فاعل اس میں ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے۔ لفظ ''اَللّٰهُ'' اس کا مفعولِ اوّل اور ''عُرْضَةً'' مفعول ثانی ہے۔ ''تَبَرُّوْا''، ''تَتَّقُوْا'' اور ''تُصْلِحُوْا'' یہ تینوں افعال ''اَنْ'' کی وجہ سے منصوب ہیں۔

ترجمہ:

وَلَا تَجْعَلُوا : اور تم لوگ مت بناؤ	اللّٰهَ : اللہ کو
عُرْضَةً : نشانہ	لِّاَيْمَانِكُمْ : اپنی قسموں کے لیے
اَنْ : کہ	تَبَرُّوْا : تم لوگ حسن سلوک (نہ) کرو
وَتَتَّقُوْا : اور تقویٰ (نہ) کرو	وَتُصْلِحُوْا : اور اصلاح (نہ) کرو
بَيْنَ النَّاسِ : لوگوں کے درمیان	وَاللّٰهُ : اور اللہ

سَمِیْعٌ : سننے والا ہے عَلِیْمٌ: جاننے والا ہے

نوٹ (۱) : پہلے اردو کے دو جملوں پر غور کر لیں۔ (۱) حامد سے بات مت کرو یہاں تک کہ وہ معافی مانگے۔ (۲) حامد سے بات مت کرو جب تک کہ وہ معافی نہ مانگے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ دونوں جملوں میں بات ایک ہی کہی گئی ہے' صرف انداز مختلف ہے۔ پہلے جملے میں لفظ ''مانگے'' کے ساتھ ''نہ'' لگانے کی ضرورت نہیں پڑی' جبکہ دوسرے جملے میں ''نہ'' لگا کر مفہوم ادا ہوا ہے۔ اب نوٹ کر لیں کہ پہلے جملے کے انداز کا عربی میں رواج زیادہ ہے اس لیے آیت زیر مطالعہ میں فعل نہی کے بعد ''اَنْ'' کے ساتھ ''لَا'' لگانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ جبکہ اُردو میں دوسرے جملے کے انداز کا رواج زیادہ ہے' اس لیے ترجمہ میں ''نہ'' کا اضافہ کیا گیا ہے تا کہ صحیح مفہوم واضح ہو جائے۔

نوٹ (۲) : اس آیت میں کوئی نیک کام نہ کرنے کی قسم اٹھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور انداز یہ اختیار کیا گیا ہے کہ اگر ایسی بُری قسم کبھی اٹھا ہی بیٹھو تو اس میں کم از کم اللہ کو تو بیچ میں نہ لاؤ۔ یہ دراصل ممانعت کا ایک ہلکا پھلکا سا' مشفقانہ انداز ہے۔ اور ایک طرح سے یہ قسموں کے متعلق ان احکامات کا مقدمہ ہے جو آگے چل کر سورۃ المائدۃ اور سورۃ التحریم میں آنے والے ہیں۔

آیت ۲۲۵

﴿لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾﴾

ل غ و

لَغَا (ف) لَغْوًا : بغیر سوچے سمجھے کوئی بات کہنا۔

لَغْوٌ (اسم ذات) : (۱) بے معنی یا بیکار بات (۲) بے فائدہ چیز یا کام۔ ﴿وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْہُ﴾ (القصص:۵۵) ''اور جب بھی وہ لوگ سنتے ہیں بیکار بات کو تو اعراض کرتے ہیں اس سے۔'' ﴿وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾﴾ (المؤمنون) ''وہ لوگ بے فائدہ چیز سے اعراض کرنے والے ہیں۔''

اِلْغَ (فعل امر) : تو بے معنی بات کر۔ ﴿لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِیْہِ﴾ (حٰمٓ السجدۃ:۲۶) ''(منکرین حق کہتے ہیں) تم لوگ مت سنو اس قرآن کو اور بے معنی بات کرو

اس میں۔''

لَاغٍ (فَاعِلٌ کے وزن پر صفت) : بے سود' بے معنی۔ ﴿لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴾ (الغاشیۃ) ''وہ نہیں سنیں گے اس میں کوئی بے سود بات۔''

ح ل م

حَلَمَ (ن) حُلْمًا : خواب دیکھنا۔

حَلُمَ (ک) حِلْمًا : غصہ میں خود پر قابو رکھنا' تحمل کرنا' بردبار ہونا۔

حُلْمٌ ج اَحْلَامٌ : خواب۔ ﴿وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴾ (یوسف) ''اور ہم خوابوں کی تعبیر جاننے والے نہیں ہیں۔''

حِلْمٌ ج اَحْلَامٌ : تحمل' بردباری' عقل' شعور (کیونکہ بردباری عقل وشعور سے آتی ہے اور یہ لازم وملزوم ہیں)۔ ﴿اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَا﴾ (الطور:۳۲) ''کیا مشورہ دیتے ہیں ان کو ان کے شعور اس کا؟''

حُلُمٌ : عقل و شعور کی پختگی' بلوغت۔ ﴿وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ﴾ (النور:۵۹) ''اور جب پہنچیں بچے تم میں سے بلوغت کو۔''

حَلِيْمٌ (فَعِيْلٌ کے وزن پر صفت) : تحمل والا' بردبار۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب : ''يُؤَاخِذُ'' باب مفاعلہ کا فعل مضارع ہے' ''كُمْ'' ضمیر مفعولی ہے اور لفظ ''اللّٰهُ'' اس کا فاعل ہے۔ فاعل ''قُلُوْبُكُمْ'' غیر عاقل کی جمع مکسر ہے اس لیے فعل ''كَسَبَتْ'' واحد مؤنث آیا ہے۔

ترجمہ:

لَا يُؤَاخِذُ: جواب طلبی نہیں کرے گا	كُمْ : تم لوگوں سے
اللّٰهُ : اللہ	بِاللَّغْوِ : بے سوچی سمجھی بات پر
فِيْ اَيْمَانِكُمْ : تمہاری قسموں میں	وَلٰكِنْ : اور لیکن (البتہ)
يُؤَاخِذُكُمْ : وہ جواب طلبی کرے گا تم سے	بِمَا : اس پر جو
كَسَبَتْ : کمایا (قصد کیا)	قُلُوْبُكُمْ : تمہارے دلوں نے
وَاللّٰهُ : اور اللہ	غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے
حَلِيْمٌ : ہمیشہ تحمل کرنے والا ہے	

آیت ۲۲۶

﴿لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾﴾

ء ل و

اَلَا (ن) اَلْوًا : کسی کام میں کوتاہی کرنا۔ ﴿لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ﴾ (آل عمران:۱۱۸) ''وہ لوگ کوتاہی نہیں کریں گے تم لوگوں کو برباد کرنے میں۔''

آلٰی (افعال) اِیْلَاءً : کوتاہی کرنے کا عہد کرنا' کوئی کام نہ کرنے کی قسم کھانا۔ آیت زیرِ مطالعہ۔

اِئْتَلٰی (افتعال) اِئْتِلَاءً : قسم کھانا۔

لَا یَاْتَلِ (فعل نہی) : تو قسم مت کھا۔ ﴿وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْآ اُولِی الْقُرْبٰی﴾ (النور:۲۲) ''اور قسم نہ کھائیں فضل والے تم میں سے اور وسعت والے کہ وہ (نہ) دیں گے قرابت والوں کو۔''

ر ب ص

رَبَصَ (ن) رَبْصًا : کسی موقع کی تاک میں رہنا۔

تَرَبَّصَ (تفعل) تَرَبُّصًا : انتظار کرنا۔ ﴿وَیَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ﴾ (التوبۃ:۹۸) ''اور وہ انتظار کرتا ہے تمہارے لیے گردشِ زمانہ کا۔''

تَرَبَّصْ (فعل امر) : تو انتظار کر۔ ﴿فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰی حِیْنٍ ﴿۲۵﴾﴾ (المؤمنون) ''پس تم لوگ انتظار کرو اس کے لیے کچھ عرصہ تک۔''

مُتَرَبِّصٌ (اسم الفاعل) : انتظار کرنے والا۔ ﴿فَتَرَبَّصُوْآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾﴾ (التوبۃ) ''تو تم لوگ انتظار کرو بیشک ہم تمہارے ساتھ انتظار کرنے والے ہیں۔''

ف ی ء

فَاءَ (ض) فَیْئًا : واپس ہونا' لوٹنا۔ ﴿حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰهِ ۚ﴾ (الحُجُرات:۹) ''یہاں تک کہ وہ لوٹے اللہ کے حکم کی طرف۔''

اَفَاءَ (افعال) اِفَاءَةً : واپس کرنا' لوٹانا۔ (زیادہ تر ایسے مالِ غنیمت کے لیے آتا ہے جو بلا مشقت حاصل ہو)۔ ﴿وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ﴾ (الحشر:٦) ''اور جو

لوٹایا اللہ نے اپنے رسولؐ پر ان سے (یعنی ان سے لے کر)۔"

تَفَيَّأَ (تفعل) تَفَيُّؤًا : رُخ تبدیل کرنا' پلٹا کھانا۔ ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ﴾ (النحل:٤٨) "تو کیا انہوں نے دیکھا نہیں اس کی طرف جو پیدا کیا اللہ نے کسی چیز سے کہ الٹتے ہیں ان کے سائے۔"

ترکیب : "تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ" مبتدأ مؤخر ہے۔ اس کی خبر محذوف ہے جو "ثَابِتٌ" ہو سکتی ہے' جبکہ "لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ" قائم مقام خبر مقدم ہے۔ "فَاِنْ" شرطیہ ہے' "فَآءُوْ" شرط ہے اور آگے جوابِ شرط ہے۔

ترجمہ:

لِلَّذِيْنَ: ان لوگوں کے لیے جو	يُؤْلُوْنَ: قسم کھاتے ہیں (قطع تعلق کی)
مِنْ نِّسَآئِهِمْ : اپنی عورتوں سے	تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ: چار مہینے کا انتظار کرنا ہے
فَاِنْ : پھر اگر	فَآءُوْ : وہ لوٹ آئیں
فَاِنَّ اللّٰهَ : تو یقیناً اللہ	غَفُوْرٌ : بے انتہا بخشنے والا ہے
رَّحِيْمٌ : ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔	:

آیت ۲۲۷

﴿ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ ﴾

ع ز م

عَزَمَ (ض) عَزْمًا : پختہ ارادہ کرنا۔ ﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (آل عمران:١٥٩) "پھر جب آپؐ پختہ ارادہ کر لیں تو بھروسہ کریں اللہ پر۔"

عَزْمٌ (اسم ذات) : پختہ ارادہ' ثابت قدمی۔ ﴿فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾﴾ (آل عمران) "تو یقیناً یہ ثابت قدمی کے کاموں میں سے ہے۔"

ط ل ق

طَلَقَ (ض) طَلْقًا : کسی کا بندھن کھولنا۔

طَلَاقٌ (اسم فعل) : نکاح کا بندھن کھولنا' طلاق دینا' آیت زیر مطالعہ۔

طَلَّقَ (تفعیل) تَطْلِيْقًا : کسی کو آزاد کر کے جدا کرنا' طلاق دینا۔ ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ……﴾ (البقرۃ: ۲۳۰) ''پھر اگر وہ طلاق دے اس کو تو وہ حلال نہیں ہوتی اس کے لیے اس کے بعد……''

طَلِّقْ (فعل امر) : تو طلاق دے۔ ﴿اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ۱) ''جب تم لوگ طلاق دو عورتوں کو تو طلاق دو اُن کی عدت کے لیے۔''

مُطَلَّقَةٌ (اسم المفعول) : طلاق دی ہوئی۔ ﴿وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (البقرۃ: ۲۴۱) ''اور طلاق دی ہوئی عورتوں کے لیے کچھ سامان ہے دستور کے مطابق۔''

اِنْطَلَقَ (انفعال) اِنْطِلَاقًا : کسی بندھن سے آزاد ہونا' چل پڑنا۔ ﴿فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴾ (القلم) ''پھر وہ چلے اور ایک دوسرے سے چپکے چپکے کہتے تھے۔'' ﴿وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ﴾ (الشعراء: ۱۳) ''اور نہیں چلتی میری زبان۔''

اِنْطَلِقْ (فعل امر): تو چل۔ ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴾ (المرسلت) ''تم لوگ چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔''

ترجمہ:

وَاِنْ : اور اگر	عَزَمُوا : وہ لوگ پختہ ارادہ کریں
الطَّلَاقَ : طلاق کا	فَاِنَّ اللّٰهَ : تو یقیناً اللہ
سَمِيْعٌ : سننے والا ہے	عَلِيْمٌ : جاننے والا ہے

نوٹ (۱) : اگر کوئی شوہر اپنی بیوی سے قطعِ تعلق کا عہد کر لیتا ہے لیکن اسے طلاق بھی نہیں دیتا' تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ وہ چار مہینے کے اندر فیصلہ کرے۔ یا تو تعلقات بحال کرے یا پھر طلاق دے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اللہ کے حکم پر عمل نہیں کرتا اور اپنی روش پر قائم رہتا ہے تو پھر کیا ہوگا! اس ضمن میں آراء مختلف ہیں۔ مفتی محمد شفیعؒ کی رائے ہے کہ ایسی صورت میں چار ماہ بعد طلاق خود بخود ہو جائے گی' البتہ دونوں اگر رضامندی سے دوبارہ نکاح کر لیں تو درست ہے۔ (معارف القرآن)

آیت ۲۲۸

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

ب ع ل

بَعَلَ (ن) بَعَالَةً :شوہر ہونا' شوہر بننا۔

بَعْلٌ ج بُعُوْلَةٌ (اسم ذات): شوہر' خاوند۔ ﴿وَهٰذَا بَعْلِیْ شَيْخًا ۭ﴾ (ھود:۷۲) ''اور یہ میرے شوہر بوڑھے ہیں۔'' جمع کے لیے آیت زیر مطالعہ دیکھیں۔

بَعْلٌ :شام کے ایک قدیم شہر بَعْلَبَكَّ کے ایک بُت کا نام۔ ﴿اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾﴾ (الصّٰفّٰت) ''کیا تم لوگ پکارتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو بہترین خالق کو؟''

د ر ج

دَرَجَ (ن) دُرُوْجًا :سیڑھیاں چڑھنا' آہستہ آہستہ چلنا۔

دَرَجَةٌ : سیڑھی کا ایک زینہ' بلندی' رتبہ۔ ﴿مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ﴾ (البقرۃ:۲۵۳) ''ان میں وہ بھی ہے جس سے کلام کیا اللہ نے اور بلند کیا ان کے بعض کو درجوں کے لحاظ سے۔''

اِسْتَدْرَجَ (استفعال) اِسْتِدْرَاجًا : آہستہ آہستہ لے جانا۔ ﴿سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾﴾ (القلم) ''ہم عنقریب آہستہ آہستہ لے جائیں گے ان کو جہاں سے وہ نہیں جانتے۔''

ترکیب : ''اَلْمُطَلَّقٰتُ'' مبتدأ ہے۔ ''يَتَرَبَّصْنَ'' سے ''قُرُوْءٍ'' تک پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ ''ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ'' ظرف ہے اس لیے ''ثَلٰثَةَ'' منصوب ہے۔ ''اَنْ يَّكْتُمْنَ'' سے ''فِیْ اَرْحَامِهِنَّ'' تک پورا جملہ ''لَا يَحِلُّ'' کا فاعل ہے اور یہ جواب شرط ہے اگلے شرطیہ جملے کی۔ ''يَكْتُمْنَ'' اور ''خَلَقَ'' دونوں کا مفعول ''مَا'' ہے۔ ''بُعُوْلَتُهُنَّ'' مبتدأ ہے اور ''اَحَقُّ'' اس کی خبر ہے۔ ''ذٰلِكَ'' کا اشارہ ''ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ'' کی طرف ہے۔ ''دَرَجَةٌ'' مبتدأ مؤخر نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''لِلرِّجَالِ'' قائم مقام خبر مقدم ہے جبکہ ''عَلَيْهِنَّ'' متعلق خبر ہے۔

ترجمہ:

وَالْمُطَلَّقٰتُ :اور طلاق شدہ خواتین — يَتَرَبَّصْنَ :انتظار کریں گی

بِاَنْفُسِهِنَّ :اپنے نفس کے ساتھ — ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ: تین مدتیں (یعنی حیض)

وَلَا يَحِلُّ :اور حلال نہیں ہوتا
لَهُنَّ :ان کے لیے
اَنْ يَّكْتُمْنَ : کہ وہ چھپائیں
مَا :اس کو جس کو
خَلَقَ :پیدا کیا
اللّٰهُ :اللہ نے
فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ :ان کے رحموں میں
اِنْ كُنَّ :اگر وہ ہیں
يُؤْمِنَّ :(کہ) ایمان رکھتی ہیں
بِاللّٰهِ :اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ: اور آخری دن (یعنی آخرت) پر
وَبُعُوْلَتُهُنَّ :اوران کے شوہر
اَحَقُّ :زیادہ حق دار ہیں
بِرَدِّهِنَّ :ان کو لوٹانے کے
فِيْ ذٰلِكَ :اس میں
اِنْ اَرَادُوْٓا :اگر وہ لوگ ارادہ کریں
اِصْلَاحًا :اصلاح کرنے کا
وَلَهُنَّ :اوران کے لیے ہے
مِثْلُ الَّذِيْ :اس کے جیسا جو
عَلَيْهِنَّ :ان پر ہے
بِالْمَعْرُوْفِ : بھلائی سے
وَلِلرِّجَالِ :اور مردوں کے لیے ہے
عَلَيْهِنَّ :ان پر
دَرَجَةٌ :ایک درجہ
وَاللّٰهُ اور اللہ
عَزِيْزٌ :بالادست ہے
حَكِيْمٌ :حکمت والا ہے

نوٹ (۱) : شوہر اور بیوی کے تعلقات پر بات ہو رہی ہے۔ اس پس منظر میں ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ کے دو مفہوم ہیں اور یہاں دونوں ہی مراد ہیں۔ اوّلاً یہ کہ جس طرح شوہر کے ساتھ بھلا سلوک کرنا بیوی پر فرض ہے' اسی طرح اس کا یہ حق بھی ہے کہ شوہر اس کے ساتھ بھلا سلوک کرے۔ ثانیاً یہ کہ جس طرح بیوی کے کچھ فرائض ہیں' اسی طرح اس کے کچھ حقوق بھی ہیں۔ شوہر و بیوی کے حقوق و فرائض کا تعین وقت کے تہذیبی اور تمدنی دستور اور رواج کے مطابق ہو گا' بشرطیکہ کوئی دستور اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہو' کیونکہ جب کوئی دستور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہوتا ہے تو وہ نیکی اور بھلائی کے درجے سے گر جاتا ہے اور وہی دراصل فساد کا سبب بنتا ہے۔

نوٹ (۲) : ﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ شوہر اور بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق و فرائض تو ہیں لیکن اس کی وجہ سے کوئی اس خبط میں مبتلا نہ ہو کہ دونوں بالکل مساوی ہیں۔ کیونکہ دونوں کے حقوق و فرائض ہونے کے باوجود شوہر کو بیوی پر ایک درجہ

برتری حاصل ہے اور یہ برتری اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اس کے اتنے واضح فرمان کے باوجود عورت اور مرد کی مساوات کا نعرہ جہالت ہے۔

عورت کرکٹ کھیل لے' باکسنگ کر لے' ہوائی جہاز اڑا لے' خلائی سفر سے ہو آئے' جو مرضی ہو کر لے لیکن جب کبھی اسے کوئی کانٹا چبھے گا تو اس نے اُوئی اللہ کرنا ہی کرنا ہے۔ یہ بات میں نے مذاق میں نہیں کی بلکہ مجبوراً کی ہے کہ شاید اس طرح ہی ان لوگوں کی آنکھ کھل جائے جنہوں نے ایسے حقائق سے آنکھ بند کی ہوئی ہے جو اندھے کو بھی نظر آتے ہیں۔ عورت اور مرد کے جسم کی ظاہری ساخت کا فرق بہت نمایاں ہے لیکن ان کے اندرونی نظام میں بھی فرق ہے۔ جسمانی اعضاء اور غدود (glands) کی کارکردگی (functions) مختلف ہیں' ان کے اثرات بھی مختلف ہیں۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ عورت اور مرد کی نفسیات بھی مختلف ہے۔ مساوات کا نعرہ لگانے والوں کو چاہیے کہ پہلے وہ ان فرقوں کو دور کریں' پھر مساوات کا نعرہ لگائیں۔

نوٹ (۳) : آیت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے دو صفات 'عزیز اور حکیم' ہم کو یاد دلائی گئی ہیں۔ اللہ کے عزیز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا اختیار مطلق ہے جس پر کسی قسم کی کوئی تحدید (limitation) نہیں ہے۔ وہ جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے اور جو چاہے حکم دے سکتا ہے۔ حکیم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اور ہر حال میں حکمت والا ہے۔ اس لیے اس کا ہر فیصلہ اور ہر حکم اس کی حکمت سے ہم آہنگ ہوتا ہے۔ جو بھی مسلمان مرد یا عورت اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اللہ کے ہر حکم کو اس یقین کے ساتھ قبول کرتا ہے کہ اسی میں ہم لوگوں کے لیے بھلائی ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے''

(رواہ البخاری' عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ)

پُرفتن دَور میں صحیح طرزِ عمل

مدرس : پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ شَبَّکَ النَّبِیُّ ﷺ اَصَابِعَہٗ وَقَالَ : ((کَیْفَ اَنْتَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِیْتُ حُثَالَۃٌ قَدْ مَرِجَتْ عُھُوْدُھُمْ وَاَمَانَاتُھُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا ھٰکَذَا)) ، قَالَ : فَکَیْفَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ : ((تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْکِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰی خَاصَّتِکَ وَتَدَعُھُمْ وَعَوَامَھُمْ)) (معارف الحدیث، جلد ہشتم، بحوالہ صحیح البخاری)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے عبداللہ بن عمرو! تمہارا اُس وقت کیا حال اور کیا رویہ ہوگا جب صرف ناکارہ لوگ باقی رہ جائیں گے؟ ان کے معاہدات اور معاملات میں دغا فریب ہوگا اور ان میں (سخت) اختلاف (اور ٹکراؤ) ہوگا اور وہ باہم اس طرح گتھ جائیں گے (جیسے میرے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے گتھی ہوئی ہیں)'' عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا کہ پھر مجھے کیسا ہونا چاہیے یارسول اللہ؟ (یعنی اس فسادِ عام کے زمانہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس بات اور جس عمل کو تم اچھا اور معروف جانو اس کو اختیار کرو اور جس کو منکر اور برا سمجھو اس کو چھوڑ دو اور اپنی پوری توجہ خاص اپنی ذات پر رکھو (اور اپنی فکر کرو) اور ان ناکارہ و بے صلاحیت اور آپس میں لڑنے بھڑنے والوں سے اور ان کے عوام سے تعرض نہ کرو۔''

رسول اللہ ﷺ کا یہ طریق تعلیم تھا کہ آپؐ سوالیہ انداز میں بات کرتے، پھر مخاطب کے متوجہ ہونے پر وضاحت فرماتے۔ اس حدیث میں آپؐ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے پوچھتے ہیں کہ جب ناکارہ، بدکردار اور آپس میں لڑنے بھڑنے والے لوگ باقی رہ جائیں گے تو اُس وقت تمہارا کیا رویہ ہوگا؟ گویا آپؐ آنے والے بُرے وقت کی خبر دے

رہے ہیں جب لوگوں کی اکثریت رذائل اخلاق میں مبتلا ہو جائے گی' آپس کے عہد و پیمان کی اہمیت ختم ہو جائے گی' لوگ مکر و فریب کے دھندے اختیار کر لیں گے' ہر کوئی دوسرے کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب نکالنے کی کوشش کرے گا' لوگوں کے درمیان نفرتیں' کدورتیں' بدخواہیاں اور دشمنیاں عام ہو جائیں گی' فضائل اخلاق جنسِ نایاب کی صورت اختیار کر لیں گے اور لوگوں میں آپس کے لڑائی جھگڑے باقی رہ جائیں گے' لوگ آپس میں متصادم ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر بتایا کہ لوگ اس طرح گتھم گتھا ہو جائیں گے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے پوچھا کہ حضور اُس وقت مجھے کیسا ہونا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس صورت میں جس عمل کو تم اچھا سمجھو اسے اختیار کرو اور برے کاموں سے کنارہ کش رہو اور اپنی پوری توجہ اپنی ذات پر رکھو' یعنی اپنی فکر کرو اور چھوڑ و ان ناکارہ' بے صلاحیت' بے وقعت اور بے کار لوگوں کو جو اپنی بداعمالیوں میں مگن اور فکر فردا سے غافل لڑائی جھگڑے میں مصروف اور گناہ کی زندگی اختیار کیے ہوئے ہوں۔ ایسے لوگوں کے ذہن سے معروف اور منکر کا فرق ختم ہو جائے گا اور وہ خواہش نفس کی پیروی میں عہد معاہدوں کی پابندی اور امانت کی اہمیت سے بے بہرہ ہوں گے۔ لڑائی جھگڑا اُن کا معمول بن چکا ہوگا۔

جب ماحول اس حد تک خراب ہو جائے تو عافیت اسی بات میں ہے کہ آدمی اپنا محاسبہ کرتا رہے' معروف کو اختیار کرے اور منکر سے بچتا رہے۔ جہاں تک استطاعت ہو لوگوں کو برائی سے بچنے کی' عہد و پیمان کی پابندی کرنے کی اور امانت میں خیانت نہ کرنے کی نصیحت کرتا رہے۔ مگر جب سمجھ لے کہ ان لوگوں کا بگاڑ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ اصلاح کا کوئی طریقہ بھی کارگر نظر نہیں آتا تو اُن سے کنارہ کش ہو جائے اور اپنا جائزہ لیتا رہے کہ ماحول کی آلودگی اس کے دامن عفت و عصمت اور پارسائی کو داغ دار نہ کر دے۔ آخرت کی جواب دہی کے احساس کو اپنے نفس میں اُجاگر رکھے اور اپنے اعمال کے بارے میں باخبر اور چوکنا رہے' تاکہ کوئی عمل ایسا نہ صادر ہونے پائے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہو اور کل قیامت کے دن وہ عمل عذاب کا موجب بن جائے۔ سورۃ الحشر میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ (آیت ۱۸) ''اے اہل ایمان! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو (یعنی اللہ کی نافرمانی کے کاموں سے بچتے رہو) اور ہر شخص دھیان رکھے کہ وہ کل کے لیے کیا آگے بھیج رہا ہے''۔

فساد اور بے راہ روی کے دور میں برائیوں سے دُور رہنا ہی بڑی بات ہے' کیونکہ ماحول کے اثر سے متاثر نہ ہونا بڑا مشکل کام ہے۔ اس دور میں کنج عافیت کی تلاش ہی بہتر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قریب ہے کہ ایسا زمانہ آئے کہ ایک مسلمان کا اچھا مال بکریوں کا ایک گلّہ ہو جن کو لے کر وہ پہاڑیوں کی چوٹیوں اور بارش والی وادیوں کو تلاش کرے تا کہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے راہِ فرار اختیار کر سکے''۔ (صحیح البخاری) اس حدیث میں بھی اس بُرے ماحول کی خبر دی گئی ہے جس میں اپنے کردار و عمل کو فسق و فجور سے بچانا اس کے سوا ممکن نہ رہے کہ آدمی اپنے گلے کی بکریوں کو لے کر آبادی سے دُور نکل جائے' جہاں گھاس پات پر اس کی بکریوں کا گزارہ ہو اور وہ خود مختصر سی دُنیوی معیشت پر قناعت کر کے زندگی گزارے اور فتنوں سے محفوظ رہے۔ ایسے ہی وقت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ''لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ صبر و استقامت کے ساتھ دین پر قائم رہنے والا بندہ اُس وقت اس آدمی کی مانند ہوگا جو ہاتھ میں جلتا ہوا انگارہ تھام لے''۔ (ترمذی)

اس طرح کی صورت حال میں کہ جب برائی کا دَور دَورہ ہو' جرائم عام ہو جائیں' امانت میں خیانت اور وعدہ خلافی لوگوں کا معمول بن جائے' اچھے لوگوں کی زندگی ماہیٔ بے آب کی طرح ہو جائے تو زمانے کے چلن سے اعراض کرتے ہوئے ساری توجہ اپنی ذات پر مرکوز کر لینے کی ضرورت ہے کہ لوگ جو مرضی کرتے رہیں لیکن میں خود معروف کا عامل اور منکر سے نفور رہوں۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ﴾ (المائدۃ:١٠٥)

''اے اہل ایمان! تم پر صرف تمہاری ذمہ داری ہے۔ جب تم ہدایت پر ہو تو جو گمراہ ہوا وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا''۔

جب گمراہ اور فسق و فجور سے لتھڑے ہوئے لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کوئی اثر قبول کرنے کو تیار نہ ہوں تو اس وقت ان کی فکر چھوڑ کر پوری توجہ اپنی ذات پر دینی چاہیے تا کہ اپنا دامن ہر قسم کی برائی سے پاک رہے۔ OO

میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے انٹرنیٹ ایڈیشن
تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجئے۔

ھمسایہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں

مرتب: حافظ محبوب احمد خان

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿٣٦﴾﴾ (النساء)

''اورتم سب اللہ کی بندگی کرو' اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ' ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو' قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ' اور پڑوسی رشتہ دار سے' اجنبی ہمسایہ سے[1]' پہلو کے ساتھی اور مسافر سے اور اُن لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں' احسان کا معاملہ رکھو۔ یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے پندار میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے''۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ ' وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا لِمَنْ اَحَبَّ ' فَمَنْ

(۱) جار کے معنی پڑوسی کے ہیں ۔ اس آیت میں اس کی دو قسمیں بیان ہوئی ہیں ایک جار ذی القربی اور دوسرے جار جنب۔ مفسرین کے نزدیک جار ذی القربی سے مراد وہ پڑوسی ہے جو گھر کے متصل رہتا ہے اور جار جنب سے وہ پڑوسی مراد ہے جو گھر سے کچھ فاصلہ پر رہتا ہے۔ خود رسول کریم ﷺ نے اس کو واضح فرما دیا کہ ''بعض پڑوسی وہ ہیں جن کا صرف ایک حق ہے' بعض وہ ہیں جن کے دو حق ہیں اور بعض وہ ہیں جن کے تین ہیں' ایک حق والا پڑوسی وہ غیر مسلم ہے جس سے کوئی رشتہ داری بھی نہیں' دو حق والا پڑوسی وہ ہے جو پڑوسی ہونے کے ساتھ مسلمان بھی ہے' تین حق والا پڑوسی وہ ہے جو پڑوسی بھی ہے' مسلمان بھی اور رشتہ دار بھی''۔ (ابن کثیر)

اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهٗ ' وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يَسْلَمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَاْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ـ قَالُوْا وَمَا بَوَائِقُهٗ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ؟ قَالَ : غَشْمُهٗ وَظُلْمُهٗ ـ وَلَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا مِنْ حَرَامٍ فَيُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتَصَدَّقُ بِهٖ فَيُقْبَلَ مِنْهُ وَلَا يَتْرُكُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ ' اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ ' اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ))(۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے اخلاق بھی تقسیم کیے ہیں جس طرح تمہارے مابین تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں۔ اور اللہ عزوجل دنیا تو اُسے بھی دیتا ہے جس کو پسند کرتا ہے اور اُسے بھی عطا کرتا ہے جسے ناپسند کرتا ہے ـــــ لیکن اللہ تعالیٰ دین کسی کو نہیں دیتا مگر اُسی کو جسے وہ پسند کرتا ہے۔ پس جس کو اللہ نے دین عطا کیا ہے اس کو اس نے پسند کیا ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' کوئی بندہ اُس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک اُس کا دل اور زبان مسلمان نہیں ہو جاتے' اور وہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے امن میں نہیں ہوتا۔ صحابہؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! اس کی ایذا رسانیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اس پر ظلم کرنا اور اس کی حق تلفی کرنا۔ اور کوئی بندہ حرام میں سے کوئی مال کماتا اور پھر اس میں سے خرچ کرتا ہے تو اس میں برکت نہیں دی جاتی ہے' اور اگر وہ اس میں سے صدقہ کرتا ہے تو اسے قبول نہیں کیا جاتا' اور اگر وہ اسے اپنے پیٹھ پیچھے چھوڑ جاتا ہے تو وہ اس کے لیے جہنم کا زادِراہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو اچھائی سے مٹاتا ہے۔ یقیناً خبیث شے خبیث شے کو زائل نہیں کرتی۔''

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((لَا يَسْتَقِيْمُ اِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهٗ وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهٗ وَلَا يَدْخُلُ رَجُلٌ الْجَنَّةَ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ))(۲)

حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی بندے کا ایمان درست نہیں ہوتا یہاں تک کہ اُس کا دل درست ہو جائے۔ اور اس کا دل درست نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی زبان درست ہو جائے۔ اور وہ آدمی جنت

میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے امن میں نہیں۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ)) (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کی ایذا رسانیوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہیں۔''

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ)) قَالُوْا ۔ وَمَا ذَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ:((الْجَارُ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ)) قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بَوَائِقُهٗ؟ قَالَ:((شَرُّهٗ))(٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم وہ مومن نہیں' اللہ کی قسم وہ مومن نہیں' اللہ کی قسم وہ مؤمن نہیں''۔ لوگوں نے پوچھا: کون ہے وہ اے اللہ کے رسولؐ؟ آپؐ نے فرمایا: ''وہ پڑوسی جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے امن میں نہیں ہے''۔ لوگوں نے پوچھا: اس کی ایذا رسانیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ''اس کی شرارتیں۔''

عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((الْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ ' وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ ' وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ)) (۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مؤمن وہ ہے جس سے لوگ امن میں رہیں اور مسلم وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں' اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو چھوڑ دے۔ اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے' وہ بندہ جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے امن میں نہیں۔''

حواشی

۱) مسند احمد' کتاب مسند المکثرین من الصحابة' باب مسند عبداللّٰه بن مسعود۔
۲) مسند احمد' کتاب باقی مسند المکثرین' باب باقی مسند المسند السابق۔
۳) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان تحریم ایذاء الجار۔
٤) مسند احمد' کتاب باقی مسند المکثرین' باب مسند ابی هریرة۔
۵) مسند احمد' کتاب باقی مسند المکثرین' باب مسند انس بن مالك۔

''تحفظِ حقوقِ نسواں بل''

یا

''تحفظِ فحاشیٔ نسواں بل''

جواد حیدر ☆

پاکستان کے آئین کی بے حد اہم شق یہ ہے کہ کوئی ایسا قانون رائج نہیں کیا جائے گا جو قرآن و سنت کے خلاف ہو۔ اور شیڈول ۳ کے مطابق بڑے بڑے عہدوں پر فائز حضرات اس بات کا حلف اٹھاتے ہیں کہ اسلامی نظریہ کے تحفظ کی لازماً کوشش کریں گے جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ جانا جائے کہ کسی مسئلہ میں قرآن وسنت کیا کہتے ہیں اور وہ اسلامی نظریہ کیا ہے جس کے تحفظ کے لیے حلف لیا جاتا ہے۔ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اسلامی نظریہ صرف اور صرف قرآن و سنت کے گرد گھومتا ہے۔ قرآن و سنت کی محافظت اسلامی نظریہ کی محافظت ہے اور اس میں مذکور مسائل کی حفاظت اور ان کی ترویج اسلامی نظریہ کی حفاظت و ترویج ہے۔ اب آیئے دیکھتے ہیں کہ تحفظِ حقوقِ خواتین کے سلسلے میں حدود آرڈیننس میں کی گئی ترامیم کے بارے میں قرآن و سنت ہمیں کیا راہنمائی دیتے ہیں۔ پہلے ہم اسلامی تصور پر بات کریں گے' پھر جائزہ لیں گے کہ آیا ہمارا قانون اس کے مطابق ہے بھی یا نہیں۔

قرآن کہتا ہے:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠﴾ (النور:۲)

''زنا کرنے والا مرد ہو یا عورت' ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔''

☆ ریسرچ ایسوسی ایٹ' قرآن اکیڈمی لاہور

یہ آیت اہل سنت والجماعت کے نزدیک بالاتفاق غیر شادی شدہ عورت اور مرد کے بارے میں ہے۔ اسی پر قرینہ اس سے اگلی آیت (یعنی سورۃ النور کی آیت ۳) اور سورۃ النساء کی آیت ۲۵ سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ اسی پر بے شمار احادیث نبویہؐ اور اقوالِ صحابہؓ دلالت کرتے ہیں۔ نیز یہی موقف سنت تواتری سے بھی ثابت ہے کہ یہ آیت غیر شادی شدہ کے بارے میں ہے۔

شادی شدہ مرد ہو یا عورت اس کی سزا دین اسلام میں رجم کی ہے۔ آج تک اس پر اجماع رہا۔ بے شمار احادیث (قولی و فعلی) اس پر دلالت کرتی ہیں اور آج کے دَور میں پیدا ہونے والے منکرین رجم دراصل منکرین سنت ہیں، جنہیں اسلام کے بنیادی مآخذ کی حیثیت اور مقام نہ سمجھنے کے باعث یہ مغالطہ لگا۔

شرع میں زانی کے لیے ہر حالت میں سزا رکھی گئی ہے۔ مزید یہ کہ اگر وہ زنا کے ساتھ حرابہ کا مرتکب ہوتا ہے تو زنا کی حد کے ساتھ چار سزاؤں میں سے کوئی ایک اسے دی جا سکتی ہے:

(ا) قتل کر دیا جائے۔

(ب) سولی چڑھا دیا جائے۔

(ج) الٹ سمت میں ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں۔

(د) جلا وطن کر دیا جائے۔ (المائدۃ:۳۳)

☆ دین اسلام میں زانی کو ہر صورت سزا دی جائے گی اور اس کی یہ سزا اس کے عملِ زنا کی ہوگی چاہے وہ عورت کی رضامندی سے ہو یا رضامندی کے بغیر۔

☆ اسلام میں زنا کی متذکرہ بالا سزا چار گواہوں کی شہادت کے بعد دی جاتی ہے اور ان میں مدعی بھی شامل ہوتا ہے۔ نیز یہ گواہ مسلمان بالغ ہونے ضروری ہوتے ہیں۔

☆ اسلام میں امورِ فحاشی پر تعزیری سزا دی جا سکتی ہے۔

☆ چار گواہ پورے ہو جائیں تو ہر صورت زانی ۱۰۰ تازیانوں یا رجم کا سزاوار ٹھہرتا ہے اور اس کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا۔

☆ دین اسلام میں ہر بالغ زانی پر حد ہے، عمر کا تعین نہیں۔

آج اگر یہی نظام رائج ہو جائے تو انسانیت کو ان معاملات میں اپنے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں سرگرداں ہونے کی ضرورت نہ رہے گی۔

اب ہم جائزہ پیش کرتے ہیں اس ترمیمی بل کا جو خواتین کا تحفظ (فوجداری قانون

ترمیمی) کے نام سے سامنے آیا ہے۔

(۱) اِس پاس ہونے والے بل کا نام ''خواتین کا تحفظ'' (فوجداری قانون ترمیمی) ایکٹ ۲۰۰۶ء رکھا گیا ہے' لیکن اس کے اندر عورت کی حفاظت کی بجائے عورت کو فحاشی و عریانی کے جلتے ہوئے الاؤ میں پھینکنے کی سازش نظر آتی ہے۔ اس لیے ہماری یہ تجویز ہے کہ یا تو اس بل کے تحت قوانین بدل دیے جائیں جو واقعی تحفظ نسواں کے ضامن ثابت ہوں یا پھر اس کے نام کو بدل کر ''تحفظ فحاشیٔ نسواں بل'' رکھ دیا جائے۔

(۲) اس قانون کی ابتدا میں اس کا مقصد یہ پیش کیا گیا ہے کہ شرفِ انسانی اور گھر کی خلوت کو قابل حرمت بنانے کے لیے یہ قانون لایا جا رہا ہے۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ کی حدود پامال ہو رہی ہوں تو کیا آپ حدود اللہ کی پامالی پر ایک مجرم اور بے شرف انسان کو فوقیت دیں گے؟ کیا آپ کے نزدیک اللہ کی حدوں کو توڑنا چھوٹی بات اور گھر کی خلوت بڑی بات ہے؟ کیا آپ آئین و قانون کی حدوں کو توڑنے والوں کے خلاف کارروائی نہیں کرتے یا نہیں کرواتے؟ عملاً جو چیز ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ مجاہدین کو پکڑنا ہو تو پولیس دروازے توڑ کر' دیواریں پھلانگ کر چلی آتی ہے۔ مدرسوں پر بمباری کروانے اور معصوم و بے گناہ بچوں کی لاشوں کو لہو سے رنگنے میں تو کوئی کسر نہیں چھوڑی جاتی' لیکن حدود اللہ پامال ہو رہی ہوں تو شرفِ انسانی اور گھر کی خلوت یاد آجاتی ہے۔ اگر ملکی سلامتی کے خلاف سازش ہو رہی ہو یا کسی کو قتل کیا جا رہا ہو تو کیا پھر بھی گھر کی خلوت کی آئینی حیثیت یہی ہو گی جو حدود قوانین پاس کرتے ہوئے پیشِ نظر ہے؟

(۳) مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۷۴ کے بعد دفعہ ۳۷۵ بڑھا دی گئی ہے جس میں زنا بالجبر کی تعریف میں آنے والے لوگوں کا تذکرہ ہے۔ اسی دفعہ یعنی ۳۷۵ کی ذیلی شق پنجم میں مجرم کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اس کی رضامندی سے یا اس کے بغیر جبکہ وہ سولہ سال سے کم عمر کی ہو''۔ دین اسلام میں بالغ کی سزا وہی ہے جو پہلے بیان ہو چکی۔ اس لیے اسے کسی عمر کے ساتھ خاص کرنا خلافِ شرع ہے۔ جبکہ ہمارے قانون میں ۱۶ برس سے کم عمر لڑکی کی کہیں سزا بیان نہیں ہوئی اور اس کے زنا پر اسے قطعاً سرزنش بھی نہیں کی گئی۔ نیز اس کا یہ گناہ زنا بالجبر قرار دیتے ہوئے صرف مرد کے لیے باعث سزا رکھا گیا ہے۔ گویا سولہ برس سے کم عمر کی لڑکی جو مرضی کرتی رہے اس کو ہمارا قانون بھرپور آزادی دیتا ہے۔

اس بل کا مطالعہ کرنے کے بعد نظر آتا ہے کہ اس کے ذریعے پاکستانی معاشرے کو مخلوط

مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جی ہاں وہ مغربی تہذیب جہاں آغازِ بلوغت میں ہی لڑکیاں مائیں اور لڑکے باپ بن جاتے ہیں۔ گویا پاکستان کے پاک معاشرے کو اس ناپاک تہذیب سے بدلنے کے لیے یہ سارے پاپڑ بیلنے پڑ رہے ہیں۔

(۴) مجموعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۳۷۶ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے جس کے مطابق زنا بالجبر کی سزا سزائے موت ہوگی یا ایک قسم کی سزائے قید جو کم سے کم دس سال اور زیادہ سے زیادہ پچیس سال تک ہوسکتی ہے' اس کے ساتھ جرمانے کی سزا بھی دی جاسکتی ہے۔ مرتکبین زنا بالجبر دو یا زیادہ ہوں تو ہر ایک کی سزا' سزائے موت یا عمر قید ہوسکتی ہے۔

زنا بالجبر کا معنی یہ ہے کہ کسی عورت سے اس کی مرضی کے برعکس زنا کیا جائے' زبردستی ہو' عورت اس سے چھٹکارا نہ پاسکتی ہو' مجبور ہو جائے۔ ایسی صورت میں دو امور شریعت اسلامیہ کے قانون کے خلاف ہوئے ہیں:

ا) عمل زنا ہوا' یعنی حدود اللہ کی پامالی

ب) عورت کی حق تلفی ہوئی' یعنی حقوقِ انسانی کی پامالی

پہلی صورت میں اگر مرد شادی شدہ ہے تو رجم کر دیا جائے گا' جیسا کہ ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو مرد کو رجم کر دیا گیا' اور اگر غیر شادی شدہ ہے تو اسے ۱۰۰ کوڑے لگائے جائیں گے' جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ (النور:۲)

دوسری شکل میں جو عورت کا حق پامال ہوا ہے اس کی تعزیری سزا کچھ بھی ہوسکتی ہے جس میں مرد کے فعل کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے سزا دی جاسکتی ہے۔ اس قسم کے کیس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ عورت کی ثلث دیت ادا کرنے کا حکم دیا۔ حضرات علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے مہر مثل ادا کرنے کا حکم جاری کیا۔ امام زہری' قتادہؒ' مالکؒ اور شافعیؒ نے بھی زانی پر مہر کی ادائیگی کا حکم لگایا۔

زنا بالجبر کی سزا علی الاطلاق سزائے موت خلافِ شرع ہے۔ البتہ منکرین سنت جو حد رجم کو نہیں مانتے وہ زنا بالجبر کو حرابہ کہہ کر حرابی کی سزا تجویز کرتے ہیں' جو شریعت اسلامیہ سے انحراف ہے۔ زنا بالجبر کا مرتکب شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اسے حرابہ کی سزا نہیں دی جاسکتی۔

ترمیمی بل کی یہ دفعہ بھی دین اسلام سے مطابقت نہیں رکھتی۔ اور اس کا تعین کرتے

وقت شاید مآخذِ شریعتِ اسلامی کو دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی گئی۔

(۵) دفعات ۴۹۳ (الف)' ۴۹۶ (الف)' ۳۷۵ وغیرہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اخلاقی جرائم کے ذیل میں اصل لحاظ عورت کی رضامندی وعدم رضامندی کا رکھا گیا ہے۔ اور یہ اس وجہ سے ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اس بل کا نام ''خواتین کا تحفظ'' ہے' جس میں عورتوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی خواہشات جس طرح چاہیں پوری کریں قطع نظر اس کے کہ حدود اللہ کی کوئی حیثیت ہے یا نہیں!

(۶) اب ذرا ملاحظہ کیجیے مجموعہ تعزیرات پاکستان میں شامل کی گئی ایک اور دفعہ ۴۹۶ (ب) حرام کاری (زنا بالرضا)

i) کوئی عورت اور مرد جو آپس میں شادی شدہ نہ ہوں' اگر انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ رضامندی سے جماع کیا ہو تو کہا جائے گا کہ وہ زنا بالرضا کے مرتکب ہوئے ہیں۔

ii) جو کوئی بھی زنا بالرضا کا ارتکاب کرے گا تو اسے پانچ سال کی مدت کے لیے قید کی سزا دی جائے گی اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ ہزار روپے کے جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اس کے ساتھ آئین پاکستان کا درج ذیل آرٹیکل بھی پڑھیے' کیونکہ ہم ''پاکستانی پہلے اور مسلمان بعد میں'' ہیں۔

آرٹیکل ۲۲۷۔ ''تمام موجودہ قوانین کو قرآن وسنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا جائے گا اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو''۔

نیز ۱۹۷۳ء کے آئین کا شیڈول ۳ ملاحظہ فرمائیے جس میں صدر' وزیراعظم' وفاقی وزراء' وزرائے مملکت' سپیکر قومی اسمبلی' چیئرمین سینٹ' ڈپٹی سپیکر اور ڈپٹی چیئرمین سینٹ' قومی اسمبلی اور سینٹ کے ارکان' صوبائی گورنروں' وزرائے اعلیٰ' صوبائی اسمبلیوں کے سپیکرز اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کا حلف میں درج ذیل الفاظ ادا کرنا شامل ہے:

"That I will strive to preserve the Islamic Ideology which is the basic for the creation of Pakistan."

''کہ میں حلف اٹھاتا ہوں کہ میں اسلامی نظریہ کے تحفظ کی بھرپور جدوجہد کروں گا جو کہ قیامِ پاکستان کی بنیاد ہے''۔

اب ۴۹۶ (ب) کی تفصیل جاننے سے پہلے درج ذیل آیات واحادیث کا مطالعہ بھی کیجیے:

﴿وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ﴾ (الطلاق:۱)

''اور جس نے اللہ کی حدود کو پامال کیا تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا''۔

اور یہ کہ:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾...... الظّٰلِمُوْنَ...... الْفٰسِقُوْنَ﴾ (المائدۃ)

''اور جو اللہ کے اتارے ہوئے احکام (قرآن وسنت) کے مطابق فیصلے نہیں کرتے تو وہ کافر ہیں...... وہ ظالم ہیں...... وہ فاسق ہیں''۔

نیز:

﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ (النور:۲)

''زانی مرد اور عورت ہر دو کو سوتازیانے لگاؤ''۔

یہ آیت بالاتفاق غیر شادی شدہ کے لیے ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملاحظہ ہو: بخاری' کتاب الحدود' حدیث ۶۸۲۷' ۶۸۲۹۔ مسلم' کتاب الحدود' حدیث ۱۶۹۰' ۱۶۹۱۔

اس کے بعد یہ جاننا قطعاً مشکل نہیں کہ دفعہ نمبر ۴۹۶۔ب (ii) میں زنا کاری کی جو سزا بیان ہوئی اس کے مرتکبین منکرین سنت ہی نہیں' منکرین قرآن بھی ہیں۔ یہ شق واضح طور پر قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآن تو غیر شادی شدہ زانی کو کوڑوں کی سزا دیتا ہے۔ جبکہ اس شق میں اس کا ذکر ہی نہیں۔ نیز یہ کہ زانی اگر شادی شدہ ہو تو اسے اُس دین میں جو جناب محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر آئے تھے' رجم کی سزا دی جاتی ہے۔ (مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے' البتہ منکرین سنت حد رجم کا انکار کرتے ہیں) اس شق کے غیر اسلامی ثابت ہو جانے کے بعد اس بل کے ''عین اسلامی'' ہونے کے مدعیان کی اصل پوزیشن واضح ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس بل کے غیر اسلامی نہ ہونے کے دعوے داروں کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔

(۷) مجموعہ تعزیرات پاکستان میں اضافہ کی گئی ایک اور دفعہ ۴۹۶ (ج) ہے' جس میں زنا کے جھوٹے الزام کی سزا پانچ سال تک قید' اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ ہزار روپے جرمانہ مقرر کی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:

''جو کوئی بھی شخص کسی شخص کے خلاف زنا کا جھوٹا الزام لگائے یا لائے یا گواہی دیتا ہو' وہ زیادہ سے زیادہ پانچ سال تک قید اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ ہزار روپے جرمانے کا مستوجب ہوگا''۔

زنا کے جھوٹے الزام کی سزا جو قرآن نے متعین کی ہے وہ یہ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً﴾ (النور:٤)

''اور وہ لوگ جو پاک دامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر اس پر چار گواہ نہیں لاتے تو تم ان کو اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ۔''

اس کے ساتھ وہ تمام احادیث اور اقوال و افعالِ صحابہؓ بھی پیش نظر رہنے چاہئیں جو قذف کے بارے میں ۸۰ کوڑے کی سزا پر واضح دلیل ہیں۔ دلچسپی رکھنے والے قارئین مندرجہ ذیل حوالوں کی طرف رجوع کریں: ابوداؤد' حدیث نمبر ۴۴۷۴' ۴۴۷۵۔ ابن ماجہ' حدیث نمبر ۲۵۶۷۔ وموطا امام مالک' حدیث نمبر ۱۵۱۳' ۱۵۱۴' ۱۵۱۵۔

گویا دفعہ مذکورہ کی یہ سزا بھی اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اس لیے یہ بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قانون بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ نیز یہ دین اسلام کے خلاف سازش کے ثبوت کے لیے بہترین دلیل ہے۔

(۸) مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۰۳ کے بعد ۲۰۳ (اے) کا اضافہ کیا گیا ہے جس میں زنا کی صورت میں نالش (complaint) دائر کرنے کے بارے میں طریقۂ کار فراہم کیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے تفصیلی مطالعے سے درج ذیل باتیں سامنے آتی ہیں:

i) جس عدالت کو سماعت کا اختیار ہے صرف اسی میں cmplaint درج کروائی جا سکے گی۔

ii) گویا پولیس کی ذمہ داری نہیں رہی کہ وہ زنا کے مرتکب ایسے مجرموں کو تلاش کرے اور عدالت میں پیش کرے۔

iii) اگر کہیں زنا ہو رہا ہے تو مجرموں کو فوراً پکڑوانے کی بجائے عدالت کا رخ کیا جانا چاہیے' قطع نظر اس کے کہ مجاز عدالت کھلی ہو یا بند' اس کی چھٹی کا دن ہے یا غیر چھٹی کا۔

iv) نالش (complaint) درج کرنے کے لیے ضروری ہے کہ فوراً موقع پر چار گواہ پیش کیے جائیں۔

v) یہ چار گواہ مستغیث کے علاوہ ہوں گے۔ یہ شق بھی صراحۃً خلافِ اسلام ہے۔

vi) مستغیث کو تحریری مواد فراہم کرنا ہوگا جس پر مستغیث' گواہوں اور عدالت کے افسر صدارت کنندہ کے دستخط کروانے ہوں گے' پھر ہی اس کیس کی جانچ پڑتال شروع ہوگی۔

vii) ''اگر افسر عدالت سمجھے'' کہ اس کیس کی بنیاد موجود ہے تو پھر ہی وہ اگلا قدم اٹھائے گا۔

viii) افسر عدالت کا اگلا قدم پولیس کو آگاہ کر کے مجرم پکڑوانا نہیں بلکہ مجرم کو سمن جاری کرنا ہے' جس کی حیثیت پاکستان میں یہ سمجھی جاتی ہے کہ اگر کوئی سمن لے کر آئے تو چند روپے دے کر اسے واپس کر دیا جائے۔

ix) سمن آنے پر مجرم عدالت میں حاضر ہو بھی جائے اور پھر ساری کارروائی کرنے کے بعد جج یہ سمجھے کہ واقعی جرم ہوا ہے اور مجرم قابل سزا ہے تو پھر اسے سزا سنائے گا۔

سزا چونکہ جج کی صوابدید پر ہے اس لیے چار گواہوں کے باوجود مجرم کو سزا نہ بھی دے تو کوئی حرج نہیں۔

یہ بھی صراحتاً اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے' کیونکہ چار گواہوں کی گواہی کے بعد حاکم وقت بھی سزا معاف نہیں کر سکتا۔

ذی شعور قارئین!

دفعہ ۲۰۳ (اے) کا مطالعہ کیجیے اور پھر اس بات کو محسوس کیجیے کہ زانی کی خلافِ اسلام جو سزا رکھی گئی ہے' کیا ان لمبے چوڑے مرحلوں کے ہوتے ہوئے کسی کو 'یہ سزا' دی بھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

اب ذرا تصور کیجیے کسی غیرت مند بھائی یا کسی غیور باپ کا' جو غیرت وحمیت سے عاری اپنی کسی عزیزہ کو زنا کرتے ہوئے دیکھ لیں تو کیا وہ اس پر پہلے:

i) چار گواہ اکٹھے کریں۔ ii) تحریر لکھنے بیٹھ جائیں۔
iii) عدالت کے کھلنے کا انتظار کریں۔ iv) جج چاہے تو کارروائی شروع کرے۔
v) جج کے سمن بھیجنے کا انتظار کریں۔ vi) سمن پر مجرم آنے کا انتظار کریں۔
vii) جج کا منہ تکیں کہ وہ سزا دے گا یا نہیں دے گا؟

یا پھر اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود کر لحافِ تراب اوڑھ لیں؟ یا مغرب زدہ بے غیرتوں کی طرح اسے 'معمولی' حرکت سمجھتے ہوئے چپ سادھ لیں؟

(۹) اور پھر اسی پر بس نہیں' اگر عدالت میں جا کر زانیہ عورت نے صرف ایک دفعہ زبان سے اس بات کا اقرار کر لیا کہ وہ تو اس زانی شخص کی منکوحہ ہے تو پاکستان کا کوئی قانون اس عمل پر متحرک نہیں ہو گا کہ یہ جھوٹ بول رہی ہے یا سچ۔ کوئی نکاح نامہ نہیں طلب کیا جائے گا۔ کوئی مزید کارروائی نہیں کی جائے گی' کیونکہ (آرڈیننس نمبر ۷ مجریہ ۱۹۷۹ء) دفعہ ۴ میں لفظ valid marriage (جائز نکاح) کی بجائے صرف marriage کر د

گیا ہے اور valid (جائز) کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ گویا اب ثبوت کے لیے نکاح ناموں کی ضرورت نہیں' زبان سے اقرار ہی کافی ہے۔ یہ حذف بھی سوچی سمجھی پلاننگ کا حصہ ہے تاکہ زنا کی سزا عملاً ختم ہو کر رہ جائے۔ اس لیے اب غیرت کا لبادہ بھی اُتار کر اور لپیٹ کر اسی جگہ رکھ دینا ہو گا جہاں ہم نے قرآن وسنت کو رکھا ہوا ہے' تاکہ یہی سمجھا جائے کہ ایک متبرک شے موجود ہے لیکن قریب پھٹکنے کی ضرورت نہیں۔

مذکورہ بالا دونوں نکات کا فیصلہ ہم عقل سلیم پر چھوڑتے ہیں کہ آیا یہ بل واقعی زنا کے عمل کو روکنے کے لیے پاس کیا گیا ہے یا اس عمل کو ترویج دینے کے لیے؟

(۱۰) مندرجہ بالا نکات کے نتیجے میں چار گواہ پورے ہونے کے بعد بھی اگر جج صاحب نے مجرم یا مجرمہ کو آزاد کر دیا ہے تو کیا خبر لانے والے پر سزائے قذف جاری ہو گی یا نہیں' قانون خاموش ہے۔

قرآن وسنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی زنا کا کوئی کیس سامنے آیا تو حدزنا یا حدقذف میں سے ایک حد لازم ہو جاتی ہے۔ اگر چار گواہ پورے ہو جائیں تو حدزنا یقینی ہو جاتی ہے جسے کوئی بھی معاف کرنے کا مجاز نہیں' یا پھر چار گواہیاں پوری نہ ہونے کی صورت میں خبر لانے والے پر حدقذف لگائی جاتی ہے۔

(۱۱) حالیہ ''تحفظ نسواں بل'' لاکر حدود آرڈیننس کی دفعہ ۲ شق ۵ کو بھی موقوف کر دیا گیا ہے جس کے تحت عدالتی کارروائی کے نتیجے میں حد کا فیصلہ ہو جائے تو کسی کو سزا معاف کرنے یا کم کرنے کا وہ اختیار نہ تھا جو ضابطہ فوجداری باب ۱۹ میں صوبائی حکومت کو حاصل ہے۔ گویا اب عدالت اگر کسی کو حد کی سزا سنا بھی دیتی ہے تو حکومت کو یہ سزا معاف کرنے یا کم کرنے کا بھرپور اختیار حاصل ہو گا۔

یہ ترمیم واضح طور پر قرآن وسنت کے خلاف ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا﴾ (النّساء:١٤)

''اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور اس کی حدود سے تجاوز کیا اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔''

اور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

((لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا))

(صحیح البخاری' کتاب الحدود)

''اگر محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دوں''۔

ان صریح تعلیمات کی رو سے حکومت کو معافی کا اختیار دینا سراسر خلاف اسلام ہے۔

(۱۲) اسی طرح بل کے آنے سے قبل عدالت کو اختیار حاصل تھا کہ اگر حدود آرڈیننس کے علاوہ کسی اور قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہو تو وہ اس قانون کے تحت بھی سزا دے سکتی تھی' لیکن اب عدالت سے یہ اختیار چھین لیا گیا ہے۔ اب حد کے علاوہ دیگر جرائم کسی اور عدالت میں نئے سرے سے داخل کروانے ہوں گے۔ قانونی پیچیدگی پیدا کرنے میں اس نکتے کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔

(۱۳) زیر نظر بل میں قذف آرڈیننس کی دفعہ ۱۴ کی شق بھی حذف کر دی گئی ہے جس کے تحت لِعان کا طریقہ درج تھا۔ اس میں یہ تھا کہ اگر شوہر لعان کی کارروائی سے انکار کرے تو اسے حراست میں رکھا جائے حتیٰ کہ وہ اس پر تیار ہو جائے۔ نیز یہ کہ دورانِ کارروائی عورت زنا کا اعتراف کر لے تو اس پر حد جاری ہو گی' لیکن بل ہذا میں یہ دونوں باتیں حذف کر دی گئی ہیں۔ یہ ترمیم بھی خلافِ اسلام ہے۔

(۱۴) زنا بالرضا کے جرم کو نا قابلِ دست اندازیٔ پولیس جرم قرار دینے سے عوام میں زنا کی جرأت کا بیج بو دیا گیا ہے۔ پہلے تو پولیس کا کچھ خوف تھا' جس سے برائی قدرے کم ہو گئی تھی' لیکن اب چونکہ اسے non cognizable offence قرار دے دیا گیا ہے لہٰذا آزادانہ زنا کاری کی راہ ہموار ہو گئی ہے۔

(۱۵) مذکورہ بل میں بے حد اہم بات یہ بھی ہے کہ اس میں حد زنا آرڈیننس کی دفعہ ۷(۳) کو ختم کر دیا گیا ہے جس سے حدود آرڈیننس کی دیگر تمام قوانین پر بالاتری ختم ہو گئی ہے اور اب اگر حدود آرڈیننس کی کوئی دفعہ یا شق کسی دوسرے قانون سے ٹکرا جائے تو قرآن و سنت پر مبنی حدود آرڈیننس کو فوقیت نہ ہو گی۔ جبکہ قرآن کہتا ہے کہ:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (الحُجُرات:۱)

''اے مؤمنو! اللہ اور اس کے رسولؐ سے آگے مت بڑھو!'' (یعنی جب ان کا فیصلہ آ جائے تو بسر و چشم تسلیم کر لو۔)

اور آئین کی دفعہ ۲۲۷ (ا) میں بھی یہ بیان ہوا ہے کہ تمام موجودہ قوانین کو اسلام کے احکام' جیسا کہ وہ قرآن حکیم اور سنت میں بیان ہوئے ہیں' کے مطابق بنایا جائے گا۔ جبکہ مذکورہ ترمیم صراحتہً قرآن و سنت اور آئین کے خلاف ہے۔

''ایمان ویقین اور اَعمال کی محنت''
میں شریک حضرات کے لیے
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ
کی اَنمول وصیت

اقتباس از ''فضائل قرآن''

(۲۷) عَنْ عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((يَا اَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَافْشُوْهُ وَتَغَنُّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ' وَلَا تَعَجَّلُوْا ثَوَابَهٗ فَإِنَّ لَهٗ ثَوَابًا)) (رواه البيهقي في شعب الايمان)

''حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا: اے قرآن والو قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے' کلامِ پاک کی اشاعت کرو' اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں تدبر کرو تا کہ تم فلاح کو پہنچو اور اس کا بدلہ (دنیا میں) طلب نہ کرو کہ (آخرت میں) اس کے لیے بڑا اجر و بدلہ ہے''۔

حدیث بالا میں چند امور ارشاد فرمائے ہیں:

(۱) ''قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ''۔ قرآن شریف سے تکیہ نہ لگانے کے دو مفہوم ہیں۔ اوّل یہ کہ اس پر تکیہ نہ لگاؤ کہ یہ خلافِ ادب ہے۔ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ قرآن پاک پر تکیہ لگانا' اس کی طرف پاؤں پھیلانا' اس کی طرف پشت کرنا' اس کو روندنا وغیرہ حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ کنایہ ہے غفلت سے کہ کلام پاک برکت کے واسطے تکیہ ہی پر رکھا رہے جیسا کہ

بعض مزارات پر دیکھا گیا کہ قبر کے سرہانے برکت کے واسطے رحل پر رکھا رہتا ہے۔ یہ کلامِ پاک کی حق تلفی ہے۔ اس کا حق یہ ہے کہ اس کی تلاوت کی جائے۔

(۲) ''اور اس کی تلاوت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے''۔ یعنی کثرت سے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے۔ خود کلامِ پاک میں بھی اس کی طرف متوجہ فرمایا گیا۔ ارشاد ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾ ''جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کی تلاوت کا حق ہے''۔ یعنی جس عزت سے بادشاہ کا فرمان اور جس شوق سے محبوب کا کلام پڑھا جاتا ہے اسی طرح پڑھنا چاہیے۔

(۳) ''اور اس کی اشاعت کرو''۔ یعنی تقریر سے' تحریر سے' ترغیب سے' عملی شرکت سے' جس طرح ہو سکے اس کی اشاعت جتنی ہو سکے کرو۔ نبی کریم ﷺ کلامِ پاک کی اشاعت اور اس کے پھیلانے کا حکم فرماتے ہیں لیکن ہمارے روشن دماغ اس کے پڑھنے کو فضول بتلاتے ہیں اور ساتھ ہی حبِ رسولؐ اور حبِ اسلام کے لمبے چوڑے دعوے بھی ہاتھ سے نہیں جاتے۔

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی!
کیں رہ کہ تو می روی بترکستان است!

آقا کا حکم ہے کہ قرآن پاک کو پھیلاؤ' مگر ہمارا عمل ہے کہ جو کوشش اس کی رکاوٹ میں ہو سکے دریغ نہ کریں گے' جبریہ تعلیم کے قوانین بنوائیں گے' تاکہ بچے بجائے قرآن پاک کے پرائمری پڑھیں۔ ہمیں اس پر غصہ ہے کہ مکتب کے میاں جی بچوں کی عمر ضائع کر دیتے ہیں اس لیے ہم وہاں نہیں پڑھانا چاہتے۔ مسلّم وہ کوتاہی کرتے ہیں مگران کی کوتاہی سے آپ سبکدوش ہو جاتے ہیں یا آپ پر سے قرآن پاک کی اشاعت کا فریضہ ہٹ جاتا ہے؟ اس صورت میں تو یہ فریضہ آپ پر عائد ہوتا ہے۔ وہ اپنی کوتاہیوں کے جواب دہ ہیں مگران کی کوتاہی سے آپ بچوں کو جبراً قرآن پاک کے مکاتب سے ہٹا دیں اور ان کے والدین پر نوٹس جاری کرائیں کہ وہ قرآن پاک حفظ یا ناظرہ پڑھانے سے مجبور ہوں اور اس کا وبال آپ کی گردن پر رہے یہ حمی دق کا علاج سنکھیا سے نہیں تو اور کیا ہے؟ عدالتِ عالیہ میں اپنے اس جواب کو اس لیے جبراً تعلیم قرآن سے ہٹا دیا کہ مکتب کے میاں جی بہت بری طرح سے پڑھاتے تھے آپ خود ہی سوچ لیجیے کہ کتنا وزن رکھتا ہے۔ بنیے کی دوکان پر جانے کے واسطے یا انگریزوں کی چاکری کے واسطے ۴/۳ کی تعلیم اہمیت رکھتی ہو مگر اللہ کے یہاں تعلیم قرآن سب سے اہم ہے۔

(۴) ''خوش آوازی سے پڑھو'' جیسا کہ اس سے پہلی حدیث میں گزر چکا۔
(۵) ''اور اس کے معنی میں غور کرو''۔ تورات سے ''احیاء'' میں نقل کیا ہے:
''حق سبحانہ وتقدس ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے بندے! تجھے مجھ سے شرم نہیں آتی؟ تیرے پاس راستے میں کسی دوست کا خط آ جاتا ہے تو چلتے چلتے راستے میں ٹھہر جاتا ہے' الگ کو بیٹھ کر غور سے پڑھتا ہے' ایک ایک لفظ پر غور کرتا ہے۔ میری کتاب تجھ پر گزرتی ہے' میں نے اس میں سب کچھ واضح کر دیا ہے' بعض اہم امور پر بار بار تکرار کیا ہے تاکہ تو اس پر غور کرے اور تو بے پروائی سے اڑا دیتا ہے۔ کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی ذلیل ہوں؟ اے میرے بندے! تیرے بعض دوست تیرے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں' تو ہمہ تن اُدھر متوجہ ہو جاتا ہے' کان لگاتا ہے' غور کرتا ہے' کوئی بیچ میں تجھ سے بات کرنے لگتا ہے تو تُو اشارے سے اس کو روکتا ہے' منع کرتا ہے۔ میں تجھ سے اپنے کلام کے ذریعے سے باتیں کرتا ہوں اور تو ذرا بھی متوجہ نہیں ہوتا۔ کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی زیادہ ذلیل ہوں؟'' اھ۔
تدبر اور غور کے متعلق کچھ مقدمہ میں اور کچھ حدیث ۸ کے ذیل میں مذکور ہو چکا ہے۔
(۶) ''اور اس کا بدلہ دنیا میں نہ چاہو' یعنی تلاوت پر کوئی معاوضہ نہ لو کہ آخرت میں اس کا بہت بڑا معاوضہ ملنے والا ہے''۔ دنیا میں اگر اس کا معاوضہ لے لیا جاوے گا تو ایسا ہے جیسا کہ روپیوں کے بدلے کوئی شخص کوڑیوں پر راضی ہو جاوے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جب میری اُمت دینار و درہم کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی' اسلام کی ہیبت اس سے جاتی رہے گی اور جب امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دے گی تو برکت وحی سے یعنی فہم قرآن سے محروم ہو جائے گی۔ کَذَا فِی الْاَحْیَاءِ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ

☆☆☆

تبلیغی بھائیوں سے گزارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے جذبے کے ساتھ مندرجہ بالا حدیثِ نبویؐ پر غور فرمائیں اور اس کی تشریح میں شیخ الحدیث

مولانا محمد زکریاؒ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا بھی غور وفکر سے مطالعہ فرمائیں اور اس پر عمل کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔ چنانچہ تجوید اور خوش الحانی کے ساتھ قرآن حکیم کی تلاوت کریں' پھر اس کو سمجھنے کے لیے ترجمہ پڑھیں' قرآن کی عربی سیکھنے کے لیے وقت فارغ کریں اور پھر اس کو زیادہ سے زیادہ حفظ کریں۔ اس کے بعد اگر وہ ''ایمان و یقین اور اعمال کی محنت'' کے لیے جماعتوں کے ساتھ نکلیں گے اور تہجد میں طویل قیام کے ساتھ سمجھ کر قرآن حکیم کی تلاوت کریں گے تو قرآن حکیم اُن کے دل کی بہار' سینے کا نور' دل کا سرور اور رنج وغم کا ازالہ بنے گا اور قرآن حکیم ان کی دعوت و تبلیغ کا مرکز ومحور قرار پائے گا۔ اس طرح وہ اُمت کو اللہ تعالیٰ کی رسّی (قرآن مجید) کے ساتھ مضبوطی سے جوڑنے کا فریضہ انجام دے سکیں گے اور اُمت قرآن سے اپنا تعلق استوار کر کے دنیا میں عزت و سربلندی حاصل کر سکے گی' از روئے ارشادِ نبویؐ:

((اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)) (مسلم)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اسی کتاب (کو مضبوطی سے تھامنے) کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اسی (کو چھوڑنے) کے باعث دوسری قوموں کو پستی میں دھکیل دے گا''۔

(مُرسَلہ: محمد بن عبدالرشید رحمانی)

بقیہ: ''تحفظ حقوقِ نسواں بل'' یا.....؟

(۱۶) دین اسلام میں مدعی کو گواہوں میں شامل کیا جاتا ہے لیکن مذکورہ ترمیمی بل میں مدعی کے علاوہ چار گواہ لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مدعی اگرچہ عینی گواہ ہی کیوں نہ ہو اسے اپنے علاوہ چار گواہ لانے ہوں گے۔ یہ شق بھی سراسر خلافِ اسلام ہے۔

(۱۷) زنا آرڈیننس کی کل ۲۲ دفعات ہیں۔ تحفظ خواتین میں ۳۰ تبدیلیاں کی گئی ہیں جن میں ۱۲ دفعات منسوخ کر دی گئی ہیں اور چھ دفعات ۲' ۴' ۶' ۸' ۹ اور ۲۰ میں ترمیم کی گئی ہے۔ گویا زنا آرڈیننس کی صرف ۴ دفعات باقی بچ گئی ہیں۔ گویا یہ بل جسے ''ترمیمی بل'' کہا گیا ہے' اصلاً ''تنسیخی بل'' ہے' اور یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جاسکتی ہے کہ یہ ترمیمی بل فحاشی' عریانی اور آزاد شہوت رانی کی طرف پیش قدمی کا بل ہے۔

❁ ❁ ❁

تعارف و تبصرہ کتب

تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

(۱)

نام کتاب : درس علم وعرفان

مصنف : مولانا عبدالقیوم حقانی

ضخامت : 75 صفحات ۔ قیمت: 66 روپے

ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ' خالق آباد' نوشہرہ' سرحد پاکستان

مولانا عبدالقیوم حقانی معروف عالم دین ہیں جو دین اسلام کی خدمت کے جذبے سے معمور ہیں۔ القاسم اکیڈمی کے صدر اور جامعہ ابوہریرہ کے منتظم ہیں۔ کئی قابل ذکر اور لائقِ مطالعہ کتب کے مصنف ہیں۔

''درس علم وعرفان'' ایک مختصر سی کتاب ہے مگر کئی ضخیم کتابوں کا حاصل مطالعہ اور خلاصہ ہے۔ عام سی باتیں بڑے دلنشیں پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ ایمان و یقین کی دعوت دینے والی اس کتاب میں نماز کو عبدیت کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔ توافق بالقضاء کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ دکھ اور مصیبت کے وقت مخلوق سے شکوہ کرنا تو ایسا ہی ہے کہ ایک رحیم و کریم ذات کا ایک غیر رحیم و کریم ہستی سے شکوہ کیا جا رہا ہے۔ گویا مؤمن پر ہر حال میں اللہ کا شکر واجب ہے۔ اسی طرح انہوں نے صبر اور توکل پر انتہائی مختصر الفاظ میں جامع اور پرتاثیر باتیں کہہ دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب خالق وہی ہے تو مخلوق کی روزی بھی اُسی کے ذمہ ہوئی' کیونکہ جب کوئی کسی کو گھر پر دعوت دیتا ہے تو اس کے لیے غذا کا انتظام بھی کرتا ہے۔ قبولیت دعا کے بارے میں اس حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں کہ دعا کرتے وقت دعا کرنے والا خود یہ نہیں جانتا کہ جو چیز وہ مانگ رہا ہے وہ اُس کے حق میں مفید ہے یا مضر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو اپنی حکمتِ کاملہ کے تحت قبول کرتا ہے۔ جو دعائیں بظاہر قبول نہیں ہوتیں جب اُن کا اجر بندہ روزِ حساب اپنے نامۂ اعمال میں دیکھے گا تو تعجب کرے گا کہ اتنا بڑا ثواب میرے حساب میں کہاں سے آ گیا! یوں کوئی دعا بے نتیجہ اور رائیگاں نہیں جاتی۔

فاضل مصنف نے اس مختصر کتاب میں علم و حکمت کے یواقیت و جواہر اکٹھے کر دیے ہیں۔ کتاب لائقِ مطالعہ اور مفید ہے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ پروف ریڈنگ جلدی میں ہوئی ہے جس سے کتاب میں جا بجا اغلاط رہ گئی ہیں۔

(۲)

نام کتاب : حیاتِ نسیم

مصنف : حکیم راحت نسیم سوہدروی

ضخامت : 368 صفحات ۔ قیمت:250 روپے

ملنے کا پتہ : مکتبہ اخوت نزد مچھلی منڈی بخشی سٹریٹ اردو بازار لاہور

بڑے لوگ قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ جب تک زندہ رہتے ہیں ملک وملت کے لیے کام کرتے ہیں' فوت ہوجاتے ہیں تو زندوں کے لیے عزم وہمت کی مثال چھوڑ جاتے ہیں۔ حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی ایسے ہی لوگوں میں سے ایک تھے۔

حکیم صاحب نہ صرف ماہر طبیب تھے بلکہ اُنہیں وطن عزیز کے ساتھ والہانہ محبت اور رفاہِ عامہ کے کاموں میں انتہائی دلچسپی تھی۔ انہوں نے طبیہ کالج علی گڑھ سے طب کا پانچ سالہ کورس اعزازی حیثیت سے مکمل کیا۔ اسلام کے ساتھ اُن کی وابستگی بے انتہا تھی۔ وہ بابائے صحافت مولانا ظفر علی خان کے انتہائی عقیدت مند تھے۔ تحریک آزادی میں مولانا ظفر علی خان نہایت جرأت اور بے باکی کے ساتھ شامل رہے۔ اس جدوجہد میں حکیم صاحب قدم بقدم مولانا ظفر علی خان کے ساتھ رہے۔

حکیم صاحب کی زندگی نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ وہ پکے سچے توحید پرست مسلمان تھے۔ دردِ دل رکھنے والے طبیب اور محبِ وطن سیاستدان تھے۔ وہ جعلی نبوت کے خلاف بھی سرگرم عمل رہے۔ اُن کا قلم رواں اور زبان گویا تھی۔ تحریر اور تقریر پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ ملک کے اہم اخبارات اور جرائد میں مضامین لکھتے تھے۔ اُن کی تصنیفات میں سرفہرست ''مولانا ظفر علی خان اور اُن کا عہد'' ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ''طبِّ جدید وقدیم کا موازنہ'' اور ''علی گڑھ کے تین نامور فرزند'' اور ''طبی فارما کوپیا'' لکھیں۔ طبّ وصحت پر منعقد ہونے والی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ انہوں نے اپنے آبائی قصبے سوہدرہ میں البدر سوشل ویلفیئر سوسائٹی قائم کی جو آج بھی فلاح وبہبود کے کاموں میں مصروفِ عمل ہے۔ حیاتِ نسیم اُن تحریروں کا مجموعہ ہے جو مختلف معروف شخصیات نے اُن کے متعلق لکھیں۔ حکیم صاحب کے ہونہار فرزندارجمند حکیم راحت نسیم سوہدروی نے ان تحریروں کو کتابی شکل میں یکجا کر دیا ہے۔ ان لکھنے والوں میں مرزا ادیب' مجیب الرحمٰن شامی' پروفیسر ساجد میر' ایس ایم ظفر' ڈاکٹر انور سدید اور حکیم محمد سعید شامل ہیں۔

علم وعمل پر اُبھارنے والی اس مفید کتاب میں کمپوزنگ کی بے شمار اغلاط ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جلدی میں پروف ریڈنگ کے اہم کام کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ طباعتی معیار کے مقابلے میں قیمت بھی زیادہ ہے۔

سالانہ رپورٹ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

و

منسلک انجمنیں

برائے سال 06-2005ء

مرتب:

حافظ خالد محمود خضر
مدیر شعبہ مطبوعات

اشاریہ

(INDEX)

□ شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ 56

۞ اکیڈمک ونگ

۞ شعبہ مطبوعات 56

۞ شعبہ تحقیق اسلامی 60

قرآن اکیڈمی لائبریری 63

۞ شعبہ انگریزی 65

۞ مکتبہ خدام القرآن 66

۞ شعبہ خط وکتابت کورسز 67

۞ شعبہ سمع وبصر 71

۞ قرآن کالج لاہور 77

قرآن کالج ہاسٹل 80

۞ شعبہ خواتین 84

۞ دورۂ ترجمہ قرآن وجامع القرآن 85

۞ صدر مؤسس کا ہفتہ وار درس قرآن 86

۞ ایڈمن	86
۞ اکاؤنٹس اینڈ کیش سیکشن	87
۞ بیلنس شیٹ اور مالی گوشوارے	88
□ منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ	91
۞ انجمن خدام القرآن سندھ' کراچی	91
۞ انجمن خدام القرآن' ملتان	106
۞ انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور	109
۞ انجمن خدام القرآن' اسلام آباد/راولپنڈی	111

۞ ۞ ۞

اراکین انجمن کی موجودہ تعداد

مؤسسین ومحسنین	=	449
مستقل ارکان	=	196
عام ارکان	=	227
کل تعداد	=	872

شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

اکیڈمک وِنگ

(Academic Wing)

قرآن اکیڈمی کا اکیڈمک ونگ چار شعبوں پر مشتمل ہے:

1) شعبہ مطبوعات
2) شعبہ تحقیق اسلامی
3) شعبہ تدریس
4) شعبہ انگریزی

یہ چاروں شعبے ڈائریکٹر اکیڈمی کے زیرنگرانی کام کر رہے ہیں۔ شعبہ مطبوعات کے مدیر حافظ خالد محمود خضر' شعبہ تحقیق اسلامی اور شعبہ تدریس کے انچارج حافظ عاطف وحید اور شعبہ انگریزی کے انچارج ڈاکٹر ابصار احمد ہیں۔ ان شعبہ جات کی سال 06-2005ء کی کارگزاری پیش خدمت ہے۔

o شعبہ مطبوعات

(Publication Department)

شعبہ مطبوعات کے تحت تین ذیلی شعبے (sections) کام کر رہے ہیں:

(1) تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید سیکشن
(2) کمپوزنگ سیکشن
(3) پرنٹنگ سیکشن

(1) تصنیف وتالیف اور ترتیب وتسوید سیکشن

مکتبہ خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام شائع ہونے والے اردو جرائد (ماہنامہ میثاق‘ ماہنامہ حکمت قرآن اور ہفت روزہ ندائے خلافت) کے جملہ ادارتی امور‘ مثلاً مضامین کی تالیف اور ایڈیٹنگ‘ محترم صدرِ مؤسس کے دروسِ قرآن اور خطابات کو ٹیپ سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنا اور انہیں تحریری شکل میں مرتب کرنا‘ محترم ڈائریکٹر اکیڈمی کے خطاباتِ جمعہ کو ٹیپ سے اتار کر ان کی تلخیص تیار کرنا‘ اور قابلِ اشاعت مضامین کی پروف ریڈنگ کے ساتھ ساتھ ان میں شامل حوالہ جات کے مطابق قرآنی آیات کے متن و ترجمہ اور احادیث نبویؐ کے متن‘ ترجمہ اور تخریج کا اہتمام کرنا اور اس نوعیت کے دیگر امور اس شعبہ کی ذمہ داریوں میں شامل ہیں۔ چنانچہ یہ شعبہ ہر ماہ دو ماہانہ جرائد (میثاق اور حکمت قرآن) اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے چار شماروں کی اشاعت کا اہتمام کرتا ہے۔

مزید برآں مکتبہ خدام القرآن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی جملہ کتب (نئی یا پرانی) کی تیاری اور ان کی اشاعت کی ذمہ داری بھی اسی شعبے پر ہے۔ چنانچہ یہ شعبہ نئی کتابوں کی ترتیب وتدوین‘ ان میں شامل قرآنی آیات اور احادیث کے متن‘ تراجم اور حوالہ جات کی صحت کے اہتمام‘ پرانی کتابوں کی حسب ضرورت نظر ثانی اور ایڈیٹنگ کے بعد نئی کمپوزنگ اور نئے ایڈیشنز کی اشاعت کے وقت ان کی اغلاط کی ممکنہ تصحیح جیسے جملہ امور اپنے مختصر عملے کے ساتھ بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔

(2) کمپوزنگ سیکشن

شعبہ مطبوعات کا کمپوزنگ سیکشن ماہنامہ میثاق‘ ماہنامہ حکمت قرآن‘ ہفت روزہ ندائے خلافت‘ جملہ کتب‘ سوالنامے‘ ہینڈ بلز‘ خطوط‘ سرکلرز‘ اخباری اشتہارات اور اخبارات کو بھیجے جانے والے مضامین وغیرہ کی تمام تر کمپیوٹر کمپوزنگ اور اشتہارات اور ٹائٹلز وغیرہ کی کسی حد تک ڈیزائننگ کا کام سرانجام دیتا ہے۔

(3) پرنٹنگ سیکشن

تمام رسائل وجرائد اور کتب کی کاپی پیسٹنگ کے علاوہ طباعت سے متعلق جملہ امور شعبہ مطبوعات کا پرنٹنگ سیکشن انجام دیتا ہے۔ چنانچہ پرنٹنگ پریسوں اور بک بائنڈرز سے

رابطہ' زیرِطبع کام کی نگرانی' طباعت کے بعد رسائل و جرائد اور کتب کی مکتبہ خدام القرآن کو فراہمی اور طبع شدہ کتب و جرائد کی ماسٹر کاپیوں کا ریکارڈ رکھنا اسی سیکشن کی ذمہ داری ہے۔

مزید برآں یہ سیکشن اخباری اشتہارات کی بکنگ کی ذمہ داری بھی ادا کرتا ہے۔

شعبہ مطبوعات کے متذکرہ بالا تینوں سیکشنز (sections) باہم دگر مربوط ہیں اور شعبہ کا تمام کام باہمی تعاون اور ٹیم ورک کے جذبے سے انجام دے رہے ہیں۔

2005-06ء کے دوران شعبہ مطبوعات کی کارکردگی کا جائزہ درج ذیل ہے:

☆ رسائل و جرائد

میثـــاق: جولائی 2005ء تا جون 2006ء کے دوران ماہنامہ میثاق کے 12 شمارے باقاعدگی سے شائع ہوئے۔

حکمت قرآن: اس عرصے کے دوران حکمت قرآن کے 11 شمارے شائع ہوئے۔ ماہ نومبر دسمبر 2005ء کا 128 صفحات پر مشتمل مشترکہ شمارہ شائع کیا گیا' جس میں مرکزی انجمن خدام القرآن اور منسلک انجمنوں کی کارکردگی پر مشتمل سالانہ رپورٹ برائے سال 2004-05ء بھی شامل اشاعت کی گئی۔

جنوری 2006ء سے حکمت قرآن میں محترم صدر مؤسس کے شہرۂ آفاق دورۂ ترجمہ قرآن کو مرتب کر کے تحریری صورت میں شائع کرنے کا آغاز کیا گیا۔

ندائے خلافت: ہفت روزہ ندائے خلافت کی اشاعت میں باقاعدگی رہی۔ تاہم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے علاوہ ایک اور موقع پر ایک ایک شمارے کا ناغہ کیا گیا۔

حلقہ خواتین تنظیم اسلامی کے تعاون سے ماہ مئی 06ء کے دوران ندائے خلافت کا خصوصی شمارہ ''خواتین نمبر'' شائع ہوا۔ 90 صفحات پر مشتمل اس خصوصی اشاعت کو دو اشاعتوں کے قائم مقام قرار دیا گیا۔ ''خواتین نمبر'' کی حد درجہ مقبولیت اور پذیرائی کے باعث اس کے مزید دو ایڈیشن شائع کیے گئے۔

اشاعت کتب

سال 2005-06ء کے دوران مندرجہ ذیل نئی کتب شائع ہوئیں:

1) تعارفِ قرآن (از محترم صدر مؤسس)
2) بصائر (محترم صدر مؤسس کے اخباری مضامین)

3) محترم صدر مؤسس کے مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب (۲) کے دروس پر مشتمل ''حزب اللہ کے اوصاف اور امیر و مأمورین کا باہمی تعلق'' کے عنوان سے 336 صفحات کی ضخیم کتاب شائع کی گئی۔

4) ''تنظیم اسلامی کی دعوت'' کا انگریزی ترجمہ بعنوان: Call of Tanzeem-e-Islami انگلش سیکشن کے تعاون سے تیار کر کے شائع کیا گیا۔

5) ڈائریکٹر اکیڈمی حافظ عاکف سعید صاحب کے چند خطاباتِ جمعہ کی تلخیص پر مشتمل کتاب ''خطبۂ جمعہ۔عربی متن کا ترجمہ وتشریح'' شائع کی گئی۔

6) فہرست کتب 2006ء 7) سالانہ رپورٹ مرکزی انجمن 05-2004ء

8) پراسپکٹس خط وکتابت کورسز

9) پراسپکٹس رجوع الی القرآن کورس (پارٹ II)

مندرجہ ذیل کتب کے نئے ایڈیشنز شائع کیے گیے:

1) حقیقت ایمان 2) تحریک جماعت اسلامی۔ایک تحقیقی مطالعہ

3) خلافت کی حقیقت اور عصر حاضر میں اس کا نظام

4) پاکستان میں نظامِ خلافت۔کیا' کیوں اور کیسے؟

5) جہاد بالقرآن اور اس کے پانچ محاذ (نظر ثانی شدہ)

6) مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق 7) اسلام کا معاشی نظام

8) شہید مظلومؓ 9) قرآن حکیم کی قوتِ تسخیر

10) مسلمان خواتین کے دینی فرائض 11) اسلام کی نشأۃ ثانیہ۔کرنے کا اصل کام

12) قربِ الٰہی کے دو مراتب 13) مثیل عیسیٰؑ علی مرتضیٰؓ

14) تنظیم اسلامی کی دعوت 15) قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں

16) دینی فرائض کا جامع تصور 17) پیامِ اقبال بنام نوجوانان ملت

18) اسلامی تصوف میں غیر اسلامی نظریات کی آمیزش

19) آسان عربی گرامر (حصہ اول) 20) آسان عربی گرامر (حصہ دوم)

21) قرضوں کی جنگ 22) بدعت کیا ہے؟

23) Khilafah in Pakistan

نیز الہدیٰ کیسٹ سیریز کے 8 کتابچے شائع کیے گئے۔

☆ رمضان المبارک کی خصوصی مہم

رمضان المبارک کی خصوصی مہم کے ضمن میں مندرجہ ذیل تین کتابچے بڑی تعداد میں شائع کیے گئے:

1)	عظمت صیام وقیام رمضان	15,000
2)	قرآن حکیم اور ہماری ذمہ داریاں	15,000
3)	عظمت مصطفیٰ ﷺ	10,000

☆ فقہی راہنمائی

یہ کام اگرچہ شعبہ مطبوعات کو تفویض کردہ امور میں شامل نہیں ہے' تاہم بہت سے حضرات فقہی مسائل معلوم کرنے کے لیے بالمشافہ اور بذریعہ ٹیلی فون رجوع کرتے ہیں' نیز ای میل کے ذریعے بھی استفسارات کیے جاتے ہیں۔ چنانچہ شعبہ مطبوعات فقہی امور میں راہنمائی کا فریضہ بھی مقدور بھر سرانجام دیتا ہے۔ واضح رہے کہ شعبہ مطبوعات کے پرنٹنگ سیکشن کے نگران شیخ رحیم الدین صاحب ایک سکہ بند عالم دین ہیں۔

o شعبہ تحقیق اسلامی

(Islamic Research & Training Section)

شعبہ کے مقاصد

اس شعبے کا سب سے نمایاں اور ہدف کے اعتبار سے سب سے بلند کام بحث و تحقیق ہے۔ اس کے ذیل میں دعوت اسلامی کا وہ عظیم کام مقصود ہے جسے قرآنی الفاظ میں ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ ...﴾ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یعنی امت کے ذہین اور تعلیم یافتہ طبقے کو حکمتِ قرآنی کے ذریعے دین کی دعوت پہنچائی جائے اور دین کی حقانیت اور فکرِ اسلامی کے عُلوّ کو ہدایتِ قرآنی کی روشنی میں مؤکد اور مدلل انداز میں پیش کیا جائے۔

اسی طرح شعبۂ تحقیق اسلامی کے سامنے جو مقاصد ہیں ان میں یہ کام بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ وہ فکر قرآنی جسے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہٗ نے سابقہ نصف صدی سے زائد عرصہ کے دوران نہ صرف مُلک کے کونے کونے میں' بلکہ زمین کے طول وعرض میں

بھی دعوتِ قرآنی اور حکمت قرآنی کی ترویج کے ذریعے پھیلایا ہے اور ہر دردِ دل رکھنے والے کو اس کی طرف پکارا ہے' اب یہ فکر اس بات کا متقاضی ہے کہ بڑی تعداد میں اس کے علمبردار پیدا ہوں' اسے آگے بڑھایا جائے' دلائل کے ذریعے مؤکد کیا جائے اور آج کی زبان اور اصطلاحات میں پیش کیا جائے تاکہ بالآخر احیاءِ اسلام کی راہ ہموار ہو سکے۔

اسلام کے متذکرہ بالا انقلابی فکر کی جہاں مدح وستائش اور قبولیت ہوئی وہیں اسے مختلف انداز میں مخالفت اور تنقید کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔ اس مخالفت اور تنقید میں ظاہر ہے کہ وہ حملے تو سرے سے قابلِ التفات نہیں ہیں جو اس فکر کو ایک potential danger سمجھتے ہوئے کبھی سرکاری اور کبھی غیر یا نیم سرکاری حلقوں کی جانب سے کیے گئے ہیں۔ البتہ بعض حلقوں کی طرف سے ایسی تنقیدیں اور اشکالات بھی پیش کیے گئے ہیں جو بظاہر علمی نوعیت کے ہیں' یا جن میں اعتراض کرنے والوں کا انداز ناصحانہ اور مخلصانہ ہے۔ ایسے اشکالات اور تنقیدوں کا علمی محاکمہ اور ان کا جواب دینا اس انقلابی تحریک کی بہرحال ضرورت ہے۔ اس شعبے میں بحمد اللہ ایسے انتظامات فراہم کیے گئے ہیں جن کے ذریعے دینی' تحریکی' فقہی اور دوسرے سوالات کے جواب دیے جا سکیں۔

کارکردگی کا مختصر جائزہ

1) بحمد اللہ شعبۂ تحقیق اسلامی کے تحت سال گزشتہ میں جاری کام بحسن وخوبی جاری رہے۔ جن میں شعبۂ تدریس کی تعلیمی وتدریسی سرگرمیاں' میثاق' حکمتِ قرآن اور ندائے خلافت کے منتخب مضامین کی فنی جانچ پرکھ' ان مجلات کے لیے علمی اور تبلیغی موضوعات پر مضامین کی تیاری' معاشی' معاشرتی' سیاسی اور تحریکی استفسارات کا جواب دینا' رفیع الدین فاؤنڈیشن کے ساتھ اشتراکِ عمل کا معاملہ' صدر مؤسس کے انگریزی دورۂ ترجمہ قرآن کی تسوید وترتیب اور دیگر امور شامل ہیں۔

2) دورانِ سال فہم دین کورس (ایوننگ کلاسز) کا آغاز کیا گیا۔ بعد ازاں احباب کے اصرار پر مزید batches شروع کیے گئے۔ ایک کلاس عصر تا مغرب اور دوسری مغرب تا عشاء جاری ہے۔ یہ کورس دو موڈیولز پر مشتمل ہیں' پہلا موڈیول اگست کے آخر میں مکمل ہو چکا ہے۔ اس کورس میں تجوید وناظرہ اور عربی زبان وترجمۂ قرآن کی تدریس کی جاتی ہے۔ اب بحمد اللہ رمضان المبارک کے بعد اس کورس کا دوسرا موڈیول بھی شروع کر دیا گیا ہے اور سابقہ بیچ بھی جاری ہے۔

3) اسی طرح سے ''اسلامک اکنامکس فورم'' کے عنوان سے ہفتہ وار پروگرام ترتیب دیا گیا ہے جس میں معاشیاتِ اسلام' بینکاری اور خصوصاً اسلامی بینکاری کے حوالے سے لیکچرز اور مذاکرے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کا مقصد علماءِ کرام کو موجودہ معاشی نظام سے متعارف کروانا اور یونیورسٹی / کالج کے اساتذہ' سکالرز اور بینکرز کو معاشی معاملات کی شرعی حیثیت سے آگاہ کرنا ہے۔ یہ پروگرام قرآن اکیڈمی میں منعقد کیا جاتا ہے۔

4) مورخہ 19 جون سے رجوع الی القرآن کورس (پارٹ II) کے جس بیچ کا آغاز کیا گیا تھا' اس کا دوسرا سمسٹر بھی شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح رجوع الی القرآن کورس (پارٹ I) کے نئے بیچ کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔ اس سال شریک مرد و خواتین کی تعداد علی الترتیب 40 اور 20 ہے۔ یہ batch بھی بحمد اللہ کافی پڑھے لکھے اور committed شرکاء پر مشتمل ہے۔

5) جامعہ رحمانیہ لاہور کے ساتھ بحث و تحقیق کے حوالے سے اشتراکِ عمل کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس ضمن میں جامعہ کے فارغ التحصیل تین ہونہار طالب علموں کو شعبہ تحقیق اسلامی میں ریسرچ ایسوسی ایٹ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ ان افراد کی فکرِ جدید و قدیم سے آگاہی کے لیے لٹریچر اور resource persons تک رسائی کو عملی شکل دے دی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس انتظام سے شعبہ کے مقاصد کی طرف پیش رفت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

6) رفیع الدین فاؤنڈیشن کی رجسٹریشن وغیرہ کا کام بحمد اللہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب عبد السلام صاحب کی لاہور visit پر ان شاء اللہ یہ پراجیکٹ بھی عملاً جاری ہو جائے گا۔

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد کی مقبول عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 30 روپے   اشاعت عام: 15 روپے

قرآن اکیڈمی لائبریری

قرآن اکیڈمی لائبریری کو مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مرکزی لائبریری کی حیثیت حاصل ہے' جو قرآن اکیڈمی کے بیسمنٹ میں واقع ہے۔ شعبۂ تحقیق اسلامی کے قیام کے بعد اب یہ لائبریری شعبۂ تحقیق کے تحت کام کر رہی ہے۔

☆ کتب

یکم جولائی 2005ء کو لائبریری میں کتب کی کل تعداد 9,203 تھی' دورانِ سال 805 کتب کا اضافہ ہوا۔ ان میں سے 35 کتب بازار سے خریدی گئیں جن کی مالیت -/1470 روپے ہے' 345 کتب محترم صدر مؤسس کی طرف سے بطور عطیہ موصول ہوئیں' جبکہ 425 کتب شعبۂ تحقیق اسلامی کی طرف سے عطیہ میں موصول ہوئیں۔ اس طرح سال کے آخر میں کتب کی کل تعداد 10,008 ہوگئی ہے۔

☆ درجہ بندی اور کیٹلاگنگ

دورانِ سال درجہ بندی اور کیٹلاگنگ کا کام جاری رہا۔ تقریباً 2000 کتب کو اس مرحلے سے گزارا گیا' اور مزید کتب کا کام جاری ہے۔ درجہ بندی' کیٹلاگنگ' کارڈز بنوانے اور پھر ان کو حروف تہجی کے اعتبار سے مصنف' عنوان' موضوع اور شیلف لسٹ کی ترتیب کے ساتھ کیبنٹ میں لگانے کا کام بھی جاری رہا۔ کتب پر درجہ بندی سٹکرز بھی لگائے گئے۔

☆ اجراء کتب

سال 06-2005ء کے دوران تقریباً 230 افراد کو 1500 کتب و رسائل جاری ہوئے۔ اس کے علاوہ قارئین کی ایک کثیر تعداد نے لائبریری میں بیٹھ کر کتب و رسائل سے استفادہ کیا۔

☆ ممبرشپ

سال کے شروع میں ممبرز کی کل تعداد 46 تھی۔ دورانِ سال 14 ممبرز کے اضافے کے ساتھ یہ تعداد 60 ہوگئی۔ رکنیت حاصل کرنے والے زیادہ تر ممبرز ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ تھے۔ کورس مکمل کرنے والے اور دیگر ممبرز میں سے کل 8 کی کمی ہوگئی۔ اس طرح سال کے آخر میں ممبرز کی کل تعداد 52 رہ گئی۔

☆ رسائل و جرائد

دورانِ سال لائبریری میں 146 سے زائد رسائل و جرائد موصول ہوئے' جن میں ہفت روزہ' ماہنامہ' سہ ماہی' ششماہی' سال نامہ' نمبروار اور سیریل وار رسائل و جرائد شامل ہیں۔ لائبریری میں آنے والے رسائل علمی' تحقیقی' دینی' اصلاحی' سیاسی اور معاشرتی و سماجی موضوعات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ تمام رسائل و جرائد ماہنامہ حکمت قرآن' ماہنامہ میثاق اور ہفت روزہ ندائے خلافت کے تبادلہ میں آتے ہیں۔ دورانِ سال باقاعدگی سے آنے والے اردو' انگلش رسائل کی تعداد 116 اور بے قاعدگی سے آنے والے رسائل کی تعداد 30 رہی۔ دورانِ سال 28 رسال بند ہوئے اور 30 نئے رسائل آنا شروع ہوئے۔

رسائل و جرائد کے موصولہ شماروں کی مجموعی تعداد 2116 ہے۔ موصول ہونے والے رسائل و جرائد کی ترسیل میں باقاعدگی پیدا کرنے اور بند ہو جانے والے جرائد کے دوبارہ اجراء کے لیے 181 خطوط لکھے گئے۔ ان کے جواب میں متعدد رسائل و جرائد موصول ہوئے اور بند ہونے والے بیشتر رسائل دوبارہ آنا شروع ہو گئے۔

☆ اخبارات

لائبریری میں کل 16 اخبارات آتے ہیں جن میں سے 10 اردو اور 6 انگلش ہیں۔
اردو اخبارات: نوائے وقت' ایکسپریس' انصاف' اسلام' دن' خبریں' جنگ' جرأت' پاکستان' اور جناح ہیں' جبکہ انگریزی اخبارات: The Nation, Dawn, The Post, The News, Statesman اور The Frontier Post ہیں۔

قارئین کی ایک اچھی خاصی تعداد ان سے استفادہ کرتی ہے۔ تاہم لائبریری میں اخبارات صرف معین اوقات میں فراہم کیے جاتے ہیں۔ ان اخبارات کا مطالعہ تمام ذمہ داران حضرات صبح اور رات کے اوقات میں اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔ ان کے لیے علیحدہ اخبارات نہیں خریدے جاتے۔

☆ اخبارات کے تراشوں کی فائلنگ

اخبارات میں محترم صدر مؤسس کے بیانات' مضامین' انٹرویوز' خطاباتِ جمعہ کے پریس ریلیز' سیمینارز میں خطابات کی خبریں' تنظیم اسلامی کے متعلق خبریں' تنظیم اسلامی کے سیمینارز' امیر تنظیم اسلامی اور دیگر مقررین کے اخبارات میں بیانات' مضامین' پریس کانفرنسوں'

جلسوں' جلوس اور مظاہروں کی رپورٹنگ اور بانی تنظیم اور امیر تنظیم اسلامی کے پروگراموں کی رپورٹس کو اخبارات سے کاٹ کر چسپاں کر کے فائل کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اخباری اشتہارات کی فائل بھی بنائی جاتی ہے۔ جناب سردار اعوان' مرزا ایوب بیگ اور عابد اللہ جان کے مضامین اور خطوط وغیرہ کے علاوہ مزید جن مضامین کی ضرورت ہو وہ بھی فائل کر لیے جاتے ہیں۔

o شعبہ انگریزی
(English Section)

1) The Call of Tanzeem-e-Islami پرنٹ ہوگئی ہے۔
2) The Genesis of Tanzeem-e-Islami پرنٹ کے لیے شعبہ مطبوعات کے سپرد کر دی گئی ہے۔
3) Synthesis of Iman فائنل تیار کر کے ڈاکٹر ابصار احمد صاحب سے چیک کروا کر مناسب ٹائٹل کے لیے جناب محمد علی صاحب کے سپرد کر دی گئی ہے۔
4) Khutba-e-Nikah پر ڈاکٹر ابصار احمد صاحب کام کر رہے ہیں۔
5) The Reality of Tasawwuf in Light of the Prophetic Model تیار کر کے آیات اور احادیث کے اضافے کے لیے شعبہ مطبوعات کے سپرد کر دی گئی ہے۔
6) انگریزی دورۂ ترجمہ قرآن کی سورۃ المائدۃ تک موصول شدہ انگریزی ٹرانسکرپشن تصحیح اور پروف ریڈنگ کے بعد برائے ویب سائٹ شعبہ سمع و بصر کے سپرد کر دی گئی ہے۔
7) شعبہ تحقیق اسلامی کی طرف سے دیے گئے فقہی سوالات کے جوابات کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ برائے return e-mail کیا گیا۔
8) ندائے خلافت میں اشاعت کے لیے بعض انگریزی تراشوں (cuttings) کا اردو میں ترجمہ کیا گیا۔

❁❁❁

مکتبہ خدام القرآن

مالی سال 06-2005ء میں مکتبہ کی معمول کی سرگرمیاں بحسن وخوبی جاری رہیں۔ جبکہ چند خصوصی معاملات کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) مکتبہ کے بڑھتے ہوئے سٹاک کی بنا پر سٹور کے لیے دستیاب جگہ تیزی سے کم ہو رہی ہے جس سے خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ سٹور کی گنجائش کو بڑھانے کے لیے مکتبہ کے ساتھ ملحق شعبہ خط و کتابت کورسز کا دفتر دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا اور یہ جگہ مکتبہ کے سٹور میں شامل کی گئی جس سے سٹور کے حالات میں کچھ بہتری عمل میں آئی۔

(2) رمضان المبارک میں مرکزی انجمن کی طرف سے چار کتابچوں پر مشتمل 15 ہزار سیٹ تیار کیے گئے۔ مکتبہ خدام القرآن نے منسلک انجمنوں اور تنظیمی حلقہ جات کو ان کی بروقت ترسیل کو یقینی بنایا۔ اس کے علاوہ 2 عدد MP3 سی ڈیز پر مشتمل ''بیان القرآن'' کے سیٹ ''عید گفٹ سکیم'' کے تحت صرف -/20 روپے کی رعایتی قیمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سلسلے میں 25 ہزار سیٹ تیار کر کے مکتبہ کے حوالے کیے گئے' جن کی فروخت اور ترسیل کے لیے مکتبہ نے خصوصی انتظامات کیے اور الحمدللہ یہ ہدف پورا کیا گیا۔

(3) مارچ 06ء کے پہلے ہفتے میں فورٹریس سٹیڈیم کے قریب ''ایکسپوسینٹر'' میں منعقد ہونے والے ''لاہور انٹرنیشنل بک فیئر'' میں مکتبہ نے بھرپور طور پر شرکت کی۔ جہاں یہ بک فیئر بین الاقوامی معیار کے مطابق خوبصورت انتظامات کا حامل تھا' وہیں مکتبہ کا سٹال بھی اپنی آن بان میں کسی طرح کم نہ تھا۔ سٹال کو فلیکس پر چھپے خوبصورت اشتہارات سے سجایا گیا تھا۔ شعبہ سمع و بصر کی مدد سے سٹال پر Video display کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے سٹال پر visit کیا' جس سے وسیع پیمانے پر تعارف حاصل ہوا۔ جبکہ مجموعی فروخت ایک لاکھ روپے سے زائد رہی۔

(4) اپریل 06ء کے اوائل میں قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والے تنظیم اسلامی کے سہ روزہ اجتماع ذمہ داران کے موقع پر مکتبہ نے بھرپور سٹال کا اہتمام کیا' جس پر مجموعی طور پر سوا لاکھ روپے سے زائد کی سیل ہوئی۔

گزشتہ مالی سال کے دوران -/14,56,653 روپے کی کتب' -/53,76,920 روپے کی کیسٹس اور CDs اور -/13,64,646 روپے کے جرائد فروخت ہوئے۔ اس طرح مجموعی سیل -/81,98,219 روپے رہی۔

شعبہ خط و کتابت کورسز

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور بانی تنظیم اسلامی کی دعوت ''رجوع الی القرآن'' کی متعدد جہتیں (facets) ہیں۔ عوام کے لیے ڈاکٹر صاحب کے دروسِ قرآن اور خطبات جمعہ' قرآن کالج میں نوجوان طلبہ کے لیے یونیورسٹی کورسز یعنی ایف۔ اے' بی۔ اے کے ساتھ ساتھ عربی گرامر اور قرآن و حدیث کی تعلیم' عمر رسیدہ اور serving احباب کے لیے عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے رجوع الی القرآن کورس اور تجوید سیکھنے کے لیے سپیشل کلاسز کا اہتمام موجود ہے۔ مزید برآں دورۂ ترجمۂ قرآن کو تحریک رجوع الی القرآن کے ایک اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔

ان سب کے علاوہ ایسے طلبہ و طالبات' خواتین و حضرات کے لیے جو ملک سے یا لاہور سے باہر ہیں یا جن کے لیے کسی وجہ سے قرآن کالج / قرآن اکیڈمی لاہور میں حاضری ممکن نہیں' خط و کتابت کورسز ترتیب دیے گئے ہیں' تاکہ سب گھر بیٹھے سہولت کے ساتھ اپنے فارغ وقت میں عربی گرامر اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں اور درج ذیل کورسز سے استفادہ کر سکیں:

(i) قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس
(ii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ اول) کورس
(iii) ابتدائی عربی گرامر (حصہ دوم) کورس
(vi) ابتدائی عربی گرامر (حصہ سوم) کورس
(v) ترجمہ قرآن کریم کورس

پہلے کورس کا آغاز جنوری 1988ء میں کیا گیا۔ اس کورس کا مقصد خواتین و حضرات اور طلبہ و طالبات کو قرآن حکیم کے مربوط مطالعے کے ذریعے دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے متعارف کرانا ہے۔ بفضل باری تعالیٰ یہ کورس خوب زور و شور سے جاری ہے۔ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد 3782 تک پہنچ چکی ہے۔ بیرونِ ملک اس کورس کا اجراء سعودی عرب میں جدہ' مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' داہران اور الوسیع میں ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ابوظہبی' دبئی' شارجہ' راس الخیمہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا اور امریکہ میں بھی کورس کا اجراء ہو چکا ہے۔

عربی گرامر کورس (حصہ اول) کا اجراء نومبر 1990ء میں کیا گیا۔ قرآن حکیم کو سمجھ کر

پڑھنے کے لیے ابتدائی عربی گرامر کا جاننا ناگزیر ہے۔ اس کورس کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو عربی گرامر کے بنیادی اصولوں سے اس حد تک متعارف کرا دیا جائے کہ قرآن اور احادیث سے براہ راست استفادہ کے لیے انہیں ایک بنیاد حاصل ہو جائے۔ اوّل الذکر کورس کی طرح یہ کورس بھی بہت مقبول ہوا۔ اس کے طلبہ اور طالبات کی تعداد 2690 تک پہنچ چکی ہے۔ یہ کورس بھی بیرون پاکستان سعودی عرب' ابوظہبی' دبئی' شارجہ' انگلینڈ' فرانس' کینیڈا اور امریکہ میں جاری ہو چکا ہے۔

اس کورس کے حصہ دوم کا آغاز اکتوبر 1992ء میں کر دیا گیا تھا۔ اس میں طلبہ کی تعداد 366 تک پہنچ چکی ہے' جبکہ حصہ سوم کا آغاز مارچ 1997ء میں ہوا۔ اس میں طلبہ کی تعداد 173 تک پہنچ چکی ہے۔

ترجمۂ قرآن کریم کورس

اس کورس کا اجراء فروری 1996ء میں کیا گیا۔ یہ کورس خاص طور پر نوعمر اَفراد (youngsters) کے لیے جاری کیا گیا ہے' یعنی سکول اور کالج کے طلبہ وطالبات جو اردو میں لکھ پڑھ سکتے ہوں۔ ان طلبہ اور طالبات کا حافظہ بہت تیز ہوتا ہے اور یہ الفاظ کا ترجمہ بآسانی یاد کر سکتے ہیں۔

ایسے نوجوان بچے اور بچیاں اپنے گھر میں باسہولت وقت میں روزانہ 15-10 منٹ صرف کر کے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہیں۔ ایسے والدین جنہوں نے کسی وجہ سے اب تک اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دینے کی طرف توجہ نہیں دی وہ صرف تھوڑی سی توجہ کر کے اپنے بچوں بچیوں کو اس طریقہ کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ سکھا سکتے ہیں۔ انہیں صرف یہ دیکھنا ہو گا کہ بچے روزانہ 15-10 منٹ اس کام کے لیے صرف کریں گے اور ناغہ نہیں کریں گے۔

تدریس: قرآن کریم میں تقریباً 80,000 الفاظ ہیں' مگر اصل الفاظ دو ہزار ہیں جو بار بار آنے کی وجہ سے اسی ہزار کی تعداد تک پہنچ جاتے ہیں۔ ان دو ہزار الفاظ میں بھی تقریباً پانچ سو (500) الفاظ وہ ہیں جو اردو میں بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔ یہ بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کتابچہ ترجمہ قرآن میں دیے گئے ہیں۔ طلبہ وطالبات نے ان الفاظ کو یاد کرنا ہے۔ بہتر طریقہ تو یہ ہے کہ انہیں لکھ کر خوب ذہن نشین کر لیا جائے' ورنہ انہیں رٹ کر یاد کر لیا جائے۔ جب یہ الفاظ خوب یاد ہو جائیں تو بچے ''ترجمہ قرآن کریم'' پہلے پارہ سے شروع کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے حافظ نذر احمد صاحب کا ترجمہ recommend کیا جاتا

ہے۔ترجمہ قرآن کریم' کورس کی تدریس' نصاب' طریقہ امتحان' تعلیمی استعداد اور کورس کے دورانیہ کے لیے پراسپکٹس کی طرف رجوع کریں۔ اس کورس کے اختتام پر کامیاب طلبہ و طالبات کو سند جاری کی جاتی ہے۔ اس کورس کی فیس صرف 150 روپے رکھی گئی ہے۔ اب تک اس کورس میں 1687 طلبہ و طالبات داخلہ لے چکے ہیں اور 150 طلبہ و طالبات کورس مکمل کر کے سند حاصل کر چکے ہیں۔

ان کورسز کو متعارف کرانے کے لیے اقدام

2005-06ء کے دوران تمام کورسز کو بڑے پیمانہ پر متعارف کرانے کے لیے مندرجہ ذیل اقدام کیے گئے ہیں:

1- انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کے اپنے ماہانہ جرائد حکمت قرآن' میثاق' اور ندائے خلافت' میں وقفہ وقفہ سے ان کورسز کے اشتہارات شائع کرائے گئے۔

2 ان کورسز کو پبلک میں متعارف کرانے کے لیے روزنامہ ''جنگ'' میں سال میں دو دفعہ اشتہارات دیے گئے۔

3- 120 رسائل و جرائد کے مدیروں کو اپنے جرائد میں شعبہ خط و کتابت کورسز کا اشتہار شائع کرنے سے متعلق خطوط ارسال کیے گئے۔

4۔ ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز نے اپنے احباب اور ہم خیال دوستوں کو ان کورسز سے متعارف کرانے کے لیے ذاتی خطوط بھی تحریر کیے۔

5۔ لاہور کی مندرجہ ذیل بڑی بڑی لائبریریوں کے انچارجز کو ان کورسز کے بارے میں خطوط لکھے گئے۔ ان سے استدعا کی گئی کہ ان کورسز کے اشتہارات اپنی لائبریریوں کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کیے جائیں۔ انہیں اشتہارات' کورسز کے پراسپکٹس اور داخلہ فارمز بھی بھجوائے گئے:

(ا) پنجاب پبلک لائبریری (ب) پنجاب یونیورسٹی لائبریری' لاہور
(ج) دارالسلام لائبریری باغ جناح' لاہور (د) قرآن محل' پنجاب پبلک لائبریری' لاہور
(ھ) قائداعظم لائبریری' باغ جناح' لاہور (و) گورنمنٹ ماڈل ٹاؤن لائبریری' لاہور

6۔ ماڈل ٹاؤن کی مسجدوں میں ماہ رمضان میں شعبہ خط و کتابت کورسز کے اشتہارات نوٹس بورڈوں پر آویزاں کیے گئے تاکہ پبلک اور طلبہ ان کورسز سے متعارف ہو کر مستفید ہو سکیں۔

7۔ ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں جامع القرآن قرآن اکیڈمی' لاہور میں بعد نماز عصر معتکفین حضرات کو ایک لیکچر کے ذریعہ ناظم شعبہ خط و کتابت کورسز نے شعبہ کے کورسز کے بارے میں معلومات بہم پہنچائیں۔ کورسز کے پراسپکٹس اور داخلہ فارم بھی تقسیم کیے گئے۔

8۔ تنظیم اسلامی پاکستان کے تمام امراء و ناظمین حلقہ جات کو خطوط ارسال کیے گئے کہ وہ اپنے حلقہ جات میں ان کورسز کو متعارف کروائیں۔ اس ضمن میں انہیں کورسز کے پراسپیکٹس اور اشتہار بھی بھجوائے گئے۔ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کو بھی اسی طرح کے خطوط ارسال کیے گئے۔

9۔ 24-5-2006 کو قرآن اکیڈمی میں ناظم شعبہ نے رجوع الی القرآن کورس کے طلبہ / طالبات کو ایک لیکچر کے ذریعہ شعبہ کے کورسز کا تعارف کرایا۔ پراسپیکٹس اور داخلہ فارمز بھی تقسیم کیے گئے۔

10۔ شعبہ خط و کتابت کورسز کے اشتہارات پنجاب یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات' ہاسٹلز اور جامع مسجد کے نوٹس بورڈز پر آویزاں کیے گئے۔

موازنہ

	(جولائی 2004ء تاجون 2005ء)	(جولائی 2005ء تاجون 2006ء)
1۔ قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس		
(ا) دورانِ سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	94	74
(ب) دورانِ سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	09	08
2۔ عربی گرامر کورس (حصہ اول)		
(ا) دوران سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	142	127
(ب) دوران سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	15	23
3۔ عربی گرامر کورس (حصہ دوم)		
(ا) دورانِ سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	17	25
(ب) دورانِ سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	09	13
4۔ عربی گرامر کورس (حصہ سوم)		
(ا) دورانِ سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	07	13
(ب) دورانِ سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	07	07
5۔ ترجمۂ قرآن کریم کورس		
(ا) دورانِ سال داخلہ لینے والوں کی تعداد	212	211
(ب) دورانِ سال کورس مکمل کرنے والوں کی تعداد	14	20

شعبہ سمع و بصر

معمول کی سرگرمیاں

الحمد للہ گزشتہ کئی برسوں سے شعبہ سمع و بصر اپنی ذمہ داریاں بخوبی انجام دے رہا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران بھی اس شعبہ میں حسب معمول انتہائی اہم امور سرانجام دیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا) گزشتہ سال کے دوران درج ذیل کی تعداد میں آڈیو/ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز تیار کر کے مکتبہ کو فروخت کے لیے دی گئیں:

آڈیو کیسٹس: 17,771

ویڈیو کیسٹس: 403

سی ڈیز اور ویڈیو سی ڈیز: 152,297

ڈی وی ڈیز: 39,567

ذیل میں گزشتہ 5 سال کی مجموعی تعداد کا ایک تقابلی جائزہ پیش کیا جارہا ہے:

	2001-02	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06
آڈیو کیسٹس	21,605	20,500	24,046	36,146	17,771
ویڈیو کیسٹس	3,450	1,450	2,605	2,233	403
سی ڈیز	10,822	28,476	75,026	160,928	152,297
ڈی وی ڈیز	--	--	--	19,990	39,567

ب) اتوار کے دن محترم صدر مؤسس کے درس قرآن کی ڈیجیٹل ریکارڈنگز کی جارہی ہیں۔ درس قرآن میں جو آیات تلاوت کی جارہی ہوتی ہیں ان کو ملٹی میڈیا پروجیکٹر پر دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ لیکن دوران سال ستمبر کے مہینے میں محترم ڈاکٹر صاحب کی کمر کے آپریشن کے باعث درس کا یہ سلسلہ رک گیا تھا۔ اس کے بعد آپ کے فرزند ڈاکٹر عارف رشید صاحب نے درس قرآن کی ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ ڈاکٹر عارف رشید صاحب کے درس قرآن کی بھی باقاعدگی کے ساتھ ڈیجیٹل ریکارڈنگ کی جارہی

ہے۔ان شاءاللہ یہ پروگرام بھی جلد ہی ایڈیٹنگ کے مرحلے سے گزرنے کے بعد چینلز پر آن ایئر ہو جائے گا۔

ج) انٹرنیٹ پر حسب معمول تنظیم کی سائیٹ www.tanzeem.org کو باقاعدگی سے update کیا جاتا رہا اور خطاباتِ جمعہ' ندائے خلافت' حکمت قرآن' میثاق اور عابداللہ جان کے مضامین باقاعدگی سے upload کیے جاتے رہے ہیں۔شعبہ سمع و بصر کے تحت تمام e-mails کی وصولی اور ان کی متعلقہ شعبہ کو ترسیل کی گئی اور ان کے جوابات باقاعدگی سے ارسال کیے گئے۔

د) مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور اور تنظیم اسلامی پاکستان کے زیرانتظام ہونے والے تمام پروگراموں کی آڈیو/ویڈیو ریکارڈنگ اور ساؤنڈ سسٹم کی ذمہ داریاں شعبہ سمع و بصر شروع سے ہی سنبھال رہا ہے۔ہمیشہ کی طرح اس سال بھی شعبہ نے یہ ذمہ داریاں بخوبی ادا کی ہیں۔اس دوران درج ذیل پروگراموں کی ریکارڈنگز کی گئیں۔

i) اجتماع ذمہ داران: تنظیم اسلامی' پاکستان

ii) اسلام اور ایمان میں فرق

iii) عالم اسلام پر دجالیت کا آخری حملہ

iv) نصاب تعلیم میں مبینہ روشن خیالی کا پیوند

خصوصی سرگرمیاں

دوران سال درج ذیل امور سرانجام دیے گئے۔

1) نئے دفتر میں منتقلی

شعبہ سمع وبصر کے بڑھتے ہوئے کام اور جگہ کی تنگی کے باعث مرکزی انجمن خدام القرآن کی انتظامیہ نے شعبہ سمع وبصر کو K-433 ماڈل ٹاؤن میں منتقل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔اس سلسلے میں گزشتہ سال سے کام کا آغاز ہو چکا تھا۔الحمدللہ اس وقت شعبہ یہاں پر مکمل طور پر منتقل ہو چکا ہے اور کام کا آغاز ہو گیا ہے۔

2) بیان القرآن MP3 عید گفٹ

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ناظم شعبہ سمع و بصر نے رمضان المبارک کے دوران

بیان القرآن MP3 سی ڈیز کو ایک رعایتی پراجیکٹ کے طور پر چلانے کا فیصلہ کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہوسکیں۔اس سلسلے میں رمضان المبارک کے آغاز سے پہلے ہی اس پر کام شروع کر دیا گیا۔اس پراجیکٹ کے سلسلے میں ہمیں لوگوں کا کافی تعاون حاصل رہا' جس کے باعث ہم یہ کام سرانجام دے سکے۔بیان القرآن پراجیکٹ کے بڑے بڑے بل بورڈز شہر میں 5 مختلف مقامات پر آویزاں کیے گئے تھے' جس کے لیے ہمیں AddSell کمپنی کا خصوصی تعاون حاصل تھا۔اس پراجیکٹ میں ہم نے 50,000 سی ڈیز(25,000 سیٹس) تیار کیں۔ناظم شعبہ سمع وبصر اوران کے اسٹاف کی شبانہ روز انتھک محنت کے باعث یہ پراجیکٹ بحسن وخوبی تکمیل تک پہنچ سکا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام لوگوں کی محنت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

3) K چینل

ہم قرآن اکیڈمی' لاہور سے K چینل کے نام سے لاہور کی سطح پر ایک چینل چلا رہے ہیں۔یہاں K سے مراد Knowledge ہے۔اس چینل پر باقاعدہ نشریات کا آغاز ہو چکا ہے۔اس میں ہم صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد' ڈاکٹر ذاکر نائک' احمد دیدات اور دیگر مقررین کی تقاریر چلا رہے ہیں۔اسی طرح نمازوں کے اوقات میں باقاعدہ اذان کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔خطاب جمعہ کو بھی جامع القرآن سے live براڈکاسٹ کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔اسی طرح جامع القرآن قرآن اکیڈمی میں منعقد ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کو بھی اس چینل پر دکھانے کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا تھا۔لوگوں کی جانب سے اس کو خصوصی طور بہت پسند کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں ہمیں درج ذیل کیبل کمپنیوں کا تعاون حاصل ہے۔

i) NBC کیبل کمپنی　　　ii) سحر کیبل کمپنی

4) سیٹلائیٹ چینلز کی معاونت

i) ARY Digital کے زیرانتظام چلنے والے ایک چینل Qtv پر صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے حالیہ منتخب نصاب کے دروس کو باقاعدگی سے دکھایا جاتا رہا۔ بحمداللہ یہ دروس عوام الناس میں بہت مقبول ہوئے ہیں' اس کا اندازہ ہمیں e-mails سے بخوبی ہوتا ہے۔ان تمام دروس کی ریکارڈنگ کے فرائض شعبہ سمع وبصر ادا کر رہا ہے اور ARY کو ان دروس کی ایڈٹ شدہ ڈیجیٹل کیسٹس فراہم کر رہا ہے۔اسی طرح ARY کو بیان القرآن کی نئی ایڈٹ شدہ DV کیسٹس فراہم کی گئیں

جنہیں رمضان المبارک اور اس کے بعد Qtv پر باقاعدگی سے دکھایا گیا۔ اسی طرح Qtv کی طرف سے یہ ڈیمانڈ آئی تھی کہ صدر مؤسس کے دورۂ ترجمہ قرآن کو آدھے آدھے گھنٹے کے پروگرامز میں کر دیا جائے۔ اس پر کام مکمل ہو چکا ہے اور انہیں یہ کیسٹس مہیا کر دی گئی ہیں۔

ii) امیر تنظیم اسلامی' ڈائریکٹر اکیڈمی محترم جناب حافظ عاکف سعید صاحب کے دورۂ ترجمہ قرآن 2003ء کی ایڈیٹنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اور یہ پورا پروگرام Qtv پر آن ایئر ہو چکا ہے۔

iii) Prime TV جو کہ خصوصاً یورپ میں اپنی نشریات پیش کر رہا ہے، نے صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے بیان القرآن اور منتخب نصاب کو براڈ کاسٹ کرنا شروع کیا ہے۔ اس چینل کو بھی شعبہ پروگرام فراہم کر رہا ہے۔ صدر مؤسس کی تقاریر عظمت مصطفیٰ ﷺ' سیرت النبی ﷺ اور قائداعظم اور علامہ اقبال کا نظریہ پاکستان کی ریکارڈنگز بھی مہیا کی گئی ہیں جنہیں جلد ہی براڈ کاسٹ کر دیا جائے گا۔ ای میلز اور ٹیلی فون کے ذریعہ اس بات کا اندازہ ہو رہا ہے کہ یورپ میں ان پروگرامز کو کافی شوق سے دیکھا جا رہا ہے۔

iv) ڈاکٹر ذاکر نائک صاحب اپنا ایک سیٹلائیٹ چینل Peace Tv کے نام سے شروع کر چکے ہیں' جس کے لیے انہوں نے صدر مؤسس کی ریکارڈنگز مانگی تھیں۔ انہیں بیان القرآن اور منتخب نصاب کی DV کیسٹس کاپی کر کے ارسال کر دی گئی ہیں اور یہ پروگرام ان کے چینل پر چل رہے ہیں۔

5) خلاصہ مضامین قرآن

صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے 1999ء میں قرآن حکیم کی سورتوں کے مضامین کا خلاصہ رمضان کی راتوں میں تراویح کے دوران بیان فرمایا تھا۔ اس کی ایڈیٹنگ کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور اور جلد ہی اس کی DVDs اور سی ڈیز تیار ہو جائیں گی۔ اِن شاءاللہ!

6) دورۂ ترجمۂ قرآن 2003ء

امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب نے 2003ء میں قرآن حکیم کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان فرمائی تھی۔ اس پروگرام کی ایڈیٹنگ مکمل ہو چکی ہے اور اس کی

DVDs تیار کر لی گئی ہیں۔ یہ پروگرام 19DVDs میں تیار ہوا ہے۔ یہ پروگرام Qtv پر آن ایئر ہو چکا ہے۔

7) دورۂ ترجمہ قرآن پنجابی

ناظم دعوت تنظیم اسلامی جناب چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب نے قرآن اسٹوڈیو میں قرآن حکیم کا ترجمہ اور تشریح پنجابی زبان میں ریکارڈنگ کروائی ہے۔ یہ پروگرام آدھے آدھے گھنٹے کی صورت میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کی ایڈیٹنگ کا آغاز ہو چکا ہے اور امید ہے کہ ان شاء اللہ جلد ہی یہ پروگرام مختلف چینلز پر onair ہو جائے گا۔

8) دورۂ ترجمہ قرآن LIVE

گزشتہ رمضان المبارک کی طرح اس سال بھی قرآن اکیڈمی' لاہور سے دورۂ ترجمہ قرآن کو live براڈ کاسٹ کرنے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں ہمیں خصوصی طور پر NBC کیبل کمپنی کا تعاون حاصل ہے جنہوں نے ہمیں اپنا ایک چینل 24 گھنٹے کے لیے دے رکھا ہے۔ سامعین کی ایک بہت بڑی تعداد اس سے مستفید ہوتی رہی اور اس کوشش کو بہت سراہا گیا۔ اس سال دورۂ ترجمہ قرآن کی سعادت حافظ عاطف وحید صاحب نے حاصل کی تھی۔ اس پورے پروگرام کی ڈیجیٹل ریکارڈنگ کی گئی تا کہ اس کی ایڈیٹنگ کر کے چینلز کو فراہم کیا جائے۔

9) نئی سی ڈیز/DVDs کی تیاری

دوران سال درج ذیل نئی سی ڈیز اور DVDs تیار کی گئی ہیں' جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i) خطاب جمعہ۔ والیم VII
ii) خطاب جمعہ۔ والیم VIII
iii) تکمیل نبوت و رسالت
iv) دورۂ ترجمہ قرآن 2003ء
v) عالم اسلام پر دجالیت کا آخری حملہ
vi) امت مسلمہ پر عذاب کے سائے
vii) جرائد 2005ء
viii) انسانیت کے اصل دشمن کون؟
ix) دور حاضر میں خلافت کا دستوری خاکہ
x) نظریۂ پاکستان
xi) پاک بھارت تعلقات
xii) اسلام اور ایمان میں فرق

xiii) جدید اسلامی ریاست میں ٹیکسوں کا نظام

xiv) کیا پاکستان کے خاتمے کی الٹی گنتی شروع ہو چکی ہے؟

xv) تشریح سورۃ الرحمٰن
xvi) تشریح سورۃ الذاریات
xvii) تشریح سورۃ القمر
xviii) تشریح سورۃ النجم
xix) تشریح سورۃ ق
xx) تشریح سورۃ الطور
xxi) Iman
xxii) Nifaq
xxiii) Shirk
xxiv) Jihad

10) نئی ویب سائیٹ

اس سال کے آغاز میں تنظیم کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org کی re-designing اور re-structuring کے کام کا آغاز کیا گیا تھا۔ الحمدللہ نئی ویب سائیٹ upload کر دی گئی ہے۔ یہ ویب سائیٹ تیزی سے download ہوتی ہے اور پہلے سے بہت بہتر ہے۔ اس ویب سائیٹ میں مرکزی انجمن خدام القرآن کے تحت چھپنے والی کتب اور تنظیم اسلامی کی طرف سے مہیا کردہ دعوتی لٹریچر بھی موجود ہے۔

11) جاری پراجیکٹ

i) صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے بے شمار پروگرام جو کہ اس وقت VHS پر موجود ہیں ان کی DVDs/VCDs تیار کی جارہی ہیں' تاکہ وہ اب جدید تقاضوں کے مطابق لوگوں کے کمپیوٹرز اور DVD پلیئرز پر چل سکیں۔

ii) تنظیم کی سائیٹ پر مرکزی انجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی پاکستان کی جانب سے تیار کردہ کافی کتب upload کی گئی ہیں۔ مزید پر کام جاری ہے۔ امید ہے کہ ہم جلد ہی تمام کتابوں کو upload کر دیں گے۔ اِن شاءاللہ!

iii) اس وقت ہمارے پاس بہت سی ایسی VCDs موجود ہیں جن کی آڈیو سی ڈیز تیار نہیں کی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں کام کا آغاز کر دیا گیا ہے اور تمام وہ ٹائیٹلز جو کہ صرف VCDs میں موجود ہیں ان کی آڈیو سی ڈیز تیار کی جارہی ہیں۔

قرآن کالج لاہور

1) نئے داخلے

کالج میں ایف اے' ایف اے جنرل سائنس' آئی کام اور آئی سی ایس کے داخلے اگست 2005ء میں شروع ہوئے اور ستمبر میں مکمل ہوئے۔ ان کلاسوں میں طلبہ کی تعداد 53 تھی۔ ان میں سے ایف اے آرٹس گروپ میں 16' ایف اے جنرل سائنس گروپ میں 07' آئی کام میں 25 اور آئی سی ایس میں 08 طلبہ داخل ہوئے۔

2) بورڈ کے نتائج

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2005ء میں کالج کی طرف سے 85 طلبہ نے امتحان میں شرکت کی۔ کامرس گروپ کے ہونہار طالب علم نور الوری نے 816 نمبر لے کر کالج میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ کالج کے 7 طلبہ نے 700 سے زائد نمبر اور 10 طلبہ نے 600 سے اوپر نمبر حاصل کیے۔ ایف اے فائنل کا رزلٹ 87% رہا۔

3) بورڈ کے حالیہ امتحانات میں شرکت

بورڈ کے امتحان منعقدہ مئی 2006ء میں کالج کی طرف سے 81 طلبہ امتحان میں شریک ہوئے' جن میں 77 طلبہ ریگولر اور 4 پرائیویٹ تھے۔ ان میں سے ایف اے آرٹس سالِ اوّل 13' ایف اے آرٹس سال دوم 16' آئی کام سالِ اوّل 17' آئی کام سالِ دوم 14' ایف اے جنرل سائنس سالِ اوّل 05' ایف اے جنرل سائنس سال دوم 03' آئی سی ایس سالِ اوّل 04 اور آئی سی ایس سال دوم کے 05 طلبہ شریک ہوئے۔ پرائیویٹ طلبہ میں سے آئی کام سالِ اوّل کے 03 اور ایف اے آرٹس سال دوم کا 01 طالب علم شریک ہوا۔ بورڈ کی طرف سے نتائج کا اعلان اگلے سال کی رپورٹ میں شامل کیا جائے گا۔

4) سالانہ سپورٹس

یکم مارچ 2005ء کو سالانہ سپورٹس کا آغاز ہوا۔ کھیلوں کے باقاعدہ آغاز سے قبل پرنسپل صاحب نے تمام طلبہ سے مختصر خطاب کیا' جس میں پرنسپل صاحب نے بڑے اچھے انداز میں کھیلوں کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔ یہ کھیلیں تقریباً ایک ہفتہ تک جاری رہیں۔ ان کھیلوں میں کرکٹ' فٹ بال' والی بال' ٹیبل ٹینس' رسہ کشی اور بیڈمنٹن کے علاوہ 200 میٹر کی

دوڑ بھی شامل تھی۔

5) تفریحی و مطالعاتی دورہ

کالج ہٰذا نے 22 ستمبر 2005ء کو تین روزہ تفریحی و مطالعاتی دورے کا اہتمام کیا جس کے لیے کاغان' ناران کا انتخاب کیا گیا۔ اس ٹور میں تقریباً 50 طلبہ اور 07 سٹاف ممبر شامل تھے۔ بیشتر طلبہ کا کسی پہاڑی مقام کا یہ پہلا ٹور تھا۔ تمام طلبہ اس وادی کے پر فضا اور حسین مناظر سے خوب لطف اندوز ہوئے۔

6) ماہانہ و دیگر امتحانات

کالج میں ہر کلاس کے ماہانہ و دیگر امتحانات باقاعدگی سے منعقد ہوئے اور طلبہ کی کارکردگی رپورٹ ہر ماہ والدین کو ارسال کی گئی۔

7) ٹیچرز ٹریننگ کورس

حسبِ معمول اساتذہ کو تربیت فراہم کرنے کی غرض سے اس سال بھی ایک ماہ دورانیہ کے ''Inservice Training'' کورس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کورس 15 مئی تا 15 جون 2006ء منعقد ہوا۔ اس کورس کا بنیادی مقصد اساتذہ کو ایسے معیاری طریقہ ہائے تدریس سے روشناس کرانا ہوتا ہے جنہیں وہ اپنے کلاس روم میں دورانِ تدریس استعمال کر کے بہترین نتائج حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کے لیے تمام اساتذہ کو معیاری قسم کے کم از کم دو لیکچرز دینے کو کہا گیا۔ تمام اساتذہ نے اس میں بھرپور حصہ لیا اور بہترین لیکچرز تیار کیے۔ ہر لیکچر کے بعد سوال و جواب اور تنقید سے مزید سیکھنے اور معیار کو بہتر بنانے کے مواقع دیے گئے۔ اس کے علاوہ دینی رجحانات کو جلا دینے کے لیے تنظیم اسلامی کے نامور سکالرز جیسے حافظ عاکف سعید صاحب' ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب اور رحمت اللہ بٹر صاحب وغیرہ کو دینی موضوعات پر لیکچرز دینے کے لیے مدعو کیا گیا۔ ان حضرات نے بہت معیاری اور ایمان افروز لیکچرز دیے' جن میں تنظیم اسلامی کے اغراض و مقاصد کو بھی عمدہ انداز میں واضح کیا گیا اور اس تناظر میں کالج کے وسیع تر رول کو بھی اجاگر کرنے کی سعی کی گئی۔ ان لیکچرز کے علاوہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کے دروس و خطابات کی ویڈیو سی ڈیز بھی اساتذہ کو روزانہ کی بنیاد پر دکھائی گئیں۔ الغرض یہ کورس بہت مفید رہا۔

موضوعات : جن موضوعات پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی سی ڈیز دکھائی گئیں ان

کی تفصیل درج ذیل ہے:

1) نجات کی راہ

2) رسولِ انقلاب ﷺ کا طریق انقلاب

3) ختم نبوت اور تکمیلِ رسالت

کورس کے اختتام پر اساتذہ کو سرٹیفکیٹ دیے گئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صدر مؤسس جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب تھے' جنہوں نے اساتذہ کو سرٹیفکیٹ بھی دیے۔

8) مقابلۂ حسنِ قراءت

15 اکتوبر 2005ء کو مقابلۂ حسن قراءت منعقد ہوا' جس میں 13 طلبہ نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی ناظم کالج محترم عاکف سعید صاحب تھے۔ اس پروگرام میں پہلی پوزیشن بی اے کے سہیل اشفاق نے حاصل کی۔ دوسری پوزیشن ایف اے کے حنین عاکف نے اور تیسری پوزیشن ایف اے ہی کے محمد عثمان نے حاصل کی۔

9) مقابلۂ اذان

22 اکتوبر کو کالج میں مقابلۂ اذان منعقد ہوا۔ اس مقابلہ میں 10 طلبہ نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کی صدارت پرنسپل قرآن کالج جناب محمد طارق مسعود نے فرمائی۔ اس پروگرام میں پہلی پوزیشن بی اے کے سہیل اشفاق نے حاصل کی جبکہ دوسری پوزیشن ایف اے کے حنین عاکف نے اور تیسری پوزیشن ایف اے ہی کے حافظ محمد متین ضیاء نے حاصل کی۔

10) رجسٹریشن ولاہور بورڈ سے الحاق

محکمہ تعلیم پنجاب سے کالج کی رجسٹریشن اور لاہور بورڈ سے Affiliation کئی سال قبل ہوئی تھی۔ محکمۂ تعلیم سے کالج کی رجسٹریشن 2008ء تک ہے' جبکہ بورڈ کے ساتھ Affiliation میں ہر سیشن کے بعد توسیع کروانا پڑتی ہے۔ اس سیشن کی توسیع کی درخواست منظور ہو چکی ہے۔

11) کالج لائبریری

قرآن کالج لائبریری میں اس وقت مختلف موضوعات پر کل 2442 کتب موجود ہیں۔ دوران سال 36 کتابوں کا اضافہ ہوا۔ یہ ساری کتب عطیہ کی صورت میں موصول ہوئیں۔

قرآن کالج ہاسٹل

تعارف

قرآن کالج جیسے تعلیمی وتربیتی ادارے میں ہاسٹل کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس کالج کے طلبہ کی اکثریت ہاسٹل سے تعلق رکھتی ہے' جو ملک کے کونے کونے سے حصولِ علم کے ساتھ ساتھ تربیت کے حصول کے لیے یہاں داخلہ لیتی ہے۔ قرآن کالج ہاسٹل نہ صرف ایک اقامتی ادارہ ہے' بلکہ یہاں اسلامی اصولوں کے تحت طلبہ کی تربیت کا بھی خصوصی انتظام و اہتمام ہوتا ہے اور یہی ہمارے ہاسٹل کی امتیازی شان ہے۔ جہاں تک سہولیات کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے بھی ہمارا ہاسٹل جدید ترین ہاسٹلوں سے کسی لحاظ سے کم نہیں ہے۔ ہماری ہاسٹل انتظامیہ کا مرتب کردہ تربیتی نظام طلبہ کی زندگیوں پر گہرے' دیرپا اور دوررس اثرات مرتب کرتا ہے۔ ہاسٹل میں تقریباً 80 طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے' البتہ ہنگامی حالات میں اس گنجائش میں توسیع بھی کی جاسکتی ہے۔

معمولاتِ ہاسٹل

ہاسٹل میں مقیم طلبہ نیز ہاسٹل کے ملازمین کو نماز پنجگانہ باجماعت کی پابندی کا لازماً اہتمام کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ نماز باجماعت میں ہاسٹل کے جملہ مقیمین کی حاضری یقینی بنانے کی غرض سے چند طلبہ پر مشتمل اقامت صلوٰۃ کے نام سے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو فجر کی اذان کے ساتھ ہی طلبہ کو جگاتی ہے۔ وضو اور حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد مسجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے بعد مسجد ہی میں اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤالدین صاحب تمام طلبہ اور ملازمین کو قرآن مجید کے آخری پاروں میں سے بالترتیب اور تسلسل کے ساتھ تین چار آیات تجوید کے ساتھ پڑھانے کے بعد اس کا ترجمہ پڑھاتے ہیں۔ سابقہ ڈی پی ای محترم زین العابدین کے استعفاء کی وجہ سے مارننگ پی ٹی ای اور انڈور گیمز کے پروگرام فی الحال تعطل کا شکار ہیں۔ نئے ڈی پی ای کی تعیناتی پر ہی یہ پروگرام شروع کیے جاسکیں گے۔ امید ہے کہ یہ تعیناتی جلد از جلد ہو جائے گی۔

کالج ٹائم شروع ہونے سے 45 منٹ قبل طلبہ کو ناشتہ دیا جاتا ہے اور بعد ازاں ہاسٹل وارڈن پورے ہاسٹل کا راؤنڈ لگا کر تمام طلبہ کو کالج بھیج دیتا ہے۔ ظہر کی نماز اور کھانے سے

فارغ ہونے کے بعد عصر تک طلبہ فارغ ہوتے ہیں۔ اس دوران طلبہ مختلف مشاغل میں مصروف ہوتے ہیں جن میں مختلف اِنڈور گیمز بھی شامل ہیں۔ نمازِ عصر باجماعت ادا کرنے کے بعد مغرب تک طلبہ مختلف کھیلوں میں مصروف رہتے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی اذان تک ہوم ورک کی کلاس کے لیے کالج دوبارہ کھول دیا جاتا ہے۔ نگرانی کے لیے ایک استاد (غفور احمد عوان) موجود ہوتے ہیں' جو نگرانی کے ساتھ ساتھ پڑھائی میں بھی طلبہ کی معاونت کرتے ہیں۔ نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد کھانا ہوتا ہے' کھانے کے بعد طلبہ کو آدھ گھنٹے کے لیے واک کی اجازت ہوتی ہے۔ بعد ازاں گیٹ بند کر کے تمام طلبہ کلاس روم میں دوبارہ جمع ہو جاتے ہیں اور اسسٹنٹ وارڈن صاحب نماز' روزہ وغیرہ ارکان کی اہمیت پر مشتمل احادیث کا درس دیتے ہیں جس کا دورانیہ 10 سے 15 منٹ ہے۔ بعد ازاں طلبہ اپنے اپنے کمروں میں مطالعہ کرتے ہیں اور ٹھیک رات گیارہ بجے ہاسٹل کی لائٹیں بند کر دی جاتی ہیں۔ اگر کسی طالب علم نے اس کے بعد بھی پڑھنا ہو تو بجائے اپنے کمرے کے' کامن روم میں بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔

یہ رپورٹ میس کا تذکرہ کیے بغیر میرے خیال میں نامکمل ہوگی' اس لیے کہ ہاسٹل کے مختلف عناصر میں سے اس کو ایک اہم ترین عنصر کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ ہم نے طلبہ کو متوازن اور ان کا پسندیدہ کھانا مہیا کرنے کی غرض سے مختلف کلاسوں کے طلبہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے جس کا کام اپنا پسندیدہ مینو مرتب کر کے ہاسٹل وارڈن کے حوالے کرنا ہوتا ہے۔ مینو کا ہر پہلو سے جائزہ لینے کے بعد بازار سے تھوک کے حساب سے سودا خریدنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ سودے کی خریداری اور حاضری سسٹم کا جائزہ اور اس کی نگرانی کا کام ہاسٹل وارڈن کرتا ہے۔ اس کڑی نگرانی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس ہوشربا گرانی کے دور میں بھی طلبہ کے پسندیدہ اور منتخب کردہ مینو کے مطابق تینوں ٹائم معیاری کھانے کے ماہوار چارجز فی کس 1000 سے زیادہ نہیں ہوتے۔

کالج و ہاسٹل کی صفائی پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ چنانچہ ہاسٹل میں رہائشی گملے اور قرآنی دعاؤں پر مشتمل مختلف سائز کے فریم اور سینریز مختلف جگہوں پر آویزاں کر دی گئی ہیں۔

ہاسٹل میں کامن روم بھی ہمارے ہاسٹل کا ایک اہم حصہ ہے' جہاں طلبہ کے مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لیے مختلف رسائل و جرائد کا انتظام ہوتا ہے۔ ہاسٹل میں مانیٹرنگ سسٹم کا

بھی انتظام ہے تاکہ طلبہ اپنے معاملات خود حل کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل پراکٹوریل سسٹم بنایا گیا ہے:

(۱) صلوٰۃ کمیٹی (۲) میس کمیٹی (۳) ڈسپلن کمیٹی (۴) کامن روم واخبار کمیٹی

ہاسٹل میں ہفتہ میں ایک دن بروز جمعرات رات گیٹ بند ہونے کے بعد بزمِ ادب کا پروگرام ہوتا ہے' جس میں تلاوتِ قرآن پاک' حمد باری تعالیٰ' نعت رسول ﷺ' کلامِ اقبال' درس قرآن اور تقاریر وغیرہ کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ گاہے بگاہے شعروشاعری کا پروگرام بھی منعقد ہوتا ہے۔

اتوار کے دن آڈیٹوریم میں درس قرآن مجید ہوتا ہے جس میں تمام طلبہ کی شرکت یقینی بنائی جاتی ہے۔ مزید برآں ہاسٹل میں بھی قرآن مجید کا پندرہ روزہ درس ہوتا ہے۔ اس سال رمضان المبارک میں طلبہ کو باجماعت نماز تراویح پڑھانے کا انتظام قرآن آڈیٹوریم میں کیا گیا ہے۔ اسسٹنٹ وارڈن محترم علاؤالدین صاحب ہر چار رکعت کے بعد تلاوت شدہ قرآنی آیات کا خلاصہ بیان کریں گے۔ اس پروگرام میں ایف اے سال اول اور بی اے سال اول کے ان طلبہ کی شرکت لازمی قرار دی گئی ہے جنہوں نے ایف اے سال دوم کا امتحان قرآن کالج کے علاوہ کسی اور کالج سے پاس کیا ہو' جبکہ سیکنڈ ایئر اور بی اے فائنل کے طلبہ کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ اگر چاہیں تو قرآن اکیڈمی میں بھی تراویح پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ کہیں اور یا کسی اور مسجد میں جاکر تراویح پڑھنے کی اجازت ہرگز نہیں ہو گی۔ جو طلبہ قرآن اکیڈمی میں تراویح پڑھنے جائیں گے' ان کی نگرانی کے لیے انہی میں سے کچھ طلبہ کی ڈیوٹی لگائی جائے گی جو ہاسٹل وارڈن کو روزانہ رپورٹ دینے کے پابند ہوں گے۔

عمارت

ہاسٹل میں 14 عدد بڑے اور 12 عدد چھوٹے کمرے ہیں۔ بڑے کمروں میں 4 طلبہ کو اور چھوٹے کمروں میں 2 لڑکوں کو رہائش دی جاتی ہے' لیکن اس سال طلبہ کی کثرت کی وجہ سے بڑے کمروں میں 4 طلبہ کے بجائے 6 طلبہ کو ٹھہرایا گیا ہے۔ بڑے کمروں میں سے ایک کمرے کو کامن روم اور ایک کمرے کو سپورٹس روم بنایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک کمرے کو مہمان خانہ بھی بنایا گیا ہے تاکہ وقتاً فوقتاً طلبہ اور ملازمین کے آنے والے عزیزوں کے

ٹھہرانے میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔اس مقصد کے لیے 4 عدد بیڈ مع بستر کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ابھی حال ہی میں اس کو رنگ و روغن بھی کیا گیا ہے۔چھوٹے کمروں میں ایک کمرہ ہاسٹل وارڈن' ایک لائبریرین اور ایک معاشیات کے استاد غفور احمد اعوان کے زیر استعمال ہے' باقی کمرے طلبہ کے زیر استعمال ہیں۔

اخراجات ہاسٹل

ہاسٹل میں رہائش کے خواہش مند طلبہ کو مندرجہ ذیل اخراجات ادا کرنا ہوتے ہیں۔

ڈارمیٹری (فور سیٹر):

کرایہ 350' یوٹیلیٹی چارجز 200 ٹوٹل 550

بائی سیٹر: اس میں دو طلبہ کو ٹھہرایا جاتا ہے۔اس کا فی کس کرایہ 500 جبکہ یوٹیلٹی چارجز 200 روپے ہیں۔اس طرح طالب علم کو اس کمرے میں رہائش کے عوض 700 روپے ادا کرنے ہوتے ہیں۔

مزید برآں ہاسٹل میں داخلہ لیتے وقت ہر طالب علم سے 1500 روپے بطور میس ایڈوانس حاصل کیے جاتے ہیں جو کہ قابل واپسی ہوتے ہیں۔کھانے کے اخراجات حاضری سسٹم کی بنیاد پر وصول کیے جاتے ہیں۔علاوہ ازیں ہر طالب علم سے ہاسٹل سکیورٹی کی مد میں 250 روپے وصول کیے جاتے ہیں اور وہ بھی قابل واپسی ہوتے ہیں۔

ہاسٹل سٹاف:

اس وقت ہاسٹل میں درج ذیل سٹاف ہمہ وقت فرائض انجام دے رہا ہے۔

(1) ناظم (2) وارڈن (3) اسسٹنٹ وارڈن (4) ہاسٹل اینڈ میس کلرک (5) باورچی' دو (6) خاکروب' ایک (7) چوکیدار/قاصد' تین (8) مالی' ایک۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات واحادیث درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

شعبۂ خواتین

حلقہ خواتین کا دینی و تربیتی کورس

یہ کورس ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں طالبات اور خواتین کے لیے منعقد کیا جاتا ہے اور 1995ء سے باقاعدگی سے جاری ہے۔ اس سال بھی 15 جون تا 30 جولائی یہ کورس کروایا گیا جس میں تقریباً 58 طالبات اور خواتین نے شرکت کی اور 35 نے کورس مکمل کیا۔

نصاب میں درج ذیل مضامین شامل تھے: تجوید اور لحن جلی کے قواعد' ابتدائی عربی گرامر' مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب' احادیث نبویہ ؐ' ارکانِ اسلام' نیز مختلف دینی موضوعات پر ہفتہ وار لیکچرز۔ اس کے علاوہ میت کے غسل اور تجہیز و تکفین سے متعلق لیکچر بھی نصاب میں شامل ہے' اور یہ عملی طور پر کر کے دکھایا بھی جاتا ہے۔

تمام اساتذہ نے انتہائی محنت و خلوص کے ساتھ اپنی خدمات انجام دیں۔ کورس کے اختتام پر تقسیم اسناد کی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں شریک طالبات اور اساتذہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اسے انتہائی مفید قرار دیا کہ یہ زندگیوں میں مثبت تبدیلی لاتا ہے اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ تقریب کے آخر میں ناظمہ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین محترمہ بیگم ڈاکٹر اسرار احمد صاحبہ نے اسناد تقسیم کیں اور دعا پر تقریب کا اختتام ہوا۔ تقریب میں شریک طالبات کی تواضع کا بھی اہتمام کیا گیا۔

خواتین کا ماہانہ اجتماع

ہر انگریزی ماہ کے پہلے ہفتہ کے دن یہ پروگرام باقاعدگی سے جاری ہے اور قرآن اکیڈمی کے خواتین ہال میں منعقد ہوتا ہے' جس میں درسِ قرآن اور درسِ حدیث کے علاوہ مختلف دینی موضوعات اور حالاتِ حاضرہ پر لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس سال علیحدہ سے استقبال رمضان کا کوئی بڑا پروگرام منعقد نہیں ہوا بلکہ ماہانہ اجتماع میں ہی رمضان المبارک کے استقبال سے متعلق مختلف گوشوں پر خواتین کی تقاریر ہوئیں۔

ترجمۂ قرآن اور تجوید کی کلاس

قرآن اکیڈمی میں یہ کلاسز ہفتے میں دو دن پیر اور منگل کو بعد نماز عصر ہوتی ہیں۔ ترجمۂ قرآن اور تجوید کے ساتھ ساتھ عربی گرامر اور منتخب نصاب کی کلاسیں بھی ہوتی ہیں' جن میں خواتین اور بچیوں کی کافی تعداد شریک ہوتی ہے۔

دورۂ ترجمۂ قرآن و جامع القرآن

قرآن اکیڈمی کی جامع مسجد کا نام جامع القرآن ہے۔ محترم صدر مؤسس مرکزی انجمن جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے 1984ء (1404ھ) میں ایک نہایت اہم فیصلہ کیا تھا کہ رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ تراویح کے ساتھ ساتھ اس میں پڑھے جانے والے قرآن کا ترجمہ اور مختصر تشریح بھی بیان کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس میں 1984ء سے اب تک اس مسجد میں جاری ہے۔ دورۂ ترجمۂ قرآن تحریک رجوع الی القرآن کا ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا ہے۔ لوگوں میں اس سلسلہ کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور ہمارے علاوہ بہت سے دوسرے حضرات نے بھی اس سلسلہ کو اپنا لیا ہے۔

رمضان المبارک 1426ھ کے دوران دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری محترم صدر مؤسس کے صاحبزادے جناب عاطف وحید صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کی۔ اس پورے پروگرام کی ڈیجیٹل ریکارڈنگ کی گئی۔ نیز اسے بذریعہ کیبل براہِ راست نشر کیا گیا۔ پہلے دن افتتاحی خطاب محترم ڈاکٹر صاحب نے تعارفِ قرآن اور سورۂ فاتحہ کے موضوع پر کیا۔ دورۂ ترجمہ قرآن کے دوران مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اس سے استفادہ کیا' جبکہ آخری عشرے میں یہ تعداد تقریباً 450 افراد اور 100 خواتین تک جا پہنچی۔ اس کے علاوہ لاہور میں آٹھ دس مقامات پر تراویح کے ساتھ یا دن میں دورۂ ترجمہ قرآن کا پروگرام منعقد ہوا۔ جامع القرآن میں اس دفعہ قریباً 80 افراد نے اعتکاف کی سعادت حاصل کی۔ معتکف حضرات کو انجمن اور تنظیم کا لٹریچر مطالعہ کے لیے مہیا کیا گیا۔

جامع القرآن میں خطابِ جمعہ کی ذمہ داری ڈاکٹر عارف رشید صاحب ادا کرتے ہیں۔ اس سال کے دوران صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو خطاب کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ لیکن ان کی کمر کے آپریشن کے باعث اس میں چند ماہ کا تعطل رہا۔ الحمد للہ صحت یابی کے بعد محترم صدر مؤسس ہر ماہ کے دوران ایک خطاب کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ جمعہ کے اجتماعات میں لوگوں کی کثیر تعداد شریک ہوتی ہے۔ نمازِ فجر کے بعد ہفتہ میں تین دن درسِ قرآن اور تین دن درسِ حدیث کا پروگرام جاری رہا۔ شادی بیاہ کے ضمن میں اصلاحی تحریک کو اب کافی قبول عام حاصل ہو چکا ہے اور کافی تعداد میں محافل نکاح اس مسجد میں منعقد کی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مسجد میں ناظرہ کلاس اور حفاظ بچوں کی دہرائی کا بھی بندوبست ہے۔

صدر مؤسس کا ہفتہ وار درسِ قرآن

قرآن آڈیٹوریم میں صدر مؤسس محترم ڈاکٹر اسرار احمد کا درسِ قرآن اتوار کے روز کافی عرصہ سے جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی بیرون شہر مصروفیات کی وجہ سے یہ درس قرآن ہر ماہ قریباً تین دفعہ منعقد ہوتا رہا ہے اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد نہایت ذوق وشوق کے ساتھ اس سے استفادہ کرتی رہی ہے۔ مئی 2002ء سے سلسلہ وار درس قرآن کی بجائے دعوتی نقطۂ نگاہ سے مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کا درس شروع کیا گیا۔ اس ریکارڈنگ کو مختلف چینلز نشر کر رہے ہیں اور اس طرح یہ دعوت دنیا بھر میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچ رہی ہے۔ مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب کے دروس کی تکمیل کے بعد دوبارہ سلسلہ وار درس قرآن کا تسلسل قائم کیا گیا۔ لیکن نومبر 2005ء میں محترم ڈاکٹر صاحب کی کمر کی شدید تکلیف اور اس کے آپریشن کے باعث درس قرآن کا سلسلہ تقریباً چار ماہ تک معطل رہا۔ بعد ازاں محترم ڈاکٹر صاحب نے یہ ذمہ داری ڈاکٹر عارف رشید صاحب کے سپرد کر دی۔ اب محترم صدر مؤسس ہر ماہ کے دوران ایک بار درسِ قرآن دیتے ہیں۔ سامعین کی دلچسپی اور ان کے اشکالات دور کرنے کے لیے درس کے بعد آدھ گھنٹہ سوال و جواب کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ قریباً 400 سے 500 حضرات اور 100 سے 150 خواتین اس پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔

ایڈمن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے شعبہ ایڈمن کے روزمرہ کے معاملات میں سٹاف کی نگرانی' ماہوار تنخواہوں کی بروقت تیاری' ڈاک کا باقاعدہ اندراج اور تقسیم' سٹاف کی حاضریوں اور چھٹیوں کا ریکارڈ رکھنا' مختلف نوع کے آفس آرڈرز' نوٹس اور میموز کا اجراء اور ریکارڈ مرتب کرنا' قرآن اکیڈمی ہاسٹل' میس اور مسجد کے انتظامات کی نگرانی' دروس و خطابات اور مختلف پروگرامز کے انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا اور ارکان انجمن کے ساتھ رابطہ رکھنا شامل ہیں۔ دوران سال ایڈمن نے اپنی معمول کی ذمہ داریاں عمدگی سے ادا کیں۔ حسب ضرورت سرکاری دفاتر سے رابطے بھی جاری رہے۔

اکاؤنٹس اور کیش سیکشن

شعبہ اکاؤنٹس اور کیش نے اپنی معمول کی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے ادا کیں۔ سالانہ اکاؤنٹس بروقت تیار کیے گئے اور خارجی محاسب' رحمان سرفراز اینڈ کمپنی کو آڈٹ کے لیے پیش کیے گئے۔ خارجی محاسب کے طور پر رحمٰن سرفراز اینڈ کمپنی کی اعزازی خدمات مرکزی انجمن کو شروع ہی سے حاصل ہیں۔ یہ کمپنی مرکزی انجمن کے سالانہ اکاؤنٹس کو چیک کر کے آڈٹ رپورٹ مرتب کرتی ہے اور بعد ازاں ہمارے اکاؤنٹس کو (آڈٹ رپورٹ کے ہمراہ) CBR سے منظوری کے لیے محکمہ انکم ٹیکس میں submit کراتی ہے۔ مرکزی انجمن' کمپنی کی ان اعزازی خدمات کے لیے میر عبدالرحمٰن صاحب کی بے حد ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم میر صاحب کو بہترین اجر سے نوازے' آمین!

گزشتہ سال مرکزی انجمن کے چیف اکاؤنٹینٹ جناب محمد یونس صاحب نے فریضۂ حج کی ادائیگی کی سعادت کے بعد اپنی خدمات اعزازی طور پر مرکزی انجمن کے لیے وقف کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس سال کے دوران موصوف نے خرابیٔ صحت کی بنا پر مزید خدمات انجام دینے سے معذرت کر لی۔

مرکزی انجمن کو داخلی محاسب کے طور پر چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب کی اعزازی خدمات حاصل ہیں۔ محترم بٹر صاحب نہ صرف سال بھر اکاؤنٹس اور سٹاک رجسٹرز کو چیک کرتے ہیں' بلکہ ہر تین ماہ بعد کتب و کیسٹس کے سٹاک اور دیگر اثاثہ جات کو بھی چیک کرتے ہیں۔ مرکزی انجمن کی انتظامیہ موصوف کی ان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ محترم بٹر صاحب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین!

محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کے مکمل دورۂ ترجمہ قرآن اور دروس وخطابات کے علاوہ تلاوتِ قرآن' کتب احادیث کے تراجم' میثاق' حکمت قرآن اور ندائے خلافت کے تازہ اور سابقہ شمارے' اردو و انگریزی کتب' کیسٹس' سی ڈیز اور مطبوعات کی مکمل فہرست ہماری ویب سائٹ www.tanzeem.org پر ملاحظہ کیجیے!

بیلنس شیٹ برائے سال 2006-2005ء

Balance Sheet as on 30-06-2006

Liabilities		Assets	
3,704,000	فکسڈ فنڈ موسسین، محسنین اور مستقل اراکین کی یکمشت ادائیگی	49,846,516	مستقل اثاثہ جات و سرمایہ کاری
		6,016,387	مکتبہ مرکزی انجمن
44,000,000	فکسڈ اثاثہ جات فنڈ	4,841	اسٹاک وسٹورز
42,145	تعلیمی قرضہ فنڈ	254,745	پیشگی رقوم و دیگر واجب الوصول رقم
28,437	دیگر فنڈ		
136,625	سکیورٹی ڈیپازٹ		
30,890	قابل ادائیگی اخراجات	1,541,296	بینک میں موجودہ رقم
9,791,688	میزان کل آمدن منہا اخراجات 30/جون 2006ء	70,000	امپریسٹ فنڈ
57,733,785		57,733,785	

Income and Expenditure

A/C for the year ended 30-06-2006

رقم	اخراجات	رقم	آمدن
1,405,832	قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس (اخراجات منہا آمدن)	876,000	ماہانہ اعانت
125,491	ہاسٹل قرآن کالج (اخراجات منہا آمدن)	7,632,363	خصوصی دیگر اعانت
208,4331	مکتبہ انجمن (اخراجات منہا آمدن)	306,145	خط وکتابت ودیگر کورسز فیس
27,961	محاضرات قرآنی		
622,850	نقد امداد	20,803,832	دیگر آمدنی
332,675	دعوت وتبلیغ پبلسٹی		
727,713	مساجد		
413,012	قرآن اکیڈمی ہاسٹل ومیس		
2,104,695	اسٹاف تنخواہ		
471,268	ٹیلی فون فیکس، بجلی، پانی وگیس بل		
241,515	آڈیٹوریم		
61,802	اولڈ ایج بینیفٹ		
673,001	مرمت اور مینٹیننس		
309,336	خط وکتابت ودیگر کورسز		
852,365	شعبہ تحقیق اسلامی وتربیت		
244,111	لائبریری		
210,029	گاڑیوں کے اخراجات		
402,863	دیگر اخراجات		
18,307,490	آمدنی منہا اخراجات		
29,618,340		29,618,340	

Shedule of Fixed Assets
as at 30th June, 2006

Total	Amount	Particulars of Land & Buildings
	4,781,470	قرآن اکیڈمی
	10,956,607	قرآن آڈیٹوریم وکالج مع ہاسٹل
	679,401	جامع مسجد ومکتب والٹن
	179,974	جامع مسجد الہدیٰ راولپنڈی
	1,000,000	لینڈ کوئٹہ
	31,000	لینڈ سرگودھا
	-	لینڈ شیخوپورہ
	2,446,660	جامع مسجد بنت کعبہ سمن آباد
20,242, 612	167,500	فلیٹ فردوس مارکیٹ
		Other Assets
	7,678,269	قرآن اکیڈمی
	130,896	قرآن اکیڈمی ہاسٹل
	4,750	فلیٹ فردوس مارکیٹ
	849,897	قرآن کالج
	431,924	قرآن کالج ہاسٹل اینڈ میس
	477,530	قرآن آڈیٹوریم
9,603,904	30,638	جامع مسجد ومکتب والٹن
29846,516		کل رقم =

منسلک انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

دعوت و تبلیغ

1) دورۂ ترجمۂ قرآن

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے تحت رمضان المبارک کی راتوں میں نمازِ تراویح کے ساتھ مکمل دورۂ ترجمۂ قرآن کا سلسلہ ایک منفرد اور اپنی مثال آپ کاوش ہے۔ الحمد للہ! کراچی میں یہ سلسلہ گزشتہ سولہ سال سے باقاعدگی سے جاری ہے اور اِس سے استفادہ کرنے والے حضرات وخواتین کی تعداد میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس سال شہرِ کراچی میں جن 14 مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے اِن کی تفصیل حسب ذیل ہے :

	مقام	مدرس
1-	گلستان انیس کلب	حافظ عاکف سعید صاحب
2-	قرآن اکیڈمی، ڈیفنس	شجاع الدین شیخ صاحب
3-	شمیم گارڈن (یاسین آباد)	انجینئر نوید احمد صاحب
4-	نوبل پوائنٹ، نارتھ ناظم آباد	عامر خان صاحب
5-	فاران کلب، انٹرنیشنل	اعجاز لطیف صاحب
6-	قرآن مرکز، کورنگی	محمد نعمان صاحب
7-	بسم اللہ ہلز، گلستانِ جوہر	افتخار عالم صاحب
8-	کہف ماڈل اسکول، ملیر	انجینئر نعمان اختر صاحب
9-	قرآن سینٹر، ڈیفنس	فیصل منظور صاحب

10-	قرآن مرکز، لانڈھی	عثمان کاظمی صاحب
11-	دفتر تنظیم اسلامی، آرام باغ	ڈاکٹر محمد الیاس صاحب
12-	قرآن مرکز، گلزارِ ہجری	محمد سلیم الدین صاحب
13-	ناصر کالونی، کورنگی نمبر 1	توحید خان/سراج احمد صاحبان
14-	PIB لان، PIB کالونی	قاری طاہر عبداللہ صدیقی صاحب

2) حلقہ ہائے دروسِ قرآن/خطابات

مقام	دن / وقت
مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس فیز VI	جمعرات بعد نمازِ عشاء
مسجد نبوی ہاؤسنگ اسکیم، عقب مڈایسٹ ہسپتال، کلفٹن	جمعرات بعد نمازِ عشاء
مکان M-1/1، بلاک 6، PECHS	اتوار نمازِ فجر کے ایک گھنٹے بعد
جامع مسجد طیبہ، متصل قرآن مرکز کورنگی، سیکٹر A-35	جمعرات بعد نمازِ عشاء
انگلش لیباریٹریز، PECHS سوسائٹی	جمعہ 3:00 بجے دن
حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی	جمعہ 9:00 بجے شب
گلستان انیس کلب، نزد ہل پارک چورنگی، شہیدِ ملت روڈ	تیسرا اتوار 11 بجے دن
نوبل پوائنٹ شادی ہال، نارتھ ناظم آباد	تیسرا اتوار 11 بجے دن
مادام اپارٹمنٹ، بالمقابل زین کلینک، چھوٹا گیٹ، ایئرپورٹ	تیسرا اتوار 11 بجے دن
ہل ٹاپ لان، گلستان جوہر بلاک 16	تیسرا اتوار 11 بجے دن
PIB لان، PIB کالونی، بس روٹ نمبر 8 کا آخری اسٹاپ	تیسرا اتوار 11 بجے دن
قرآن مرکز گلزار ہجری، R-20، پاپوئیر فاؤنٹین، فیز 2، KDA اسکیم 33	تیسرا اتوار 11 بجے دن ہر بدھ بعد نماز مغرب
قرآن اکیڈمی یاسین آباد	منگل بعد نمازِ عشاء
مسجدِ عثمان، متصل فاران کلب انٹرنیشنل	پیر بعد نمازِ مغرب
ظفر اسکوائر نزد مدینہ مسجد گلی نمبر 4، برنس روڈ	منگل بعد نماز عشاء
عسکری III جامع مسجد، اسکول روڈ نزد کینٹ اسٹیشن	جمعہ بعد نمازِ مغرب

تعلیم و تربیت

1) ایک سالہ قرآن فہمی کورس

بحمد اللہ انجمن خدام القرآن سندھ‘ کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے بعد اِس کے زیر اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کا تسلسل کے ساتھ انعقاد ہو رہا ہے۔ اب تک 11 کورسز مکمل ہو چکے ہیں جن سے 275 سے زائد حضرات و خواتین اِستفادہ کر چکے ہیں‘ جن میں سے 50 حضرات و خواتین شہرِ کراچی کے مختلف مقامات پر دورہ ہائے ترجمۂ قرآن کرنے‘ دروس قرآن دینے اور عربی گرامر کی تدریس کی خدمت بجا لانے میں مصروف ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ انجمن کے تحت بارہواں ایک سالہ قرآن فہمی کورس جاری ہے۔ اس مرتبہ یہ کورس دو جگہ منعقد کیا گیا‘ قرآن اکیڈمی ڈیفنس اور قرآن اکیڈمی یاسین آباد۔ قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں 35 حضرات و خواتین اِس کورس میں باقاعدگی سے شرکت کر رہے ہیں‘ جبکہ قرآن اکیڈمی یاسین آباد کے شہر کے مرکز میں ہونے کی وجہ سے وہاں 120 سے زائد حضرات و خواتین اِس کورس میں باقاعدگی سے شرکت کر رہے ہیں۔ آئندہ کورس اِن شاء اللہ تین مقامات پر کرنے کا ارادہ ہے جو 20 نومبر 2006ء سے شروع ہوگا۔

2) عربی گرامر برائے قرآن فہمی کلاسز

گزشتہ سال کی طرح اِس سال بھی ''عربی گرامر برائے قرآن فہمی کورس'' 15 مقامات پر منعقد کیا گیا۔ اِس کورس میں ''عربی گرامر برائے قرآن فہمی'' کتاب پڑھائی گئی۔ اِن کلاسز سے مجموعی طور پر تقریباً 70 حضرات نے اِستفادہ کیا۔ یہ کلاسز ہفتہ میں 3 دن منعقد ہو رہی ہیں۔

3) مدرسۃ البنین

14 نومبر 2005ء تک مدرسۃ البنین میں کل طلبہ کی تعداد 19 تھی‘ جن میں سے قاعدہ کے 10 اور ناظرہ کے 9 طلبہ اور ایک معلّم تھا۔ 15 نومبر 2005ء کو مدرسۃ البنین میں مدرسہ کی ذمہ داری جناب انصار احمد صاحب کو دی گئی اور ساتھ ہی دو اساتذہ کو رکھا گیا اور مدرسہ کا نیا نظام ترتیب دیا گیا۔ الحمد للہ اس نظام کو اختیار کرنے کے بعد تعداد میں

تعلیم و تربیت

1) ایک سالہ قرآن فہمی کورس

بحمداللہ انجمن خدّام القرآن سندھ' کراچی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے بعد اِس کے زیر اہتمام ایک سالہ قرآن فہمی کورسز کا تسلسل کے ساتھ انعقاد ہو رہا ہے۔ اب تک 11 کورسز مکمل ہو چکے ہیں جن سے 275 سے زائد حضرات و خواتین اِستفادہ کر چکے ہیں' جن میں سے 50 حضرات و خواتین شہرِ کراچی کے مختلف مقامات پر دورہ ہائے ترجمۂ قرآن کرنے' دروس قرآن دینے اور عربی گرامر کی تدریس کی خدمت بجا لانے میں مصروف ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ انجمن کے تحت بارھواں ایک سالہ قرآن فہمی کورس جاری ہے۔ اس مرتبہ یہ کورس دو جگہ منعقد کیا گیا' قرآن اکیڈمی ڈیفنس اور قرآن اکیڈمی یاسین آباد۔ قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں 35 حضرات و خواتین اِس کورس میں باقاعدگی سے شرکت کر رہے ہیں' جبکہ قرآن اکیڈمی یاسین آباد کے شہر کے مرکز میں ہونے کی وجہ سے وہاں 120 سے زائد حضرات و خواتین اِس کورس میں باقاعدگی سے شرکت کر رہے ہیں۔ آئندہ کورس اِن شاء اللہ تین مقامات پر کرنے کا ارادہ ہے جو 20 نومبر 2006ء سے شروع ہو گا۔

2) عربی گرامر برائے قرآن فہمی کلاسز

گزشتہ سال کی طرح اِس سال بھی ''عربی گرامر برائے قرآن فہمی کورس'' 15 مقامات پر منعقد کیا گیا۔ اِس کورس میں ''عربی گرامر برائے قرآن فہمی'' کتاب پڑھائی گئی۔ اِن کلاسز سے مجموعی طور پر تقریباً 70 حضرات نے اِستفادہ کیا۔ یہ کلاسز ہفتہ میں 3 دن منعقد ہو رہی ہیں۔

3) مدرسۃ البنین

14 / نومبر 2005ء تک مدرسۃ البنین میں کل طلبہ کی تعداد 19 تھی' جن میں سے قاعدہ کے 10 اور ناظرہ کے 9 طلبہ اور ایک معلّم تھا۔ 15 نومبر 2005ء کو مدرسۃ البنین میں مدرسہ کی ذمہ داری جناب انصار احمد صاحب کو دی گئی اور ساتھ ہی دو اساتذہ کو رکھا گیا اور مدرسہ کا نیا نظام ترتیب دیا گیا۔ الحمد للہ اس نظام کو اختیار کرنے کے بعد تعداد میں

خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت مدرسۃ البنین میں 64 طلبہ زیرِ تعلیم ہیں، جن میں ناظرہ کے 31 اور قاعدہ کے 32 طلبہ ہیں، جو کہ 4 کلاسز پر مشتمل ہیں۔

4) سمر کورس

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی طلبہ و طالبات کے لیے موسم گرما کی تعطیلات میں "Islamic Day Camp" کے عنوان سے سمر کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ اس مرتبہ دو کورسز کا انعقاد کیا گیا جن کا آغاز مؤرخہ 19 جون سے ہوا۔ کلاس 4 تا 8 کے طلبہ کے لیے Elementary Course اور کلاس 9 اور مزید بڑی کلاسز کے طلبہ و طالبات کے لیے Advanced Course منعقد کیا گیا۔ یہ دونوں کورسز قرآن اکیڈمی ڈیفنس اور قرآن اکیڈمی یاسین آباد، دونوں مقامات پر منعقد کیے گئے۔ ایلیمنٹری کورس میں طالبات کا پروگرام شعبہ خواتین کے تحت منعقد کیا گیا۔ مؤرخہ 17 جون کو دونوں مقامات پر دونوں کورسز کی orientation class کا انعقاد کیا گیا۔ قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں 100 کے قریب طلبہ و طالبات اور قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں 150 کے قریب طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ نیز ایک بڑی تعداد والدین کی بھی اس موقع پر موجود تھی۔ ایلیمنٹری کورس کا اختتام 21 جولائی کو جبکہ ایڈوانسڈ کورس کا اختتام 28 جولائی کو ہوا۔

کورس کے شرکاء کو فہم القرآن، احادیثِ مبارکہ، سیرۃ النبی ﷺ، آدابِ زندگی، تجوید کے بنیادی قواعد، نماز مع ترجمہ، نماز کے مسائل اور اخلاقیات کے مضامین کی تعلیم دی گئی۔ اِن کے علاوہ کچھ اسپیشل لیکچرز کا بھی اہتمام کیا گیا جن میں:

First Aid Training, Health in Islam, Introduction to Islamic Websites, Time Management, Dawah Training and Techniques,

ایمان اور اسلام میں فرق اور علامہ اقبال کی کچھ نظمیں شامل تھیں۔ ایڈوانسڈ کورس میں 66 طلبہ و طالبات میں سے 42 جبکہ ایلیمنٹری کورس میں 97 طلبہ و طالبات میں سے 57 نے کامیابی سے اس کورس کی تکمیل کی۔ مؤرخہ 15 راگست کو صدرِ انجمن نے کامیاب طلبہ و طالبات میں اسناد تقسیم کیں۔

5) Basic Themes of Islam

پچھلے سال متعارف کرائے گئے کورس بنام Basic Themes of Islam کی

اس سال دو مزید کلاسز منعقد کی گئیں۔ ان دونوں کورسز سے مجموعی طور پر 110 خواتین و حضرات نے استفادہ کیا۔ اس کورس کا مقصد مختصر وقت میں اُن حضرات وخواتین تک دین کا پیغام پہنچانا تھا جو کہ اپنی کاروباری یا دیگر مصروفیات کی وجہ سے باقاعدہ دینی تعلیمات کے حصول کے لیے وقت نکالنے سے قاصر ہیں۔ یہ کورس کل 12 لیکچرز پر مشتمل تھا۔ orientation اور اختتامی کلاس اِس کے علاوہ تھی۔ جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے تمام لیکچرز کو نہایت احسن انداز میں پیش کیا۔ کورس کے شرکاء کو تمام لیکچرز کے نوٹس فراہم کیے گئے اور ان نوٹس کو رکھنے کے لیے انہیں فائل فولڈرز بھی پیش کیے گئے۔ تمام لیکچرز ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے present کیے گئے۔ ہر لیکچر کے اختتام پر شرکاء کے مختلف گروپس کے درمیان موضوع سے متعلق discussion کا اہتمام کیا گیا اور سوال و جواب کی نشست رکھی گئی۔ اِس کے علاوہ ہر لیکچر کے اختتام پر شرکاء کو home assignment بھی دی جاتی۔ ان تمام سرگرمیوں میں شرکاء کی کارکردگی کا ریکارڈ رکھا گیا۔ صدرِ انجمن نے پوزیشن حاصل کرنے والے شرکاء میں سرٹیفکیٹ اور کتابوں کے تحائف تقسیم کیے۔ اپنے تأثرات میں شرکاء نے کورس کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد پیش کی اور اِسے بہت سراہا اور امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی اِس طرح کے کورسز منعقد کیے جاتے رہیں گے۔

6) اعتکاف

ہر سال کی طرح اِس سال بھی رمضان المبارک میں نمازِ تراویح کے ساتھ دورۂ ترجمۂ قرآن میں شرکت کے خواہش مند رفقاء و احباب نے مسجد جامع القرآن میں اعتکاف کی سعادت حاصل۔ اِس سال معتکفین کی تعداد 175 تھی۔ معتکفین کے لیے روزانہ بعد نمازِ ظہر مختلف دینی موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام کیا گیا۔ یہ لیکچرز انجینئر نوید احمد صاحب اور شجاع الدین شیخ صاحب نے دیے۔

شعبۂ خواتین

اس وقت مدرسے میں ناظرہ اور تجوید القرآن کی تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعداد 153 ہے' جبکہ ناظرہ اور تجوید القرآن کی تعلیم حاصل کرنے والی خواتین کی تعداد 56 ہے۔ ماہ جولائی چھٹی کا مہینہ تھا اس لیے مدرسۃ البنات کی کارروائیاں معطل رہیں۔ البتہ ڈیڑھ سالہ کورس 17 جولائی تک جاری رہا۔ ماہِ اگست میں استقبالِ رمضان پر درس ہوا اور رمضان

میں صبح 10 سے 12.30 تک دورۂ ترجمۂ قرآن کریم ہوا۔ مدرِّسہ ثروت بنت اعوان تھیں۔
ماہانہ دروس کا سلسلہ جو ہر ماہ کی آخری جمعرات کو ہوتا ہے اس سال بھی جاری رہا۔
پورے سال کے دوران تجوید اور گرامر کے شارٹ کورسز محترمہ حنا عادل اور خورشید سعید صاحبہ نے کروائے۔ خواتین کو میت نہلانے کے آداب وطریقہ بتایا گیا۔ تہمینہ مبارک صاحبہ نے یہ فرض انجام دیا۔ دین کی ضرورت کے تحت خواتین سے عطیات کی درخواست کرنے پر بہت ساری خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔
مدرسۃ البنات میں ہونے والے ترجمہ وتفسیر کی کلاس میں پارہ نمبر 12 نصف ہو چکا ہے۔ پارہ نمبر 11 تک ٹیسٹ بھی مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ کلاس مدرِّسہ تہمینہ مبارک بروز منگل اور جمعہ لیتی ہیں۔ ماہِ اگست 2005ء میں بچیوں کی کلاس میں مختصر تفسیر سے قرآن پاک کا تعارف کروایا گیا۔ بچیاں شوق سے پڑھتی اور یاد کرتی ہیں۔ یہ کلاس بروز جمعرات ہفتہ وار ہوتی ہے۔ تکمیل قرآن فہمی کورس کے بعد تقریباً 35 خواتین جا چکی ہیں۔ ان میں سے اکثر تنظیم میں شامل ہونا چاہتی ہیں۔ ٹیچرز کو مدرسۃ البنات اور کلاس روم کے قواعد وضوابط متعارف کرائے گئے۔

تصنیف وتالیف

تصنیف وتالیف کے حوالے سے قابلِ ذکر امور حسبِ ذیل ہیں:

1) منتخب نصاب حصہ ششم یعنی سورۃ الحدید کے نکات برائے درس وتدریس کو 1000 کی تعداد میں شائع کیا گیا اور اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ نکات برائے درس وتدریس کا سلسلہ مکمل ہوا۔
2) اکبر علی بیگ صاحب کی مرتب کردہ کتاب ''گلدستۂ حدیث'' پر نظر ثانی کرکے اِسے 1000 کی تعداد میں شائع کیا گیا۔
3) انجینئر نوید احمد صاحب کی درج ذیل تحریریں ماہنامہ میثاق' لاہور میں شائع ہوئیں:
(i) پاکستان کا مستقبل: ہمارے طرزِ عمل کی روشنی میں
(ii) توہین ناموس رسالت ﷺ
(iii) نفاق کی حقیقت اور جماعتی زندگی میں اظہارِ اختلاف کے آداب اور طریق کار
اس کے علاوہ ایک تحریر ''حوادث پر مؤمنانہ طرزِ عمل'' کے عنوان سے ماہنامہ حکمتِ قرآن' لاہور میں شائع ہوئی۔

4) منتخب نصاب حصہ سوم پر نظرِ ثانی کر کے اِسے 1000 کی تعداد میں شائع کیا گیا۔
5) رباط العلوم الاسلامیہ لائبریری میں ہونے والے ماہانہ درس قرآن کے سلسلہ میں مؤرخہ 19 مارچ 2006ء کو ہونے والے خطاب کے ضمن میں ''پاکستان کا مستقبل ہمارے طرزِ عمل کی روشنی میں'' کے موضوع پر 1000 کی تعداد میں کتابچہ شائع کیا گیا۔
6) قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب میں شامل سورۃ العنکبوت آیات 1 تا 13' سورۃ العنکبوت رکوع 5 تا 7' سورۃ الکہف آیات 27 تا 29' سورۃ البقرۃ آیات 153 تا 157' غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ احزاب کے دروس اور توہینِ ناموسِ رسالت ﷺ اور حدود آرڈیننس پر اعتراضات کا جائزہ کے مضامین کو کتابچوں کی صورت میں شائع کیا گیا۔

شعبۂ سمع و بصر

گزشتہ سال ماہِ رمضان المبارک میں الیکٹرانک میڈیا پر دعوت کے اعتبار سے خصوصی توجہ دی گئی۔ کراچی کے مختلف علاقوں میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب مدظلہ کا بیان القرآن ویڈیو کراچی شہر کے آٹھ مختلف کیبل نیٹ ورکس پر چلایا گیا جو کہ کافی مفید رہا۔ شہر کے ایک بڑے کیبل نیٹ ورک پر براہِ راست تراویح پروگرام کو متعارف کروایا گیا جو الحمدللہ کافی مفید رہا۔ محترم اعجاز لطیف صاحب کا دورۂ ترجمۂ قرآن فاران کلب انٹرنیشنل سے براہِ راست نشر کیا گیا۔ یہ پروگرام دعوت کے اعتبار سے موزوں رہا۔ اس نیٹ ورک کے تقریباً سات لاکھ صارفین ہیں۔ الیکٹرانک میڈیا کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے شعبۂ سمع و بصر کے تحت ایک اسٹوڈیو کا قیام عمل میں لایا گیا' جس کی ساؤنڈ پروفنگ کے لیے مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے تعاون سے خصوصی طور پر تربیت یافتہ لوگوں کو مدعو کیا گیا اور ان کی نگرانی میں کام مکمل کیا گیا۔ اسٹوڈیو میں ائیر کنڈیشننگ کا انتظام بھی انجمن کے ایک ممبر نے مکمل کروایا جو کہ اس سلسلے میں مہارت رکھتے ہیں۔ ریکارڈ شدہ ویڈیو کو ایڈیٹ کرنے کی غرض سے ایک edit suit بھی تعمیر کیا گیا جس میں دو عدد ویڈیو ایڈیٹ سسٹم نصب کیے گئے۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے 104 ویڈیو خطابات جو کہ VHS پر تھے' انہیں DVDs پر ڈیجیٹل کرنے کا کام مکمل کیا گیا۔ دورانِ سال آڈیو ویڈیو کیسٹس' سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز کی ریکارڈنگز کی تعداد اِس طرح رہی:

	سال 05-2004ء	سال 06-2005ء
آڈیو کیسٹس	36,955	58,895
ویڈیو کیسٹس	571	598
سی ڈیز	8,346	13,000
ڈی وی ڈیز	9,423	15,400

آئی ٹی سیکشن

اس سال IT Section نے Microsoft developer hosting تبدیل کیا ہے جس میں 100 GB space کے ساتھ ساتھ اس کو handle کرنا آسان ہے اور اس کی قیمت بھی کم ہے۔ قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں networking کا کام مکمل ہوا۔ قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں DSL internet service مہیا کی گئی ہے جس سے قرآن اکیڈمی ڈیفنس سے رابطے میں رہا جاسکتا ہے۔ تمام شعبہ جات کے data کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچانے کے لیے روزانہ بیک اپ لیا جاتا ہے۔ قرآن اکیڈمی گلستان جوہر میں انجمن کے اساتذہ کے لیے آئی ٹی سیکشن کے تحت کمپیوٹر سسٹمز اور ضروری accessories مہیا کرنے کے سلسلے میں کام جاری ہے۔ انجینئر نوید احمد صاحب کی عربی گرامر کی videos کو classwise کرکے ویب سائٹ پر upload کردیا گیا ہے۔ اِن شاء اللہ مستقبل میں تمام VHS لائبریری کو computer format میں convert کردیا جائے گا۔

مکتبہ

قرآن اکیڈمی میں قائم مکتبہ سے اِستفادہ کی صورتِ حال ہر سال بہتر ہوتی جارہی ہے۔ مکتبہ کے اوقاتِ کار صبح 9:00 تا شام 6:00 بجے ہیں۔ البتہ خصوصی پروگراموں کے دوران یہ رات گئے تک خدمات انجام دیتا ہے۔ قرآن اکیڈمی کے علاوہ شہرِ کراچی میں انجمن کے تحت دیگر دعوتی پروگراموں میں مکتبہ کی سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اِس سال مکتبہ پر فروخت کے حوالے سے اعداد و شمار اِس طرح ہیں:

	2004-05ء (روپے)	2005-06ء (روپے)
آڈیو کیسٹس	6,43,271/-	6,03,172/-
ویڈیو کیسٹس	68,035	30,760
CDs	15,61,472/-	26,46,569/-
کتب	13,21,827/-	16,09,117/-
کل میزان	35,94,605/-	48,89,618/-

کیسٹ لائبریری :

مکتبہ اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ کیسٹ لائبریری کی دیکھ بھال بھی کرتا ہے۔ کیسٹ لائبریری سے اِستفادہ کرنے والوں کی تعداد ماہانہ دس سے پندرہ افراد ہے۔

کیسٹ کلب :

انجمن خدّام القرآن سندھ ہر ہفتے مسجد دارالسلام باغِ جناح لاہور میں ہونے والے خطابِ جمعہ کا کیسٹ' کیسٹ کلب کے ممبران کے گھر آفس تک پہنچانے کا انتظام کرتی ہے۔ اِس وقت کیسٹ کلب کے ممبران 180 ہیں۔

ذیلی مراکز

1) قرآن مرکز کورنگی

الحمدللہ! قرآن مرکز کورنگی انجمن خدّام القرآن سندھ' کراچی کا پہلا ذیلی مرکز ہے۔ یہ ذیلی مرکز 1995ء سے تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اِس مرکز کی تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ کچھ اِس طرح ہے :

☆ شعبۂ حضرات :

قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لیے 3 کلاسز میں 250 طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ شعبۂ تعلیم و تربیت میں طلبہ کی تعداد 15 ہے۔ یہ ایک خصوصی کلاس ہے' یہاں ناظرہ تعلیم کے بعد بچوں کو آدابِ زندگی سکھائے جاتے ہیں اور اِنہیں دین کی اخلاقی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

دورۂ حفظ کی کلاس میں اِس وقت طلبہ کی تعداد 22 ہے۔ ہفتہ وار درسِ قرآن ہر جمعرات بعد نمازِ عشاء ہوتا ہے۔ 28 نومبر 2005ء سے عربی گرامر برائے قرآن فہمی کلاس کا آغاز ہوا۔ یہ کلاس ہفتہ میں 5 دن جاری رہی۔ مجموعی طور پر 25 حضرات نے اِس کلاس سے اِستفادہ کیا۔ ہر ماہ کے چوتھے اتوار کو ماہانہ تربیتی اجتماع ہوتا ہے جس میں اوسطاً 25 حضرات شریک ہوتے ہیں۔ مؤرخہ 19 جون تا 21 جولائی 2006ء میٹرک اور انٹر کے طلبہ کے لیے فہمِ دین کے عنوان سے سمر کورس کا انعقاد ہوا' جس میں 40 سے زائد طلبہ شریک ہوئے۔

☆ دورۂ ترجمۂ قرآن:

سال کا سب سے خاص اور بابرکت پروگرام ماہِ رمضان المبارک میں ترجمۂ قرآن کے ساتھ تراویح کا اہتمام ہے۔ ہر چار رکعت تراویح سے قبل اُن میں تلاوت کی جانے والی آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح جناب محمد نعمان صاحب نے نہایت عمدگی سے بیان کی۔ اِس پروگرام میں حضرات وخواتین کی اوسطاً حاضری 75 رہی۔

☆ شعبۂ خواتین:

قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لیے چار کلاسز میں 133 طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔ شعبۂ تجوید میں دو کلاسز میں 29 خواتین باقاعدہ شریک ہوتی ہیں۔ ہر ماہ کے دوسرے جمعہ کو منعقد ہونے والے درسِ قرآن میں اوسطاً 100 خواتین شرکت کرتی ہیں۔ 28 نومبر 2005ء سے ایک سالہ قرآن فہمی کورس کی کلاس میں 14 خواتین شریک ہو رہی ہیں۔

2) قرآن اکیڈمی' یاسین آباد

☆ تعمیر: اس سال قرآن اکیڈمی کی تعمیر میں خاصی پیش رفت ہوئی۔ basement مکمل ہوا۔ گراؤنڈ فلور اور میزانین فلور اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ پلاسٹر' رنگ وغیرہ' پنکھوں اور لائٹ کی تنصیبات مکمل ہو چکی ہیں۔ گراؤنڈ پر ماربل کا کام جاری ہے۔ دو سال سے دورۂ ترجمہ قرآن اکیڈمی سے باہر شمیم گارڈن میں ہو رہا تھا جبکہ سال رواں میں دورۂ ترجمۂ قرآن اکیڈمی کے گراؤنڈ فلور پر کرنے کا منصوبہ ہے۔ ٹوائیلٹس' وضو خانہ اور کچن زیرِ تعمیر ہے۔ 40KV کے ایک جنریٹر کی تنصیب ہو چکی ہے۔

☆ تعلیمی سرگرمیاں: اس سال ایک سالہ قرآن فہمی کورس شروع کیا گیا۔ نتیجہ درج ذیل ہے:

	حضرات	خواتین
رجسٹریشن	75	93
کورس کی تکمیل کی	40	65

اپنے نامکمل انتظامات کے باوجود ریکارڈ رجسٹریشن رہی۔شہر کے وسط میں اکیڈمی ہونے کی وجہ سے ایک سالہ کورس میں حاضری نہایت اچھی رہی۔ اس کے علاوہ عربی گرامر کی دو کلاسز شام کے اوقات میں منعقد کی گئیں۔مدرسۃ البنین میں 25 بچوں کو ناظرۂ قرآن اور تجوید کی تعلیم دی جا رہی ہے۔اسی طرح مدرسۃ البنات میں 25 بچیاں ناظرہ قرآن اور تجوید کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔مکتبہ بھی قائم ہے۔ الحمد للہ لوگ کثیر تعداد میں مکتبہ سے استفادہ کر رہے ہیں۔

3) قرآن مرکز لانڈھی

قرآن مرکز لانڈھی ان دنوں زیر تعمیر ہے اس لیے فی الحال مرکز پر ہر قسم کی سرگرمی معطل ہے۔قرآن مرکز بالکل منہدم کر کے نئے سرے سے تعمیر ہو رہا ہے۔ اِن شاء اللہ گراؤنڈ فلور جنوری 2007ء تک مکمل ہو جائے گا' پھر اوپر کی منزل پر کام ہو گا۔

4) قرآن مرکز نارتھ کراچی

قرآن مرکز نارتھ کراچی کے لیے ایک صاحبِ خیر نے 240 گز کا ایک پلاٹ ہبہ کیا تھا۔ یہ پلاٹ اب انجمن کے نام منتقل ہو چکا ہے۔اِس مرکز کی تعمیر کے لیے ابتدائی نقشہ جات کی تیاری کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ان نقشہ جات کو KBCA کے متعلقہ دفتر میں منظوری کے حصول کے لیے جمع کروا دیا گیا ہے۔امید ہے کہ آئندہ سال تعمیری کام شروع ہو جائے گا۔

5) قرآن سینٹر ڈیفنس

مدرسۃ البنات میں روزانہ نمازِ عصر سکھائی / پڑھائی جاتی ہے۔تجوید و ناظرہ کی تعلیم بھی جاری ہے۔مزید برآں بچوں کو اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں۔بچوں کی اوسط تعداد 45 رہی۔

''عبادتِ ربّ'' کے نام سے ایک کورس منعقد کیا گیا جس میں عبادت کے جامع تصور کو واضح کیا گیا۔اس کورس کا آغاز اکتوبر 2005ء اور اختتام دسمبر 2005ء کو ہوا۔ یہ کورس کُل 12 لیکچرز پر مشتمل تھا۔اس کورس میں مردوں کی تعداد 40 جبکہ خواتین کی اوسط تعداد 25 رہی۔

دورۂ حفظ کی کلاس میں اِس وقت طلبہ کی تعداد 22 ہے۔ ہفتہ وار درسِ قرآن ہر جمعرات بعد نمازِ عشاء ہوتا ہے۔ 28 نومبر 2005ء سے عربی گرامر برائے قرآن فہمی کلاس کا آغاز ہوا۔ یہ کلاس ہفتہ میں 5 دن جاری رہی۔ مجموعی طور پر 25 حضرات نے اِس کلاس سے استفادہ کیا۔ ہر ماہ کے چوتھے اتوار کو ماہانہ تربیتی اجتماع ہوتا ہے جس میں اوسطاً 25 حضرات شریک ہوتے ہیں۔ مؤرخہ 19 جون تا 21 جولائی 2006ء میٹرک اور انٹر کے طلبہ کے لیے فہمِ دین کے عنوان سے سمر کورس کا انعقاد ہوا' جس میں 40 سے زائد طلبہ شریک ہوئے۔

☆ دورۂ ترجمۂ قرآن:

سال کا سب سے خاص اور بابرکت پروگرام ماہِ رمضان المبارک میں ترجمۂ قرآن کے ساتھ تراویح کا اہتمام ہے۔ ہر چار رکعت تراویح سے قبل اُن میں تلاوت کی جانے والی آیات کا ترجمہ اور مختصر تشریح جناب محمد نعمان صاحب نے نہایت عمدگی سے بیان کی۔ اِس پروگرام میں حضرات وخواتین کی اوسطاً حاضری 75 رہی۔

☆ شعبۂ خواتین:

قرآن مجید کی ناظرہ تعلیم کے لیے چار کلاسز میں 133 طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔ شعبۂ تجوید میں دو کلاسز میں 29 خواتین باقاعدہ شریک ہوتی ہیں۔ ہر ماہ کے دوسرے جمعہ کو منعقد ہونے والے درسِ قرآن میں اوسطاً 100 خواتین شرکت کرتی ہیں۔ 28 نومبر 2005ء سے ایک سالہ قرآن فہمی کورس کی کلاس میں 14 خواتین شریک ہو رہی ہیں۔

2) قرآن اکیڈمی' یاسین آباد

☆تعمیر: اس سال قرآن اکیڈمی کی تعمیر میں خاصی پیش رفت ہوئی۔ basement مکمل ہوا۔ گراؤنڈ فلور اور میزانین فلور اپنی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ پلاسٹر' رنگ وغیرہ' پنکھوں اور لائٹ کی تنصیبات مکمل ہو چکی ہیں۔ گراؤنڈ پر ماربل کا کام جاری ہے۔ دو سال سے دورۂ ترجمہ قرآن اکیڈمی سے باہر شمیم گارڈن میں ہو رہا تھا جبکہ سال رواں میں دورۂ ترجمۂ قرآن اکیڈمی کے گراؤنڈ فلور پر کرنے کا منصوبہ ہے۔ ٹوائیلٹس' وضو خانہ اور کچن زیرِ تعمیر ہے۔ 40KV کے ایک جنریٹر کی تنصیب ہو چکی ہے۔

☆تعلیمی سرگرمیاں: اس سال ایک سالہ قرآن فہمی کورس شروع کیا گیا۔ نتیجہ درج ذیل ہے:

	حضرات	خواتین
رجسٹریشن	75	93
کورس کی تکمیل کی	40	65

اپنے نامکمل انتظامات کے باوجود ریکارڈ رجسٹریشن رہی۔ شہر کے وسط میں اکیڈمی ہونے کی وجہ سے ایک سالہ کورس میں حاضری نہایت اچھی رہی۔ اس کے علاوہ عربی گرامر کی دو کلاسز شام کے اوقات میں منعقد کی گئیں۔ مدرسۃ البنین میں 25 بچوں کو ناظرہ قرآن اور تجوید کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اسی طرح مدرسۃ البنات میں 25 بچیاں ناظرہ قرآن اور تجوید کی تعلیم حاصل کررہی ہیں۔ مکتبہ بھی قائم ہے۔ الحمد للہ لوگ کثیر تعداد میں مکتبہ سے استفادہ کررہے ہیں۔

3) قرآن مرکز لانڈھی

قرآن مرکز لانڈھی ان دنوں زیرِ تعمیر ہے اس لیے فی الحال مرکز پر ہر قسم کی سرگرمی معطل ہے۔ قرآن مرکز بالکل منہدم کرکے نئے سرے سے تعمیر ہو رہا ہے۔ اِن شاء اللہ گراؤنڈ فلور جنوری 2007ء تک مکمل ہو جائے گا' پھر اوپر کی منزل پر کام ہوگا۔

4) قرآن مرکز نارتھ کراچی

قرآن مرکز نارتھ کراچی کے لیے ایک صاحبِ خیر نے 240 گز کا ایک پلاٹ ہبہ کیا تھا۔ یہ پلاٹ اب انجمن کے نام منتقل ہو چکا ہے۔ اِس مرکز کی تعمیر کے لیے ابتدائی نقشہ جات کی تیاری کا کام مکمل ہو چکا ہے اور ان نقشہ جات کو KBCA کے متعلقہ دفتر میں منظوری کے حصول کے لیے جمع کروا دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سال تعمیری کام شروع ہو جائے گا۔

5) قرآن سینٹر ڈیفنس

مدرسۃ البنات میں روزانہ نماز عصر سکھائی / پڑھائی جاتی ہے۔ تجوید و ناظرہ کی تعلیم بھی جاری ہے۔ مزید برآں بچوں کو اسلامی تعلیمات دی جاتی ہیں۔ بچوں کی اوسط تعداد 45 رہی۔

''عبادتِ ربّ'' کے نام سے ایک کورس منعقد کیا گیا جس میں عبادت کے جامع تصور کو واضح کیا گیا۔ اس کورس کا آغاز اکتوبر 2005ء اور اختتام دسمبر 2005ء کو ہوا۔ یہ کورس کُل 12 لیکچرز پر مشتمل تھا۔ اس کورس میں مردوں کی تعداد 40 جبکہ خواتین کی اوسط تعداد 25 رہی۔

Demands of Quran (منتخب نصاب) اس کورس کی اب تک 12 کلاسز ہو چکی ہیں جبکہ چوتھی کتاب آدھی ختم ہو چکی ہے۔اس کورس کا آغاز 29 مارچ 2006ء کو کیا گیا تھا۔یہ کورس کل 30 لیکچرز پر مشتمل ہے۔اس کورس میں مردوں کی اوسط تعداد 70 جبکہ خواتین کی اوسط تعداد 45 ہے۔

6) قرآن مرکز گلزارِ ہجری

بچوں کے لیے ناظرہ قرآنی تعلیم کا سلسلہ عصر و مغرب کے درمیان جون 2005ء سے تا حال جاری ہے۔تعداد طلبہ:18' طالبات:2 (اوسطاً)۔عربی گرامر کورس برائے قرآن فہمی کا کورس 28 نومبر 2005ء سے شروع ہو کر 22 جون 2006ء کو اختتام پذیر ہوا۔ ابتداء میں 25 طلبہ تھے جو بتدریج کم ہوتے ہوتے آخر میں پانچ رہ گئے۔حضرات کی تجوید کی اصلاح و درستگی کے لیے یکم ستمبر 2005ء سے قاری غلام مصطفیٰ صاحب مغرب وعشاء کے درمیان کلاس لے رہے ہیں جس میں فی الحال 6 طلبہ ہیں۔سال گزشتہ کی طرح امسال بھی الحمد للہ نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا جس میں قاری عقیل صاحب نے تراویح پڑھائی اور بعد میں سلیم الدین صاحب نے اہم آیات کا ترجمہ و مختصر تشریح پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اوسطاً 35 حضرات اور 30 خواتین نے اس سے استفادہ کیا۔

صرف خواتین کے لیے پروگرامز

یکم فروری 2006ء سے تا حال شام تین سے چار بجے کے درمیان روزانہ ناظرہ قرآنی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔تعداد خواتین:2' تعداد طالبات:16' معلّمہ: قاریہ بیگم غلام مصطفیٰ۔جنوری 2006ء سے بروز منگل و بدھ شام چار تا چھ بجے کے درمیان رفیقہ تنظیم اسلامی محترمہ شمائلہ صاحبہ اور قاریہ صاحبہ کی زیر نگرانی خواتین کو تجوید سکھائی جا رہی ہے۔تعداد خواتین: 10۔ترجمہ و تفسیر قرآن کا سلسلہ جنوری 2006ء سے تا حال جاری ہے' تعداد خواتین: تقریباً 25' مدرِّسہ: اہلیہ فریس مسعود صاحب۔15 شعبان تا 27 رمضان صبح 10 سے 12 کے درمیان محترمہ اہلیہ فریس مسعود صاحبہ نے دورۂ ترجمہ قرآن کیا جس میں تقریباً 35 خواتین نے شرکت کی۔

چند قابلِ ذکر اُمور

1) دیگر اداروں میں لیکچرز و خطابات

الحمدللہ! اِس سال بھی چند تعلیمی و دیگر اداروں کی طرف سے انجمن کو عربی گرامر کلاسز اور مختلف موضوعات پر لیکچرز و خطابات کی دعوت دی گئی۔

☆ انجینئر نوید احمد صاحب کے لیکچرز و خطابات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

21 مئی 2006ء کو ڈاکٹر مبین اختر صاحب کے زیرِ نگرانی قائم تعلیمی ادارے "Fun to learn" میں ''نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں'' کے موضوع پر' 18 اپریل 2006ء کو لیاقت نیشنل ہسپتال میں شعبۂ نیورولوجیکل کے زیرِ اہتمام Day of Appreciation میں ''اصل اور دائمی کامیابی'' کے موضوع پر' 23 اپریل 2006ء کو ''انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ فار اسلامی ریسرچ'' کے زیرِ اہتمام رنگون والا ہال میں ''ایران پر ممکنہ امریکی یا اسرائیلی حملہ اور عالمِ اسلام پر اُس کے اثرات'' کے موضوع پر منعقدہ سیمینار میں' 21 مارچ 2006ء کو جامعہ کراچی کے شعبہ 'اکنامکس میں "Leadership & Communication" کے موضوع پر' 29 نومبر 2005ء کو دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ریجنل سینٹر واقع گلشن معمار میں ''عبادت'' کے موضوع پر' 27 دسمبر 2005ء کو ڈاؤ میڈیکل یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام ایک سیمینار میں ''Islamic Teachings for Preventive Medicine'' کے موضوع پر اور 29 دسمبر 2005ء کو Pharma Evo کے شائع کردہ کیلنڈر کی تقریبِ رونمائی میں خطاب فرمایا جو پرل کانٹینینٹل ہوٹل میں منعقد کی گئی۔

☆ نیوی انجینئرنگ کالج (PNS جوہر) میں انجینئر نعمان اختر صاحب گریجویشن کے طلبہ کو انگریزی میں اسلامک سٹڈیز کا مضمون پڑھا رہے ہیں۔

☆ شجاع الدین شیخ صاحب کے لیکچرز و خطابات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

12 جون 2006ء کو دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ریجنل سینٹر (سندھ)' واقع گلشن معمار میں اندرون سندھ سے آئے ہوئے اساتذہ کے لیے منعقد ہونے والے ایک تربیتی پروگرام میں ''حبِ رسول ﷺ اور اس کے تقاضے'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ کالج آف اکاؤنٹنگ اینڈ مینجمنٹ سائنس (CAMS) میں شجاع الدین شیخ

صاحب ''Basic Themes of Islam'' کے موضوع پر لیکچرز دے رہے ہیں۔
14 مارچ 2006ء کالج آف بزنس اینڈ مینجمنٹ (CBM) میں ''یومِ حسینؓ'' کے موقع پر ''شہادتِ حسینؓ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر' 26 دسمبر 2005ء کو دعوۃ اکیڈمی' بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ریجنل سینٹر واقع گلشن معمار میں ''عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور اس کے تقاضے'' کے موضوع پر' 10 ستمبر 2005ء کو پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن کے تحت منعقدہ سیمینار میں ''Islam and Tobacco'' کے موضوع پر ایک گفتگو میں اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

2) خصوصی خطاباتِ جمعہ

نگرانِ انجمن اور دیگر مقررین نے مسجد جامع القرآن میں خصوصی خطابات فرمائے جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے خطاباتِ جمعہ میں ''نکاح کے ضمن میں قرآن حکیم سے رہنمائی'' اور ''دہشت گردی کے اسباب'' کے موضوعات پر خطاب فرمایا۔ جبکہ حافظ عاکف سعید صاحب نے ''دہشت گردی'' کے موضوع پر خطاب ارشاد فرمایا۔

3) فاران کلب میں درسِ قرآن

فاران کلب انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام ماہانہ درسِ قرآن کا پروگرام باقاعدگی کے ساتھ ہر مہینہ کے پہلے اتوار کو جاری ہے۔ قرآنِ حکیم کے منتخب نصاب کے سلسلہ وار دروس کی ذمہ داری اکیڈمک ڈائریکٹر انجینئر نوید احمد صاحب بڑے احسن طریقہ سے انجام دے رہے ہیں۔ اِس پروگرام میں مجموعی طور پر تقریباً 400 حضرات وخواتین شریک ہوتے ہیں۔ اِس نشست میں اب تک منتخب نصابِ قرآنی کے چار حصّوں کے دروس مکمل ہو چکے ہیں' جبکہ پانچویں حصّے کے دروس کا آغاز ہو چکا ہے۔ درس کے نکات پر مشتمل کتابچہ شرکاء کو تحفۃً پیش کیا جاتا ہے۔

4) انٹرنیٹ پر لیکچرز

الحمد للہ! www.paltalk.com کے گروپ " By language: India & Pakistan " کے روم lvllvl quranacademy pakistan live lvllvl میں پاکستان کے وقت کے مطابق روزانہ رات 7:00 بجے روم کا آغاز ہوتا ہے جس میں

نگرانِ انجمن اور دیگر مقررین کی تقاریر/ دروس نشر کیے جاتے ہیں۔ رات 10:00 بجے سے 2:00 بجے live پروگرامز کا انعقاد ہوتا ہے جس میں تجوید' آداب زندگی' آؤ دعائیں یاد کریں' منتخب نصاب آن لائن' درسِ قرآن' دینی موضوعات پر ورکشاپ' تذکیر بالقرآن اور سوال و جواب کی نشست ہوتی ہے۔ تجوید اور تذکیر بالقرآن کی ذمہ داری انجمن سے منسلک دو حافظین جناب حافظ ناصر اور جناب حافظ عمر ادا کر رہے ہیں۔ درسِ قرآن کی ذمہ داری جناب شجاع الدین شیخ صاحب اور عثمان کاظمی صاحب ادا کر رہے ہیں۔ ان تمام پروگرامز میں متحدہ عرب امارات' امریکہ' برطانیہ' کینیڈا' بلجیم اور بھارت سے سامعین شرکت کرتے ہیں۔ اِس طرح یہ روم سمندر پار پاکستانیوں میں انجمن کی سرگرمیوں کے تعارف کا ایک مؤثر ذریعہ بن گیا ہے۔

آئندہ کے منصوبے

1) قرآن اکیڈمی یاسین آباد کی مین بلڈنگ کے چاروں طرف ایک باؤنڈری وال اور باؤنڈری وال سے مین بلڈنگ تک فرش پختہ کروانا ہے۔

2) شعبۂ سمع و بصر میں ویڈیو ایڈیٹنگ کی سہولیات فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔

3) الحمد للہ قرآن اکیڈمی کے تمام شعبہ جات کے کمپیوٹرز کو نیٹ ورکنگ کے ذریعے link کر دیا گیا ہے۔ اِن شاء اللہ اگلے مرحلے کے طور پر کراچی شہر کے مختلف مراکز کو بھی interlink کیا جائے گا۔

4) منتخب نصاب نمبر 2 کے نوٹس کی کمپوزنگ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ان شاء اللہ عنقریب ان نوٹس کو کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے گا۔

5) منتخب نصاب حصہ اوّل پر نظر ثانی کر کے اِسے چند اضافوں کے ساتھ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔

6) مدرسین اور مترجمین کی سہولت کے پیشِ نظر قرآن کریم کا ایک رواں اور آسان ترجمہ تیار کرنے کا کام جاری ہے۔ طویل آیات کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے متن اور ترجمہ کو ایک ساتھ شائع کیا جائے گا تاکہ درسِ قرآن دیتے ہوئے یا ترجمۂ قرآن کرتے ہوئے ترجمہ کی روانی برقرار رہے۔

7) قرآن اکیڈمی ڈیفنس کی تعمیرات میں توسیع کا منصوبہ ہے جس میں طہارت اور وضو کی سہولیات کو بہتر بنانے اور اسٹاف کی رہائش کے لیے معقول انتظام کرنا پیش نظر ہے۔

8) گلستانِ جوہر میں قرآن اکیڈمی کی تعمیر کر کے وہاں ایک سالہ قرآن فہمی کورس شروع کرنے کا ارادہ ہے۔

انجمن خدام القرآن ملتان

انجمن خدام القرآن ملتان کی تاسیس 1990ء میں ہوئی تھی۔ اس طرح دعوت و تبلیغ علوم قرآنی کی اس راہ پر چلتے ہوئے سولہ سال مکمل ہو چکے ہیں۔ سطورِ ذیل میں انجمن کی سال 2005-06ء کی کارکردگی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

دورۂ ترجمۂ قرآن

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور منسلک انجمنوں کی سب سے نمایاں خصوصیت جس کی بنا پر انہیں دوسرے تمام دینی اداروں پر امتیازی حیثیت حاصل ہے وہ باترجمہ تراویح کا پروگرام ہے‘ جس کے ذریعے ہر سال ماہِ رمضان المبارک میں ہزاروں لوگوں کو دعوت قرآنی سے براہِ راست متعارف ہونے کا موقع ملتا ہے‘ جن میں سے بہت سے لوگوں کو اپنی زندگی کا رخ درست سمت میں موڑنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔ یہ پروگرام الحمدللہ گزشتہ کئی برس سے پاکستان کے تمام نمایاں شہروں میں جاری ہے۔ ملتان میں اس سال یہ پروگرام قرآن اکیڈمی کے علاوہ جامع مسجد الہدیٰ شاہ رکن عالم کالونی میں بھی ہوا‘ جبکہ قرطبہ مسجد گارڈن ٹاؤن میں بعد از تراویح درس قرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ قرآن اکیڈمی میں دورۂ ترجمۂ قرآن کی یہ سعادت راقم الحروف (ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی‘ صدر انجمن) کے حصے میں آئی۔ جامع مسجد الہدیٰ میں انجینئر محمد عطاء اللہ خان اور گارڈن ٹاؤن میں محمد سلیم اختر صاحب نے یہ فرائض ادا کیے۔ پروگرامز کی تشہیر کے لیے ہینگنگ کارڈز‘ پاکٹ کارڈز اور بینرز بنوائے گئے۔ اس پروگرام میں ملتان شہر کے علاوہ باہر سے بھی لوگ شرکت کرتے رہے۔ ان میں سے کچھ لوگ پورا ماہ قرآن اکیڈمی میں رہائش پذیر رہے جن کے لیے بلا معاوضہ سحری و افطاری کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ماہِ مبارک کے آخری عشرے میں کسی قدر گرمی کے باوجود چالیس افراد نے اعتکاف کی مسنون عبادت کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ اعتکاف روزمرہ کے معمولات سے متعلق نبی اکرم ﷺ کی دی گئی ہدایات کو معتکفین کے سامنے واضح کیا گیا۔ مزید برآں بانیٔ ادارہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دروس و خطاباتِ قرآنی کی ویڈیو ریکارڈنگز دکھانے کا اہتمام کیا گیا جن کے ذریعے انہیں بانیٔ محترم کے دینی فکر کو سمجھنے کا موقع ملا۔ الغرض تمام شرکاء نے دورۂ ترجمۂ قرآن کے پروگرام کو ایک نعمت قرار دیا اور اس

سلسلے کو مزید پھیلانے پر زور دیا۔

علاوہ ازیں خواتین کے لیے بھی دن کے اوقات میں دورۂ ترجمۂ قرآن کا اہتمام کیا گیا' جس میں مدرِّسہ کے فرائض محترمہ ڈاکٹر ربیعہ عامر نبی صاحبہ نے ادا کیے۔ کم و بیش چالیس پینتالیس خواتین اس میں باقاعدگی سے شریک ہوتی رہیں۔

ترجمہ وتفسیرِ قرآن کلاس

علومِ قرآنی کے ساتھ لوگوں کے رابطے کو برقرار رکھنے کے لیے سارا سال ترجمہ وتفسیر قرآن کلاس جاری رہتی ہیں۔ یہ کلاس ہفتے میں چار دن ہوتی ہے جس میں درس و تدریس کی ذمہ داری راقم کے ذمہ ہے۔ اس وقت سورۃ الانبیاء کا درس جاری ہے۔ اس کلاس میں شرکاء کی حاضری بیس تا پچیس رہتی ہے۔ علاوہ ازیں دن کے اوقات میں خواتین کے لیے بھی ترجمہ وتفسیر قرآن کلاس ہوتی ہے جس میں تجوید ایک مستند قاریہ صاحبہ پڑھا رہی ہیں' جبکہ ترجمہ وتفسیر قرآن کی ذمہ داری محترمہ صغریٰ خاکوانی صاحبہ ادا کر رہی ہیں۔ اس کلاس میں اوسطاً پینتیس خواتین شریک ہوتی ہیں۔

مکتبہ

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اپنی شبانہ روز محنت کے ذریعے محترم بانیٔ ادارہ جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دینی فکر پر مبنی لٹریچر کی طباعت و اشاعت اور آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کے ساتھ ساتھ انہیں نہایت وسیع پیمانے پر پھیلانے کا کام نہایت تن دہی سے انجام دے رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے ادارۂ ہٰذا میں بھی ایک مکتبہ قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے اس دعوتِ قرآنی کو عوام الناس تک پہنچانے میں کافی مدد ملی ہے۔ دورانِ سال تقریباً سوا دو لاکھ روپے کی کتب' سی ڈیز' ڈی وی ڈیز اور آڈیو کیسٹ فروخت ہوئے ہیں۔

نظامِ خطاب جمعۃ المبارک

جامع مسجد قرآن اکیڈمی میں اس کے آغاز سے ہی نماز جمعہ کا نظام باقاعدگی سے جاری ہے۔ خطاب جمعہ کو عوام الناس خصوصاً تعلیم یافتہ طبقے میں کافی پذیرائی حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اکیڈمی کے گرد و نواح میں بہت تھوڑی آبادی ہونے کے باوجود کم و بیش تین سو افراد نماز جمعہ کے اجتماع میں شریک ہوتے ہیں۔ خطابِ جمعہ کی ذمہ داری راقم الحروف اور محترم سعید اظہر عاصم صاحب کے سپرد ہے۔ نماز جمعہ کے بعد مسنون تقاریب

نکاح کے انعقاد کا سلسلہ بھی جاری رہا' جن کے ذریعے عوام الناس کو اصلاح الرسوم کے حوالے سے شادی بیاہ کی اسلامی رسومات سے متعارف کرانے اور غیر اسلامی رسومات کی نشاندہی کے علاوہ انہیں ترک کرنے کی ترغیب دلانے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

شعبہ حفظ و ناظرہ

قرآن اکیڈمی میں بچوں کے لیے حفظ قرآن کا بھی اہتمام ہے جس میں اس وقت تیس طلبہ اللہ تعالیٰ کی اس کتاب حکیم کو حفظ کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہیں۔ دوران سال آٹھ بچوں نے حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں حفظ کے ساتھ ساتھ اس کتاب ہدایت کو سمجھنے' اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے' آمین!

حفظ کے علاوہ بچوں کے لیے قرآن پاک کی ناظرہ تدریس کا بھی اہتمام کیا گیا ہے' جس میں بیس بچے قرآن پاک کی ناظرہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ خواتین کے لیے بھی ناظرہ تدریس قرآن کا اہتمام ہے۔ تقریباً چالیس کے لگ بھگ بچیاں اور خواتین اس کلاس سے استفادہ کر رہی ہیں۔

اقرأ کلاس

ادارۂ شانِ اسلام لاہور کے زیر نگرانی 1999ء سے ایک اقرأ کلاس کا اہتمام ادارۂ ہٰذا میں بھی کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے کسی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکنے والے بچوں کو تین سال میں پرائمری تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کلاس کے تمام اخراجات ادارہ ہٰذا برداشت کرتا ہے جبکہ نگرانی کی ذمہ داری ادارہ شانِ اسلام کے سپرد ہے۔ اس کلاس کے دو سیشن مکمل ہو چکے ہیں جبکہ تیسرا سیشن اس وقت جاری ہے جس میں اس وقت تیس بچے زیر تعلیم ہیں۔

اختتامیہ

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی محنت کو شرف قبولیت بخشے اور ہمیں مزید بہتر سے بہتر طور پر یہ ذمہ داریاں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس دوران ہونے والی ہماری دانستہ و نادانستہ کوتاہیوں سے صرف نظر فرمائے۔ آمین!

۞۞۞

انجمن خدام القرآن سرحد

انجمن خدام القرآن سرحد سرپرست اعلیٰ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی رہنمائی اور اراکین انجمن کے جانی و مالی انفاق کی بنیاد پر 1992ء سے اپنا پروگرام چلا رہی ہے۔ انجمن خدام القرآن سرحد کی سرگرمیوں میں باقاعدگی پیدا کرنے اور منظم انداز میں انجمن کے کام کو چلانے کی خاطر 06-2005ء کے لیے مجلس منتظمہ کا انتخاب ہوا۔ بعد ازاں صدر انجمن ڈاکٹر محمد اقبال صافی صاحب نے مجلس منتظمہ میں سے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب کیا۔

معتمد عمومی: خورشید انجم
معاون معتمد: محمد یاسر حلیم
ناظم بیت المال: اشفاق احمد میر
اعزازی محاسب: ڈاکٹر محمد امان صافی

سال گزشتہ کے دوران منتخب شدہ مجلس منتظمہ کی میٹنگز باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتی رہیں۔ انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام 06-2005ء میں مندرجہ ذیل دعوتی پروگرام منعقد ہوئے:

مورخہ 05-10-02 کو ڈاکٹر حافظ محمد مقصود صاحب نے ''رمضان اور قرآن'' کے موضوع پر بعد نماز عصر صدر انجمن کی رہائش گاہ پر اور ڈیفنس آفیسرز کالونی میں بعد نماز مغرب خطاب فرمایا۔ مورخہ 05-11-29 کو امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید صاحب نے معاون معتمد انجمن خدام القرآن سرحد محمد یاسر حلیم صاحب کے عقد نکاح مسنونہ کے موقع پر ڈیفنس آفیسرز کالونی پشاور کی مسجد میں ''شادی بیاہ کی رسومات کے ضمن میں ایک اصلاحی تحریک'' کے عنوان سے خطاب فرمایا۔ مورخہ 05-10-08 کو پریس کلب پشاور میں صدر انجمن خدام القرآن فیصل آباد جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب نے ''اسلام اور سیکولرزم'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مورخہ 06-02-19 کو امیر تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی جناب خالد محمود عباسی صاحب نے صدر انجمن کی رہائش گاہ پر ایک دعوتی اجتماع میں ''قرآن اور ایمان کا باہمی تعلق'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مورخہ 06-06-06 کو پریس کلب پشاور میں امیر تنظیم اسلامی جناب حافظ عاکف سعید صاحب نے ''باطل قوتوں کے مقابلے میں اللہ کی نصرت کے حصول کا یقینی راستہ'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

ان تمام پروگراموں میں مکتبہ لگانے کا اہتمام کیا گیا اور تقریباً 15 ہزار روپے کی کتب و

سی ڈیز فروخت ہوئے۔ مکتبہ کے ذمہ دار حضرات اور خصوصاً ناظم مکتبہ جناب حافظ جمیل اختر صاحب نے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دیں۔

ترجمہ قرآن کلاسز

گرمیوں کی تعطیلات کے دوران طلبہ کے لیے دفتر انجمن میں جولائی 05ء میں ترجمہ قرآن کلاس کا اہتمام کیا گیا۔ تدریس کے فرائض جناب غلام مقصود صاحب نے انجام دیے۔ اوسطاً حاضری 15 سے 20 رہی' جبکہ 17 جون 06ء سے جامع مسجد بلال اشرف روڈ' کچہری گیٹ پشاور میں بعد نماز عصر تا مغرب 60 روزہ ترجمہ قرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ تدریس کے فرائض جناب سمیع اللہ صافی صاحب نے انجام دیے۔ اوسطاً حاضری 20 تا 30 رہی۔

رمضان المبارک کے حوالے سے جامع مسجد عمر فاروق رضی اللہ عنہ محلہ عطائی خان' ہشتنگری گیٹ پشاور شہر میں 27 روزہ فہم قرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں تراویح کے بعد قرآن کے حوالے سے مختلف موضوعات پر خطاب ہوتا تھا۔ اس پروگرام کے مقرر جناب قاضی فضل حکیم صاحب (نقیب اسرہ نوشہرہ کینٹ) تھے۔

رمضان المبارک میں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور اور تنظیم اسلامی کی جانب سے رعایتی رمضان پیکج کے تحت -/24000 روپے کی سی ڈیز اور -/9800 روپے کی کتب فروخت کی گئیں۔

محافل دروس قرآن

انجمن خدام القرآن سرحد کے زیر اہتمام 12 مقامات پر دروس قرآن کے حلقے قائم کیے گئے ہیں' جن میں 10 مقامات پر مختلف رفقاء یہ ذمہ داری انجام دے رہے ہیں' جبکہ دو مقامات پر سی ڈیز کے ذریعے محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا بیان القرآن سنوایا جا رہا ہے۔ ایک مقام پر یہ پروگرام تقریباً دو سال تک مسلسل چلنے کے بعد اختتام پذیر ہوا ہے اور اب وہاں دوبارہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مختلف تعلیمی اداروں کی طرف سے وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر لیکچرز و خطابات کی دعوت پر انجمن کے ذمہ دار حضرات اور دوسرے مہمان مقررین نے خطاب کیا۔

الحمد للہ خدمت قرآن کے ضمن میں محدود وسائل سے جس کام کو محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے 1972ء میں شروع کیا تھا وہ اب تناور درخت بن کر برگ و بار لا رہا ہے۔ اللہ

تعالیٰ ان کو اس کا اجر عطا فرمائے اور اس ضمن میں صدر انجمن' عہدیداران انجمن' مجلس منتظمہ اور اراکین انجمن کی ان حقیر کوششوں کو قبول فرما کر توشۂ آخرت بنا دے اور تن من دھن کے ساتھ اپنی کتاب عزیز کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العالمین!

❁❁❁

انجمن خدام القرآن اسلام آباد/راولپنڈی

انجمن خدام القرآن اسلام آباد کو قائم ہوئے دو سال ہو گئے ہیں جو کہ صدر انجمن جناب ڈاکٹر جاوید اقبال کی زیر نگرانی قرآن مجید کے علوم کی نشر و اشاعت اور عربی زبان کی ترویج کے لیے دن رات کوشاں ہے۔

1) ماہانہ درس قرآن

انجمن ہذا کے تحت باقاعدگی سے ماہانہ درس قرآن منعقد ہوتے رہے۔

شروع میں صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے دروس جناب ظفر الدین شیخ کے مکان پر ہوتے رہے' مگر یہ پروگرام ان کی بیماری کی وجہ سے جاری نہ رہ سکا۔ لہٰذا جناب ڈاکٹر عبد السمیع صاحب نے درس قرآن کی ذمہ داری احسن طور پر نبھائی اور ہر ماہ درس قرآن کے لیے اسلام آباد تشریف لاتے رہے۔ ان کے دروس اسلام آباد اور راولپنڈی کی مختلف مساجد کے علاوہ اسلام آباد کمیونٹی سنٹر ہال اور شیخ ظفر الدین صاحب کے گھر پر بھی ہوئے۔ ان دروس میں حاضری 150 سے 250 افراد تک رہی۔ ان کے دروس اسلام اور سیکولرزم' اسلام کا معاشرتی نظام' ربّ ہمارا اور دیگر موضوعات پر ہوئے' جو بہت پسند کیے گئے۔

ہر ماہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ساتھ ایک نشست کا اہتمام کیا گیا' جس میں اسلام آباد کی ایلیٹ کلاس کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس نشست میں محترم ڈاکٹر صاحب براہِ راست سوالوں کے جواب دیتے تھے۔ یہ پروگرام بھی شیخ ظفر الدین صاحب کے گھر پر چلتا رہا۔

2) دورۂ ترجمۂ قرآن

رمضان المبارک کے دوران مندرجہ ذیل مقامات پر دورۂ ترجمۂ قرآن منعقد کیا گیا:

مقام	مدرس
1) دیوان مسجد F/10 مرکز' اسلام آباد	جناب خالد محمود عباسی
2) مسجد گلزار قائد' چکلالہ روڈ' راولپنڈی	جناب نوید عباسی
3) مسجد الہدیٰ' علامہ اقبال کالونی' راولپنڈی	جناب اشتیاق احمد
4) برمکان ڈاکٹر جاوید اقبال G/14/1' اسلام آباد	جناب شمیم اختر
5) محمدی ٹریڈرز' لالہ زار' راولپنڈی	جناب نیاز عباسی

3) تفہیم دین کورس

امسال تفہیم دین کورس 40 روز تک ہوئے۔ یہ چار مقامات پر بیک وقت شروع کیے گئے جو کہ دفتر تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی کے علاوہ الہدیٰ مسجد راولپنڈی کینٹ نصیر آباد' اور شاہد پبلک سکول نصیر آباد اور اسلام آباد کے سیکٹر آئی ٹین تھری میں جناب عظمت ممتاز ثاقب کی رہائش گاہ پر بھرپور طور پر منعقد ہوئے۔ ان مقامات پر شروع میں حاضری بالترتیب 60' 25' 16 اور 15 رہی جو کہ بعد میں کم ہو گئی۔ مجموعی طور پر ہر چار مراکز میں تقریباً 75 شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ ہر مقام پر اساتذہ کا انتظام اپنے طور پر کیا گیا۔ تفہیم دین کورس میں عربی گرامر کے علاوہ منتخب نصاب کے دروس' مطالعہ احادیث نبویہ ﷺ اور ارکانِ اسلام پر مشتمل مضامین پڑھائے گئے' نیز تجوید کی کلاسز بھی ہوئیں۔

اس کے علاوہ مسجد الہدیٰ راولپنڈی کینٹ میں ایک اور تفہیم دین کورس بھی کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا جس کا سہرا جناب رؤف اکبر صاحب کے سر ہے۔ علاوہ ازیں انجمن ہٰذا کے ایک ممبر جناب راجہ اصغر صاحب نے بہت سے احباب کو خط و کتابت کورس کے لیے آمادہ کیا اور اس کام کا آغاز بھی کر دیا ہے۔

4) جرائد کا اجراء

دورانِ سال تمام اراکین انجمن کو حکمت قرآن ہر ماہ اعزازی طور پر بھجوانے کا اہتمام کیا گیا جن کی کل تعداد 25 کے قریب ہے۔

5) انجمن کے ممبرز

انجمن کے مستقل ممبران میں صدر انجمن' سکریٹری' ناظم مالیات' ناظم اطلاعات' نائب صدر کے علاوہ 20 عام اراکین ہیں۔

❁ ❁ ❁

مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب —— حصہ ششم

اُمتِ مسلمہ سے خطاب کے ضمن میں
قرآن حکیم کی جامع ترین سورت

یعنی

اُمُّ المُسَبِّحات

سورۃ الحدید

کی مختصر تشریح
از

ڈاکٹر اسرار احمد

❁ دیدہ زیب پرنٹنگ ❁ خوبصورت ٹائٹل ❁ صفحات:368
❁ اشاعت عام:100 روپے ❁ اشاعت خاص:200 روپے

مکتبہ خُدّام القرآن لاہور
36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 5869501-03